بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیمات نبویہ

ترتیب:

محمد کریم سلطانی

الجزء الثانی

ناشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیماتِ نبویہ

الجزء الثانی

ترتیب:

محمد کریم سلطانی

ناشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 041-8730834 فیکس: 041-8739797

تعلیمات نبویہ

(الجزء الثانی)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 34-041-8730833

نام کتاب	تعلیمات نبویہ (الجزء الثانی)
تالیف	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۶ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضو کا سنت طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

صلاۃ (نماز) وہ اہم عبادت ہے جسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ صلاۃ پر محفاظت ایمان کی نشانی ہے۔ مومن کو صلاۃ کے بغیر چین نہیں آتا۔

اس صلاۃ کے لئے وضو کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ صلاۃ ادا کرنے کے لئے مومن کا باوضو ہونا ضروری ہے۔

وضو کی اہمیت کے پیش نظر وضو کے بارے میں چند چیزیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ اہل اسلام ان پر عمل کریں۔ کیونکہ صلاۃ کا انحصار ہی وضو پر ہے۔ یاد رہے اس سلسلہ میں ذکر کردہ تمام احادیث مقدسہ صحیح وحسن ہیں اور کسی سنداً ضعیف حدیث کو بھی اس کتاب میں درج نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہمیں صراط مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے، احادیث مقدسہ پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور ایمان کی چاشنی سے بہرہ ور فرمائے۔

مفتاح صلاۃ

وضو مفتاح صلاۃ ہے یعنی نماز کی چابی جیسے کوئی بھی تالا بغیر چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح صلاۃ بھی بغیر وضو کے ادا نہیں کی جاسکتی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلی اللّٰه عَلَيهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۹۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب مختصراً / رقم الحدیث (۵۳۸)		جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۲۷۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۴
فیض القدیر	رقم الحدیث (۸۱۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۲۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۸۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۵۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۴

نے ارشاد فرمایا: جنت کی چابی صلاۃ (نماز) ہے اور صلاۃ کی چابی وضو ہے۔

-☆-

بابِ مدینۃ العلم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلاةِ اَلطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُوَتَحلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۲۶۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۲
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۰
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۵،۲۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۴،۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی:	ھذ الحدیث صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷
قال الالبانی:	حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت امام محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلاۃ کی چابی وضو ہے اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اس کی تحلیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۸۵
قال الترمذی:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۰
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۸	صفحہ ۳۷۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلاۃِ الْوَضُوْءُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَ تَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ کی چابی وضو ہے اور اسکی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اسکی تحلیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے۔

-☆-

المستدرک رقم الحدیث (۴۶۹) جلد ۱ صفحہ ۳۴۲

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد علیٰ شرط مسلم

مسند الامام شافعی صفحہ ۳۴

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :مِفْتَاحُ الصَّلاۃِ الوُضُوْءُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی چابی وضو ہے۔

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

جنت ابدی وسرمدی انعامات کا مقام ہے۔

اس جنت میں داخلہ کی چابی صلاۃ ہے۔اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں صلاۃ پڑھے بغیر جنت جاؤں گا تو یہ اسکا فریب نفس ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنت کی مفتاح صلاۃ کو قرار دیا ہے تو اہل ایمان کو صلاۃ سے اس درجہ محبت ہونی چاہیے کہ جب تک وہ اسے ادا نہ کرلیں انہیں چین نہ آئے۔

صلاۃ (نماز) کی چابی وضو کو کہا گیا ہے۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۴) جلد۱ صفحہ۴

قال الالبانی: صحیح بما قبلہ

بندہ مومن سوچے کہ اس نے کس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونا ہے۔اس عَلَّامُ الغُیُوب جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔اس شان والے اللہ کی بارگاہ میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا چاہیے اس لئے صلاۃ کے لئے وضو کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

تَحرِیمُھَا التَّکبِیرُ

حرمت صلاۃ میں داخل کرنے والی چیز تکبیر اللہ اکبر کہنا ہے۔

تحریم مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی مُحَرِّم -حرام کرنے والی، تکبیر کہنے سے بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں حرام ہو جاتی ہیں مثلاً بولنا، کھانا، پینا وغیرہ۔اسی لئے ابتدا صلاۃ میں اللہ اکبر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تَحلِیلُھَا التَّسلِیمُ

صلاۃ سے نکالنے والی چیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے۔تحلیل سے مراد خُرُوج مِنَ الصَّلاۃ ہے صلاۃ سے نکلنا۔

تحلیل مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی مُحَلِّل -حلال کرنے والی۔تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے سے جو مباح اشیاء حرام ہو گئی تھیں وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے سے پھر حلال ہو گئی ہیں۔

عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما: قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلی اللّٰہ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لاَ تُقْبَلُ صَلاۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلاَ صَدْقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۳
قال الترمذی:	ھذا الحدیث اصح شیءٍ فی ھذا الباب واحسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۸۵

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود سنا آپ فرما رہے تھے:

کوئی صلاۃ (نماز) طہارت و وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے دیا گیا کوئی صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

-☆-

صلاۃ ادا کرنے کیلئے جسم کا پاک ہونا ضروری ہے حَدَثِ اصغر کی صورت میں وضو کرنے

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۲۰۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۴

سے جسم پاک ہو جاتا ہے۔

جب وضو کر لیا تو یہ جسم پاک وصاف ہو گیا اب اس پاک جسم سے صلاۃ ادا کی جائے۔

وَلاَ صَدَقَة'' مِنْ غُلُوْلٍ

حرام مال سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں۔ ایک آدمی چوری وڈکیتی سے رقم حاصل کرتا ہے پھر اس رقم سے صدقہ دینا چاہے تو یہ اس کا فعل ہرگز قبول نہیں کیونکہ حرام مال اس کیلئے کیسے حلال ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعتِ بَیْضَاء پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۸
قال المحقق:	ھذا الحدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۴)	جلد ۸	صفحہ ۱۵۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی بے وضو ہو جائے اسکی صلاۃ (نماز) قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔

-☆-

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: اَنَّه' سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لاَ تُقْبَلُ صَلاةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا وضو نہ رہے اس کی صلاۃ اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ وضو نہ کرے۔

-☆-

صلاۃ کی ادائیگی کیلئے وضو شرط ہے۔ جب تک صلاۃ ادا کرنے والا باوضو نہ ہو اس کو صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ بے وضو صلاۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی اور اسکے حکم کا استہزاء ہے نیز بے وضو صلاۃ ادا کرنا صلاۃ کو خفیف سمجھنا ہے بے وضو صلاۃ ادا کرنے والے بدنصیب کا ایمان رخصت ہوتے دیر نہیں لگتی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَا نَعُوْذُبِکَ مِنْ مَكْرِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهٖ.

صحیح البخاری　رقم الحدیث (۱۳۵)　جلد ۱　صفحہ ۱۷

وضو ایمان کا حصّہ ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءُ الْمِیْزَانِ وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرْضِ وَالصَّلاۃُ نُوْر'' والزَّکَاۃُ بُرْھَان'' وَالصَّبْرُ ضِیَاء'' وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃ'' لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُو فَبَائِع'' نَفْسَہ' فَمُعْتِقُھَا اَوْمُوْبِقُھَا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وضو کا خوش دلی سے مکمل کرنا نصف ایمان ہے۔

الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے۔

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

صلاۃ (نماز) نور ہے۔

زکوٰۃ برھان ہے۔

صبر (قبر وحشر میں) روشنی ہے۔

قرآن تیرے لئے حجت ہے (اگر تو اس پر عمل کرے) یا تیرے خلاف حجت ہے (اگر تو اس پر عمل نہ کرے)

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ا	صفحہ ۲۵۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۲

ہر آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کا سودا کرتا ہے بس ان میں سے کچھ اپنے نفس کو عذاب سے بچا لیتے ہیں اور باقی لوگ اپنے نفسوں کو نافرمانی کے باعث ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

-☆-

اِسبَاغُ الوُضُوْءِ شَطْرُ الاِیْمَان

علامہ زمخشری شطر کا معنی نصف کرتے ہیں۔

ملاحظہ ہو ان کی تالیف الفائق فی غریب الحدیث:

اَلشَّطْرُ : النِّصفُ[1]

علامہ ابن الاثیر نے بھی یہی لکھا ہے:

اَلشَّطْرُ : النِّصفُ[2]

المحیط فی اللغة میں بھی اسکا معنی نصف ہی لکھا ہے:

شَطْرُ کُلِّ شَیْءٍ نِصْفُه[3]

لیکن المعجم الوسیط میں مرقوم ہے:

الشَّطْرُ : نِصفُ الشَّیْءِ وَیُسْتَعْمَلُ فِی الْجُزْءِ مِنْهُ .[4]

(۱) الفائق فی غریب الحدیث ۲/۲۰۱

(۲) النھایہ لابن الاثیر ۲/۴۷۳

(۳) المحیط فی اللغتہ ۷/۲۹۰

(۴) المعجم الوسیط ۱/۴۸۲

شطر کسی چیز کے نصف کو کہتے ہیں اور شطر کی چیز کے جز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

"اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان" میں اگر شطر کا معنی جزو کریں تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ وضو ایمان کا جزء ہے لیکن اگر اسکا معنی نصف کریں تو پھر سوال یہ ہے کہ وضو کو نصف ایمان کس وجہ سے کہا گیا؟

ا۔ ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

"اَلصَّلاَۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ"

صلاۃ دین کا ستون ہے۔اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

ا۔ صلاۃ - اصل مقصد

ب۔ وضو - اسکے بغیر صلاۃ نہیں

اس وجہ سے وضو کو شطر ایمان نصف ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محفوظ ہو۔

ا۔ معصیت صغیرہ

ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا گیا۔

۳۔ کامل الایمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور صلاۃ نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شطر الایمان (نصف

ایمان) کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجر وثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ عطاء عام

ب۔ عطاء خاص

اللہ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔ لیکن اللہ کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔

اللہ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس خلوص وللّٰہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر وثواب اس درجہ بڑھا دیتا ہے کہ اس اجر وثواب کو دیکھ کر بجا طور پر عام آدمی کا نصف ایمان کہا جا سکتا ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ

کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور

کسی کو ایک کے بدلے ستر اور

کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے خاص بندوں کے بارے میں فرمایا:

واللہ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَشَاءُ

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اجر وثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اسکی کوئی حد مقرر نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِيْزَان

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ

الحمدللہ بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجر وثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے اعمال تولنے والا میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھرپور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لیئے اھل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق و مالک کی تعریف وتوصیف نہ کرلیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِيْزَان .

اَلتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرْضِ

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لاشریک ہر کجی سے منزہ ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں جب ایک مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل و جان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے مبرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے قبیح وصف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار ہوئے اور بڑے بڑے صاحبان علم وعقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطاوکرم سے ہوئے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت وکبریائی کے سامنے کل جہاں سرنگوں ہیں بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا ہے اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریاکاری ودکھلاوے کے عیوب سے پاک ہوجاتی ہے اس لیئے یہ دوکلمات اتنے خیرات وبرکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کیلئے اتنا اجر وثواب ہوتا ہے جس سے آسمان وزمین بھر جاتے ہیں۔

نشان مومن

عَنْ ثَوْبَانَ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْاوَاعْلَمُوْااَنَّ خَیْرَاَعْمَالِکُمُ الصَّلاۃَ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوءِ اِلَّامُؤْمِن".

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد۱	صفحہ۹۶
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۷۴
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۳۶)	جلد۱	صفحہ۵۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۴۹)	جلد۹	صفحہ۳۹۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۳۵)	جلد۱۶	صفحہ۳۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین پر استقامت اختیار کرو اور تم اس کا حق ادا نہیں کرسکو گے اور اس بات کو جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر صلاۃ ہے اور مومن کے علاوہ کوئی بھی ہمیشہ باوضو نہیں رہتا۔

-☆-

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۰
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۱۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۴۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷

یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے ان الفاظ سے مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَعْمَالِكُمْ الصَّلاةَ وَلا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ''.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین پر استقامت اختیار کرو اور مجھے معلوم ہے کہ تم اس کا حق نہیں ادا کرسکو گے لیکن سن لو! تمہارے اعمال میں سب سے افضل صلاۃ ہے اور وضو پر سوائے مومن کے کوئی محافظت و ہمیشگی نہیں کرتا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۸)	جلد۱	صفحہ۱۶۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۲۳)	جلد۶	صفحہ۳۷۸

صحیح ابن حبان میں یہ روایت ان الفاظ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلاَةُ وَلاَ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ''۔

ترجمة الحديث:

میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کا قرب چاہو یا میانہ روی اختیار کرو اگر مکمل طور پر نہ کر سکو تو میانہ روی کے قریب قریب رہو اور جان لو!

تمہارے اعمال میں سب سے بہتر صلاۃ ہے اور وضو پر سوائے مومن کے کوئی بھی محافظت و ہمیشگی نہیں کرتا۔

-☆-

وضو پر محافظت کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں:

ا۔ وضو کو پورے حقوق سے ادا کرنا یعنی وضو کرتے وقت فرائض کا خاص خیال رکھنا۔ وضو کی سنتوں کو بھی نظر انداز نہ کرنا اور اس کے آداب پر بھی نگاہ رکھنا۔ گویا جو آدمی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہو کر وضو ادا کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے مومن ہے۔ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والا کہہ دیں اسے اور کیا چاہیئے۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۳۷) جلد ۳ صفحہ ۳۱۱

قال المحقق: حدیث صحیح، اسناد حسن رجالہ رجال البخاری عدا ابن ثوبان وھو حسن الحدیث

سنن الدارمی رقم الحدیث (۶۵۶) جلد ۱ صفحہ ۱۷۵

۲۔ وضو پر محافظت کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ

ہمیشہ باوضو رہا جائے۔ انسان جب بھی بے وضو ہو فوراً تازہ وضو کر لے کوشش کرے کہ کوئی بھی لمحہ بے وضو نہ گزرے۔ جو بندۂ مومن ہمیشہ باوضو رہتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں گھرا ہوا ہے اور جس کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں وہ بڑے مقدر والا ہے۔

گناہوں سے پاکیزگی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِمَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاط.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد۳	صفحہ۳۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۵)	جلد۱	صفحہ۶
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۰
قال المحقق:	ھذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن انسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی کے ذریعے درجات کو بلند فرماتا ہے؟

وہ ہے- جولمحات نفس پر شاق گزریں ان میں
مکمل اور خوشدلی سے وضو کرنا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱،۵۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد۱	صفحہ۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۰۸)	جلد۸	صفحہ۱۲۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۸۷)	جلد۱۱	صفحہ۲۳۷

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا

صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا

سن لیجیئے! یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔

-☆-

اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

نفس انسانی آرام طلب ہے۔ کوئی بھی نیک کام کیا جائے تو نفس اس کے لئے آسانی سے مائل نہیں ہوتا۔ لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس پر بہت شاق گزرتا ہے۔

۱۔ موسم سرما میں گرم بستر چھوڑ کر عبادت الٰہی کے لئے اٹھنا نفس کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ اگر ان اوقات میں انسان بستر سے اٹھے ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو یقیناً یہ پانی جہنم کے شعلوں کو سرد کردے گا اور یہی وضو جنت میں بلند درجات کا زینہ بنے گا۔

۲۔ کسی بندہ مومن کو جسمانی تکلیف ہے اور یہ تکلیف اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن مومن کے ایمان کی حلاوت اسے مجبور کرتی ہے کہ وضو کیا جائے اور اللہ کے حضور سر بندگی جھکایا جائے۔

۳۔ بندۂ مومن کسی کاروباری مصروفیات میں ہے یا کہیں معاملات سلجھا رہا ہے یا تکرار علم کی بنا پر فرصت نہیں، نفس کو ان لمحات میں بڑا گراں گزرتا ہے کہ وضو کیا جائے اور صلاۃ ادا کی جائے بلکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسے امور میں وقت صرف کر کے اپنا نقصان نہ کیا جائے لیکن جذبہ ایمانی ان سب چیزوں کو نظر انداز کرتا ہے جس اللہ نے لاکھوں انعامات و اکرامات سے نوازا اس کی بارگاہ میں باوضو ہو کر سجدہ ریز نہ ہونا انتہائی ناشکری ہے۔ یہی جذبہ ان مصروفیات

کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کی رضا کی طلب میں وضو کرنے پر مجبور کر کے علیم وخبیر جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں کھڑا کر دیتا ہے۔

اگر

ایسے افراد کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹا دے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کر دے تو اس میں حیرانگی کی کونسی بات ہے۔

اس حدیث پاک کے آخر میں

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ ،فَذَالِكُمُ الرِّبَاط.

آیا ہے اس کے دو مفہوم ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اسی غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔ ان امور کو رباط قرار دے کر گویا یہ فرمایا گیا کہ ان امور کو سرانجام دینا جہاد کا ثواب پانا ہے۔

۲۔ رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو باندھا جائے۔

ان معنی کو مدنظر رکھیں تو مفہوم ہوگا

یہی امور ہیں جو انسان کو باندھے رکھتے ہیں تا کہ وہ گناہوں کی طرف نہ جائے اور اللہ کی نافرمانی سے باز رہے۔

جو بندۂ مومن ان احکامات الٰہیہ پر عمل پیرا ہو تو کوئی بعید نہیں کہ رحیم و کریم اللہ انہیں جہاد کا ثواب بھی عطا فرمائے اور انہیں گناہوں سے بھی محفوظ رکھے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ – كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۰۳) جلد۱ صفحہ۲۱۸
قال المحقق: صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۶۹) جلد۱ صفحہ۲۸۹
قال المحقق: صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۶۳۲) جلد۱ صفحہ۳۵۹
قال المحقق: صحیح
مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث (۴۸۸) جلد۱ صفحہ۳۷۹
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ حسن
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۱۲۲) جلد۲ صفحہ۱۵۸
قال الھیثمی: رواہ ابویعلیٰ والبزار ورجالہ رجال صحیح
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۶۸) جلد۱ صفحہ۳۴۲
قال للحاکم: ھذا الحدیث صحیح شرط مسلم ولم یخرجاہ
صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۷۷) جلد۱ صفحہ۹۰

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں وضو مکمل کرنا، مسجدوں کی طرف پیدل چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار یہ امور گناہوں کو بالکل دھو دیتے ہیں۔

-☆-

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً

انسانی دل پر گناہوں کی سیاہی اور ظلمت اپنا اثر دکھاتی ہے۔ گناہ ایمان والے کے دل سے ایمان کے نور کو آہستہ آہستہ کم کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ لمحات جو نفس پر گراں گزریں ان میں خوشدلی سے وضو کرنا گناہوں کی سیاہی اور ظلمت کو دھو دیتا ہے۔ پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ انسان کا دل نور ایمانی سے مثل آفتاب جگمگاتا ہے اور منبع انوار بن جاتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
قال المحقق:	ھذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵
سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۸
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۷۵)		صفحہ ۱۳

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان -رضی اللہ عنہ- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے وضو کو مکمل کیا جیسے اللہ نے اسے حکم دیا تھا تو فرض نمازیں کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو ان کے درمیان ہوں۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۸۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۸

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَوَضَّأَفَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَایَنْهَزُه، اِلَّا الصَّلاۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّارَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَادَرَجَتَه، وَحَطَّ بِهَا خَطِیْئَتَه، حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھے طریقے سے وضو کرے پھر وہ مسجد کی

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۵۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۴
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

طرف آئے اسے گھر سے صرف صلاۃ ہی اٹھائے (یعنی مسجد آنے کی غرض صرف صلاۃ ہو) تو وہ جتنے قدم چلے گا اللہ عزوجل ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کتنی رحمت ہے۔ عبادت اللہ کی ہے، ہم اس کے عبد ہیں، عبد کا کام عبدیت سے ہے اگر اس کی عبادت نہ کریں تو عابدوں کی فہرست سے نام خارج ہوتا ہے۔ یہ عبادت ہم پر فرض ہے اس کے بغیر چارہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کتنا کرم فرماتا ہے ہر قدم گناہ مٹادے ہر قدم درجہ بلند کردے اس سے بڑھ کر اس خالق و مالک کی اور کیا کرم نوازی ہو۔ بندہ جب خلوصِ دل سے سوچے تو اللہ کے صرف اسی ایک احسان کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔ کہاں وہ الصمد ذات اور کہاں ہم نالائق و ناکارہ بندے یہ محض اس کا لطف و کرم اور بندہ پروری ہے۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَاِذَاغَسَلَ وَجْهَه، خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَاِذَاغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَرَاْسِهٖ فَاِذَاغَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۳)	جلد ا	صفحہ ۱۶۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ا	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۷۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۶۳)	جلد ا	صفحہ ۲۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ا	صفحہ ۶

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب وضو کرتا ہے پس جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے اس کے گناہ نیچے گر جاتے ہیں۔

جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے اور اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے دونوں بازوں اور اس کے سر سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی کریمی پر قربان جائیں!

بندہ عبادت کی نیت سے وضو کرتا ہے۔

بندہ ہاتھوں کے ظاہر کو صاف کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں کو گناہوں سے بھی پاک کر دیتا ہے۔ بندہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو گناہوں کے داغوں سے بھی پاک کر دیتا ہے۔ بندہ اپنے بازو دھوتا ہے اپنے سر کا مسح کرتا ہے کریم اللہ اس کے بازوؤں سے اور اس کے سر سے گناہوں کا بوجھ گرا دیتا ہے۔ بندہ عبادت کی نیت سے اپنے پاوؤں دھو کر اللہ کی رحمت کو اپنی طرف یوں متوجہ کرتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس کے پاوؤں سے گناہوں کی بیڑیاں اٹھا لیتی ہے۔

غور کیجئے!

اللہ تعالیٰ نے صرف ایک وضو کرنے سے اپنے بندے کو گناہوں کے بوجھ سے بری کر دیا ہے اگر اب بھی بندہ اس کا شکر ادا نہ کرے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی یاد کے مزے نہ لے تو اس کی حرماں نصیبی ہے اللہ کے کرم میں تو کوئی کمی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ -اَوِ الْمُؤْمِنُ- فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْئَتِہٖ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ او نَحْوَ ھٰذا فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتْ مِنْ یَدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَتِہٖ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ -اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ- فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتْ کُلُّ خَطِیْئَتِہٖ مَشَتْھَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاءِ -اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ- حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوبِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲)	جلد ا	صفحہ ۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲)	جلد ا	صفحہ ۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۴)	جلد ا	صفحہ ۲۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۹۶۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴)	جلد ا	صفحہ ۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ مسلم یا بندہ مومن وضو کرتا ہے پس جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر وہ گناہ جو اسکی دونوں آنکھوں نے کیا تھا وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ گناہ نکل جاتا ہے یا اس جیسا کوئی لفظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کا ہر وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جو اس کے پاؤں نے کیے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ وہ وضو کرنے سے گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۴
الموطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۵۶
السنۃ الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۷۴۲)	جلد ۹	صفحہ ۴۱۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۸)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق:	صحیح		

اے غافل انسان!

سوچ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر کتنی عنایات ہیں،اب بھی سنبھل جا،باز آ جا،گناہ ونافرمانیاں چھوڑ دے اس کی رحمت کی طرف دیکھ وہ تجھے پکار رہی ہے۔تو اس کا بن کر تو دیکھ صرف ایک مرتبہ عبادت و بندگی کے لئے اپنے ہی اعضا کو دھولے تو اللہ تعالیٰ تیرے سارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

عَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُه' مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَاِنْ قَعَدَقَعَدَ مَغْفُوْراً لَه'.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۷۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۰۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۳۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۵۶۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۴۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر .....اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۹۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۵
قال المحقق:	اسنادہ ھذا حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسلم وضو کرتا ہے تو گناہ اس کے کانوں، آنکھوں، اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

پس اگر وہ بندگی کے لئے بارگاہِ الٰہی میں بیٹھے گا تو اس حالت میں بیٹھے گا کہ اس کے جملہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

-☆-

بادشاہ رعایا کے کسی فرد کو ایک محل دے دے اور اسے کہے کہ یہ محل تیرا ہے اس میں بلاخوف وخطر قیام کرو، ہاں اس محل کا فلاں کمرہ میرے لیے مخصوص کرلو۔ جب کبھی میرا گزر ہو اس کمرہ میں قیام کروں گا۔

اگر وہ آدمی اس پورے محل کو اپنے تصرف میں لے لے اور بادشاہ کے مخصوص کمرے کا خیال نہ کرے بلکہ بصیرت سے اتنا بے بہرہ ہو جائے کہ گھر کی صفائی کے بعد اس کا کوڑہ کرکٹ بادشاہ کے مخصوص کمرے میں پھینک دے تو جب کبھی بادشاہ اس محل میں آئے گا تو اس آدمی سے خوش نہیں ہوگا بلکہ ناراض ہوگا اور شاید اس کی اس حماقت اور ناقدری کے پیش نظر اسے سخت سزا دے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پورا جسم دے دیا لیکن دل اس نے اپنے لئے رکھ لیا اب اگر ناقدر انسان دل ہی کو خراب کر دے بلکہ جسم کی جملہ غلاظت اس میں پھینک دے تو ایسا آدمی اللہ کی ناراضگی کا سزاوار ہے اللہ کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے۔

ہاں عقلمند آدمی بادشاہ کے دیے ہوئے محل میں اس کے مخصوص کمرے کی سب سے زیادہ دیکھ بھال کرے گا۔اس کی کھڑکیوں کا خصوصی خیال رکھے گا کہ ان سے باہر کی گرد اندر داخل نہ ہو۔موسم کی خرابی پر فوراً کھڑکیاں بند کرے گا اور ہمہ وقت اس کمرے کی نگرانی کرے گا۔

انسانی اعضاء دل کے لئے بطور کھڑکیاں ہیں آنکھ،کان،زبان،ہاتھ اور پاؤں دل کی کھڑکیاں ہیں۔عقلمند اور صاحب بصیرت ان کا خصوصی خیال رکھے گا کہ ان کے ذریعے کوئی گرد دل میں داخل نہ ہو وہ کبھی بھی غفلت کا شکار نہ ہو گا اسے ہر وقت ڈر رہے گا کہ کہیں بیرونی غلاظت ان کھڑکیوں کے ذریعے اندر داخل نہ ہو جائے۔اگر کسی موقع پر کہیں سے کوئی گرد اندر آ گئی تو فوراً اسے صاف کر دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کی جانب کھلنے والی ان کھڑکیوں یعنی اعضاء کے پاک وصاف رکھنے کا ایک آسان اور سادہ نسخہ عطا فرمایا ہے وہ ہے وضو کرنا جو بھی مسلمان عبادت کی نیت سے وضو کرتا ہے،گناہ اس کے کانوں،آنکھوں،ہاتھ اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

گویا وضو کرنے سے انسان کا دل طیب وطاہر ہو جاتا ہے اور جس کا دل پاک وصاف ہو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سب سے بڑی دولت و سعادت ہے۔

اس بات کومزید واضح کرنے کے لئے یہ حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ اَمَامَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَارَجُلٍ قَامَ وُضُوْئَه‘ یُرِیْدُ الصَّلاَةَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُه‘ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَنَزَلَتْ خَطِیْئَتُه‘ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَه‘ نَزَلَتْ خَطِیْئَتُه‘ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْ فَقَیْنِ وَرِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ هُوَلَه‘ وَمِنْ کُلِّ خَطِیْئَتِهٖ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّه‘ قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلاَةِ رَفَعَ اللّٰهُ بِهَادَرَجَتَه‘ وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِماً.

مسندالامام احمد — رقم الحدیث (۲۲۱۶۸) — جلد۱۶ — صفحہ۲۵۳

قال حمزہ احمدالزین: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد — رقم الحدیث (۱۱۲۴) — جلد۱ — صفحہ۵۱۶

راوہ احمد والطبرانی الکبیر و الاوسط وفی اسنادہ احمد عندالحمیدبن بهرام عن شهرواختلف فی الاتجاج بهما والصحیح انهما ثقتان ولایقدح الکلام منهما.

الترغیب والترهیب — رقم الحدیث (۲۹۹) — جلد۱ — صفحہ۲۱۴

قال المحقق: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۷۵۶) — جلد۴ — صفحہ۳۴۹

قال الالبانی: وھواسنادہ حسن فی المتابعان لا باس بہ

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو بھی مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے وضو کرنے لگے

جب وہ ہاتھ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ ہاتھ سے تمام گناہ اتر جائیں گے۔

جب وہ کلی کرے گا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی زبان اور اس کے ہونٹوں سے تمام گناہ اتر جائیں گے۔

جب وہ چہرہ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی سمع و بصر سے تمام گناہ اتر جائیں گے۔

جب وہ اپنے بازو کہنیوں سمیت دھوئے گا اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے گا تو وہ اپنے تمام گناہوں اور ہر غلطی سے نجات پا کر جس دن وہ پیدا ہوا تھا اس دن کی طرح سلامتی سے سرفراز ہوگا۔

جب وہ صلاۃ ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اگر وہ بیٹھا تو گناہوں سے محفوظ بیٹھے گا۔

عَن حُمْرَانَ اَنَّہ‘ قَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّاعُثْمَانُ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- قَالَ: لَاُ حَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثاً لَوْلاَ آیَۃ'' فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لاَیَتَوَضَّأُ رَجُل'' فَیُحْسِنُ وُضُوْءَ ہ‘ ثُمَّ یُصَلِّیْ الصَّلاۃَ اِلاَّ غُفِرَلَہ‘ مَابَیْنَہ‘ وَبَیْنَ الصَّلاۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَاقَالَ عُرْوَۃُ الاٰیَۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُونَ مَااَنْزَلْنَامِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی - اِلیٰ قَوْلِہٖ - الاّٰ عِنُوْنَ.

ترجمة الحديث:

جنابِ حُمران نے بیان فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ عزوجل کی کتاب قرآن کریم میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث پاک تمہیں بیان نہ کرتا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۷۱
صحیح المسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد۱	صفحہ۲۶۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۹۳)	جلد۷	صفحہ۲۵۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۷)	جلد۱	صفحہ۳۱۳
قال المحقق:	صحیح		

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد صلاۃ ادا کرے تو اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرمادے گا جو اس نے اس صلاۃ سے پیوستہ دوسری صلاۃ کے درمیان کئے تھے۔

حضرت عروہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس آیت کی وجہ سے حدیث پاک بیان کی وہ آیت یہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَااَنْزَلْنَامِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَابَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ۔ -البقرۃ:۱۵۹-

بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ان آیات کو جو ہم نے نازل فرمائی ہیں روشن دلیلوں اور ہدایت کے ساتھ اس کے بعد کہ ہم نے خوب وضاحت سے بیان کر دیا ہے انہیں لوگوں کے لئے اپنی کتاب میں یہی وہ بدنصیب لوگ ہیں کہ لعنت بھیجتا ہے ان پر اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔

صحیح ابن حبان میں یہ حدیث پاک یوں مروی ہے:

عَنْ حُمْرَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّان رضی اللّٰہ عنہ جَلَسَ عَلَی الْمَقَاعِدِ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَآذَنَہُ بِصَلاۃِ الْعَصْرِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ:

لَأُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثاً لَوْلاَ آیَۃٌ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ لَمَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

مَامِنْ اِمْرِئٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یُصَلِّیْ الصَّلاۃَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ الصَّلاۃِ الْأُخْرٰی حَتّٰی یُصَلِّیَھَا

قَالَ مَالِک :اُرَاہُ یُرِیْدُ ھٰذِہٖ الآیَۃَ

اَقِـمِ الصَّلاۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلفاً مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئٰاتِ ذَالِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ.

ترجمة الحديث:

جناب حمران بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقاعد پر تشریف فرما ہوئے مؤذن آیا اور آپ کو صلاۃ عصر کی اطلاع دی پس آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں ایک حدیث پاک بیان کرتا ہوں۔ اگر قرآن کریم کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں ہرگز یہ حدیث بیان نہ کرتا پھر آپ نے حدیث پاک بیان فرمائی:

الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال شعیب الارنوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۵
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الالبانی:	صحیحہ		

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جو آدمی وضو کرنے لگے پس اچھے طریقے سے وضو کرے پھر صلاۃ ادا کرے تو اللہ اس کے اور اس کی صلاۃ کے درمیان جب تک وہ اسے ادا نہ کرے جتنے گناہ ہوں گے ان کو معاف فرمادے گا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میری رائے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مراد لی:

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفاً مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذَالِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ۔[1]

صلاۃ قائم کیجئے دن کے دونوں اطراف میں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے۔

-☆-

ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس آیت کریمہ کے پیش نظر حدیث پاک بیان کی آپ نے اس آیت کریمہ کی نشان دہی نہیں فرمائی۔

حضرت عروہ جو اس حدیث کے قریبی راوی ہیں ان کے ذہن میں وہ آیت آئی جس میں علم چھپانے کے بارے میں وعید ہے اور وہ افراد جو علم کو چھپاتے ہیں وہ رحمتِ الٰہی سے کوسوں دور ہیں۔

---

(۱) سورۃ ھود:۱۱۴

حضرت عروہ کی رائے میں امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ ہر وقت اللہ کی رحمتوں کے حصول میں مگن رہتے تھے اور کسی لحہ بھی اس کریم اللہ کی رحمت سے دور نہ ہونا چاہتے تھے اس لئے آپ نے حدیث پاک بیان کردی تا کہ آپ وعید الٰہی کے زمرہ میں نہ آ جائیں۔

حافظ الحدیث ابن حجر شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

مُرَادُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ تُحَرِّضُ عَلَى التَّبْلِيْغِ وَهِيَ وَاِنْ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ لٰكِنَّ الْعِبْرَةَ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ۔[1]

یہ آیت کریمہ تبلیغ واشاعت دین پر برانگیختہ کرتی ہیں۔ یہ آیت کریمہ اگر چہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا کیا جائے گا۔

لیکن امام دَارُ الْهِجْرَه حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ خود امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام کا درد رکھتے ہیں اور آپ کا رحمت سے لبریز دل ہر وقت اس امت کی بھلائی میں دھڑکتا ہے تو آپ کے نزدیک حضرت امیر المؤمنین خلیفہ راشد عثمان غنی رضی اللہ عنہ سراپا شفقت ورحمت ہیں اور آپ کی نرم مزاجی امت کے لئے بھلائی وخیر خواہی اور ہر ایک کے لئے پیار ومحبت سے لبریز جذبہ اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ آپ کی نظر وعید سے زیادہ وعدہ کی جانب گئی ہوگی۔

اور آپ کی نگاہِ کرم میں سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ کے نور بھرے الفاظ جگمگاتے ہوں گے۔ اس لئے یقیناً آپ کے خیال مبارک میں یہ آیت آئی ہوگی:

---

(۱) فتح الباری ۱/۲۶۱

اِنَ الْحَسَنَاتَ يُذْهِبْنَ السَيئَاتِ

بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں مٹا دیتی ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وضو فرما چکے ہیں صلاۃ کی تیاری ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے والے آپ کے انتظار میں ہیں اس قلیل وقت میں بھی آپ کا رحمت سے لبریز دل امت کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمتوں بھرا پیغام پہنچانے کے لئے بے تاب نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کے ایسے سدا جگمگاتے ستاروں کے جنت میں مزید درجات بلند فرمائے۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ اَطْيَبُ التَّحِيَّةِ وَالتَّسْلِيْمِ.

عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَااُمِرَ ، غُفِرَلَه' مَاتَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۸۶)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۴۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۹۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے وضو کیا جیسے اس کا حکم دیا گیا اور صلاۃ ادا کی جیسے اس کا حکم دیا گیا تو اس کے گزشتہ تمام اعمال کی مغفرت کر دی جائے گی۔

-☆-

ازلی سعادت جب کروٹ لیتی ہے انسان اپنے گزشتہ گناہوں اور نافرمانیوں کے بارے میں سوچتا ہے اور وہ ایسے ذرائع تلاش کرتا ہے جن سے اس کے گناہ مٹ جائیں نافرمانیوں کے سیاہ دفتر خاکستر ہو جائیں اور اسے نیک وصالح اعمال کی توفیق مل جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا آسان اور سہل نسخہ ارشاد فرمایا ہے اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو اور اسی خالق کے حکم کے مطابق صلاۃ ادا کرو گزشتہ جتنے بھی اعمال بد ہوں گے ان پر قلم عفو پھر جائے گا اور بدیوں کے سیاہ دفتر کو دھو دیا جائے گا۔

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۳۹۹۴) جلد ۴ صفحہ ۱۵۶

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۴۲) جلد ۳ صفحہ ۳۱۷

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۵۸) جلد ۳ صفحہ ۳۴۰

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم

جامع الاصول رقم الحدیث (۷۰۴۷) جلد ۹ صفحہ ۳۹۴

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ: لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ.

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

رَجُلٌ" مِنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطُّهُوْرِ وَعَلَيْكُم عُقَد".

فَاِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ اِنحَلَّتْ عُقْدَة" فَاِذَا وَضَّأَ وَجْهَهٗ اِنْحَلَتْ عُقْدَة" وَاِذَامَسَحَ رَأْسَهٗ اِنْحَلَّتْ عُقْدَة" وَاِذَاوَضَّارِجلَيْهِ اِنْحَلَّتْ عُقْدَة".

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ

اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ يَسْأَلُنِيْ، مَاسَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ مَاسَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۵۲) جلد۳ صفحہ۳۲۹

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۲۸) جلدا صفحہ۳۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: میں اپنی زندگی کی شام تک رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بارے میں وہ بات نہیں کہہ سکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ کیونکہ میں نے خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: میری امت کا کوئی بھی مرد رات اٹھ کر اپنے نفس کو وضو کی طرف لے جاتا ہے اسے وضو کی عادت ڈالتا ہے۔

تم پر گرہیں ہوتی ہیں:

جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ سر کا مسح کرتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وراء الحجاب میں فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو اپنے نفس کو مجھ سے مانگنے کی عادت ڈال رہا ہے۔

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

-☆-

سبحان اللہ!

وضو کرنے کے کتنے فائدے ہیں۔ایک ایک عضو دھونے سے نحوست کی گرہیں کھلتی جاتی ہیں اور جب وضو مکمل ہوتا ہے تو وہ ان گرہوں سے مکمل آزاد ہو کر اللہ کی رحمت و کرم نوازی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔شیطان کے اثرات بد سے بچنے کیلئے کتنا عمدہ نسخہ ہے۔

ہمارے بزرگ ہمیشہ باوضو رہتے تھے اور رہتے ہیں جو ہمیشہ باوضو رہے وہ ہمیشہ اللہ کی رحمتوں کی پھوار میں ہوتا ہے۔شیطان اور شیطانی وساوس کا ایسے عظیم المرتبت بزرگوں کے ہاں کیا کام بلکہ وہ وضو کی وجہ سے ہمیشہ فرشتوں کے جھرمٹ میں رہتے ہیں۔

اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجمِرِ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ: رَقِيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ:

اِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِىْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْغُرَّ الْمُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد۱	صفحہ ۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۶)	جلد۱	صفحہ ۲۷۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۹۰)	جلد۱	صفحہ ۹۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد۱	صفحہ ۲۰۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد۱	صفحہ ۳۲۵
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علٰی صحتہ		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۲	صفحہ ۳۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۴۳)	جلد۱۰	صفحہ ۳۸۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۸)	جلد۷	صفحہ ۱۸۷

ترجمة الحديث:

نُعَیمِ بن مُجمِر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھ گیا پس آپ نے وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میری امت قیامت کے دن اعضاء وضو کی چمک کے باعث ''اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ'' کہہ کر پکاری جائے گی۔

پس جو تم میں اپنی چمک بڑھانا چاہے وہ بڑھا لے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے پیش نظر قیامت کے دن آپ کی امت کا ایک امتیازی نشان ہوگا وہ نشان اتنا نمایاں ہوگا کہ اس امت کو اس نشان سے پکارا جائے گا اور وہ ہے:

اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ.

اس بارے میں علماء لغت لکھتے ہیں:

غُرّ''-غُرَّةُ الْوَجْهِ صَارَ ذَاحُسْنٍ وَغُرَّةٍ.

صحیح بن حبان رقم الحدیث (۱۰۴۹) جلد ۳ صفحہ ۳۲۵

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۲۵۹) جلد ۱ صفحہ ۹۴

قال المحقق: اکرجہ البخاری فی الصحیح

غرالوجہ اس وقت بولا جاتا ہے جب چہرہ حسین اور چمک والا ہو جائے۔

اَلْاَغَرُّ اَلْغُرُّ - اَلْحَسَنُ

-اَلاَبْیَضُ مِنْ کُلِ شَیءٍ

مِنَ الْخَیْلِ - مَاکَانَ بِجَبْهَتِهٖ غُرَّةٌ"۔[1]

اغر- اس کا معنی ہے

۱۔ حسن و جمال والا

۲۔ ہر چیز میں سفید

اگر یہ گھوڑے کے لئے استعمال ہو تو وہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔

حَجَلَ وَتَحَجَّلَ الْفَرَسُ- کَانَ فِي قَوَائِمِهٖ تَحْجِيْلٌ" اَیْ بِیَاض"

جس گھوڑے کے پاؤں سفید ہوں اس کے لئے

حَجَلَ الْفَرَسُ یا تَحَجَّلَ الْفَرَسُ بولا جاتا ہے۔

اَلْمُحَجَّلُ مِنَ الْخَیْلِ مَاکَانَ فِی قَوائِمِهٖ بِیَاض".[2]

گھوڑوں میں محجل اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی ٹانگیں سفید ہوں۔

مفہوم واضح ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اعضاء وضو سفید اور چمکدار ہوں گے ان کے چہرے ان کے بازو اور ان کے پاؤں وضو کی وجہ سے جگمگا رہے ہوں گے۔

---

(۱)(۲) المنجد المطبعۃ الکاثولیکیۃ بیروت ۱۹۵۶ء

کتنا حسین منظر ہوگا اولین وآخرین سب اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی شان ہی نرالی ہوگی صرف اس امت کے وضو کے اعضاء پوری آب وتاب سے چمک رہے ہوں گے۔اب جس کا جی چاہے اس چمک دمک میں مزید نکھار پیدا کرے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی جس خلوص ومحبت سے وضو کرے گا رضائے الٰہی کا جتنا جذبہ سینہ میں موجزن ہوگا قیامت میں اعضاء وضو میں اتنی ہی چمک دمک ہوگی۔یہ کتنا بڑا اعزاز ہوگا۔قیامت کے بھرے مجمع میں اوّلین وآخرین کے سامنے پکارا جائے گا:

چمکتے چہرے والو! چمکتے ہاتھ پاؤں والو!

تمہیں تمہارا خالق ومالک بلا رہا ہے

چمکتے چہرے والو! چمکتے اعضاء والو!

آؤ حوض کوثر کے جام تمہارے انتظار میں ہیں

چمکتے چہرے والو! چمکتے اعضاء والو!

آؤ در جنت تمہارے لیے کشادہ کردیا گیا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

قَالَ مُحْيِ الدِّيْنِ مَسْتُوْرٌ صَاحِبَاهُ

اَلْغُرَّةُ: بَيَاضٌ" فِي الْوَجْهِ وَالْمُرَادُبِهٖ هُنَا النُّوْرُ الَّذِيْ يَشِعُّ مِنْ جِبَاهِهِمْ فَيُعْرَفُوْنَ بِهٖ.

مُحَجَّلِيْنَ: وَالْمُرَادُبِهٖ فِي الْحَدِيْثِ

نُوْرٌ "يَشِعُّ فِي اَمَاكِنِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ۔[1]

---

(۱) تعلیق الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۸۶) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحديث:

غُرَّۃ'': چہرے کی سفیدی کو کہتے ہیں۔

اس جگہ اس سے مراد وہ نور ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے چہروں سے چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا۔

محجلین: حدیث پاک میں اس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا وہ نور ہے جو ان کے ہاتھوں اور بازؤں سے نکل رہا ہوگا۔

-☆-

یہ سب برکت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا نور ہیں اس نور والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امت پر اس درجہ کرم فرمایا کہ آپکا جو امتی وضو کرے گا اس کے اعضاء وضو نور سے بھر جائیں گے۔ بلکہ اتنا نور ملے گا کہ جیسے آفتاب و ماہتاب سے شعاعیں نکلتی ہیں اس طرح ان کے اعضاء وضو سے نور کی شعاعیں نکلیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا تذکرہ ان الفاظ مبارکہ میں فرمایا:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

روز قیامت آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ انکا نور ضوفشانی کر رہا ہوگا ان کے آگے بھی اور انکے دائیں ہاتھ بھی۔

اے اہل ایمان! آج تمہارے لیئے خوشخبری ہے ایسی جنتوں کی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

اس نور کی وضاحت کیلئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَرْفَعُ رَأسَہٗ فَاَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنَ الاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذَالِکَ وَعَنْ یَمِیْنِی مِثْلَ ذَالِکَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذَالِکَ فَقَالَ رَجُل" کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مِنْ بَیْنَ الاُمَمِ فِیْمَابَیْنَ نُوْحٍ اِلیٰ اُمَّتِکَ؟

قَالَ: ھُمْ غُرّ" مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ لِاَحَدٍ کَذَالِکَ غَیْرُھُمْ وَ اَعْرِفُھُمْ اَنَّھُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِاَیْمَانِھِمْ وَاَعْرِفُھُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیھِمْ ذُرِیَّتُھُمْ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۶۳۴) جلد ۱۴ صفحہ ۷۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۹۰) جلد ۱ صفحہ ۲۰۹

قال المحقق: وھو حدیث حسن

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۹۹) جلد ۱ صفحہ ۹۸

قال الالبانی: رواہ احمد واسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی سب سے پہلے اپنے سر کو اٹھاؤں گا۔ میں اپنے سامنے دیکھوں گا میں دوسری امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھ کر پہچان لوں گا اور اپنے دائیں بائیں ایسے ہی دیکھ کر پہچان لوں گا۔

ایک آدمی نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک بے شمار امتیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان کے چہرے اور ان کے ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور میری امت کے علاوہ ایسا کسی اور کے لئے نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں دیے جارہے ہونگے۔ اور میں اس بات کو دیکھ کر پہچانوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے (جنت کی طرف) تیزی سے جارہی ہوگی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اپنی امت کی تین نشانیاں ذکر فرمائی ہیں ان نشانیوں میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

۱۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے اعضاء میدان حشر میں جگمگا رہے ہوں گے۔

۲۔ اس امت کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ دیے جا رہے ہوں گے۔

۳۔ اس امت کی ایک نشانی اور ہوگی کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے تیزی سے جانبِ جنت جا رہی ہوگی۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ– صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– اَتیٰ الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَقَوْمٍ مُؤمِنِیْنَ اِنَّااِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اِنَّاقَدْ رَأَیْنَا اَخْوَانَنَا.

قَالُوْا: اَوَلَسْنَا اَخْوَانَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ: اَنْتُمْ اَصْحَابِی وَاَخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاتُوْابَعْدُ.

قَالُوا: کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ: اَرَاَیْتَ لَوْاَنَّ رَجُلاً لَهٗ خَیْل" غُرّ" مُحَجَّلَة" بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ.

قَالُوا: بَلیٰ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ!

قَالَ: فَاِنَّهُمْ یَاتُوْنَ غُرّاً مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۸۸) جلد ۱ صفحہ ۲۰۸
قال المنذری: رواہ مسلم وغیرہ وقال صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۴۶) جلد ۳ صفحہ ۳۲۱
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۷
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۱)		صفحہ ۳۲۲
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۸۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۶۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۳۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۰

قبرستان تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

اے جماعت مومنین! السلام علیکم ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم تو میرے صحابہ ہو اور ہمارے دینی بھائی وہ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے آپ انہیں قیامت کو کیسے پہچانیں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے سیاہ گھوڑوں کے درمیان ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کے چہرے اور چاروں ٹانگیں سفید ہوں کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا۔

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں نہیں (وہ ضرور پہچان لے گا)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت قیامت کو آئے گی کہ وضو کی وجہ سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

اور میں حوض کوثر پران کا فَرَط (انتظار کرنے والا اور ان کے لئے پانی وغیرہ کا انتظام کرنے والا) ہوں۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ حَوْضِی اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدْنَ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّی لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَاسِ مِنْ حَوْضِهٖ

قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟

قَالَ: نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ، تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرّاً مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ.

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۸۸۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۶۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۵
قال المحقق:	حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۴۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۴۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۹۹۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۶۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرا حوض ایلہ شہر سے لے کر عدن شہر تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اس کے پینے کے برتن تاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ میں (اللہ کے حکم سے) کچھ لوگوں کو اس حوض سے پانی پینے سے روک دوں گا جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو پانی پینے سے روکتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہاں میں تمہیں پہچان لوں گا۔

تمہاری ایک نشانی ہوگی وہ تمہارے علاوہ کسی اور امت کی نشانی نہ ہوگی۔

تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے کہ وضو کے اثر سے تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۰۰۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۷۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۹۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: کُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– وَهُوَیَتَوَضَّأُ لِلصَّلاةِ فَکَانَ یَمُدُّیَدَه، حَتّٰی تَبْلُغَ اِبِطَه، فَقُلْتُ لَه،

یَااَبَاهُرَیْرَه! مَاهٰذَا الْوُضُوْءُ؟

فَقَالَ: یَابَنِیْ فَرُّوْخ! اَنْتُمْ هٰهُنَا؟ لَوْعَلِمْتُ اَنَّکُمْ هٰهُنَا مَاتَوَضَّأْتُ هٰذَالْوُضوءَ.

سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۹۱) (مختصراً)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۰

قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح

بالفاظہٖ: تبلغ حلیۃ اھل الجنۃ مبلغ الوضوء / صحیح ابن حبان

جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶

ترجمة الحديث:

جناب ابو حازم بیان فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وضو فرما رہے تھے اور میں ان کے پیچھے تھا پس آپ بازوؤں کو دھوتے ہوئے بغل تک لے گئے میں نے عرض کی یاابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنی فَرُّوخ! تم یہاں ہو؟ اگر مجھے علم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ (یعنی بازوؤں کو بغل تک نہ دھوتا)

میں نے اپنے خلیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے قیامت کے دن مومن کے زیورات وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۲۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۳
قال المحقق:	رواہ مسلم بن الحجاج فی الصحیح عن قتیبۃ		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۵۵
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۵۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں باز و کندھوں تک اور پاؤں پنڈلی کے بالائی حصہ تک تنہائی میں دھوتے تھے لیکن ابو حازم نے انہیں دیکھ لیا ان کا دیکھ لینا وجہ شہرت بن گیا۔

غالباً اس واقعہ کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے علی الاعلان ایسا کرنا شروع کر دیا تا کہ امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کرم نوازی کا بھی علم ہو جائے۔

-☆-

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّه، رَاٰى اَبَاهُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَه، وَيَدَيْهِ حَتىٰ كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتىٰ رَفَعَ اِلىٰ السَّاقَيْنِ.

ثُمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَ اُمَّتِیْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرّاً مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَه، فَلْيَفْعَلْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۴)	جلد۹	صفحہ۵۶۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۹)	جلد۳	صفحہ۳۲۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۵۹)	جلد۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	اخرجہ البخاری فی الصحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد۱	صفحہ۴۲۵
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		

ترجمة الحديث:

جناب نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں بازوؤں کو اتنا دھویا کہ قریب تھا کہ کندھوں سمیت دھوڈالتے پھر آپ نے اپنے پاؤں پنڈلیوں کے بالائی حصہ تک دھوڈالے۔

پھر ارشاد فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: میری امت قیامت کے دن اس حالت میں آئے گی کہ وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

پس تم میں سے جو اپنے اعضاء وضو کی چمک کو لمبا کرنا چاہے وہ کرسکتا ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		

فرائضِ وضو

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔(۱)

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے اٹھو تو دھویا کرو اپنے چہروں کو اور دھویا کرو اپنے بازو کہنیوں سمیت اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور دھویا کرو اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت۔

-☆-

اس حکم الٰہی میں وضو کا حکم دیا گیا ہے اور چار اعضاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ تین اعضاء کے دھونے کا اور ایک عضو کے مسح کرنے کا۔

۱۔ چہروں کا دھونا۔

۲۔ بازوؤں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ سروں کا مسح کرنا۔

۴۔ پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

یہی چار چیزیں وضو کے فرائض ہیں۔

---

(۱) المائدہ آیت: ۶

وضو ایک نظر میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ خَیر، قَالَ:

دَخَلَ عَلِیّ'' – رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ – الرَحَبَة بَعْدَ مَاصَلَّی الْفَجْرَ فَجَلَسَ فِی الْرَحَبَةِ ثُمَ قَالَ لِلْغُلاَمِ:

إئْتِنِیْ بِطُهُوْرٍ،فَأَتَاه' الْغُلامُ بِانَاءٍ فِیْهِ مَاء'' وَطَسْتٍ قَالَ:

عَبْدُ خَیْروَنَحْنُ جُلُوْس'' نَنْظُرُاِلَیْهِ. قَالَ:

فَاَخَذَه'بِیَدِهٖ الْیُمْنٰی الإنَاءَ، فَأَفْرَغَ عَلیٰ یَدِهٖ الْیُسْرٰی.ثُمَ غَسَلَ کَفَّیْهِ. ثُمَّ اَخذَ بِیَدِهٖ الْیُمْنٰی الاِنَاءَ. فَأَفْرَغَ عَلیٰ یَدِهٖ الْیُسْرٰی.کُلُّ ذَالِکَ لایُدْخِلُ یَدَه' فِی الاِنآءِ حَتٰی غَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَه' الْیُمْنٰی، قَالَ:

فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَبِیَدِهٖ الْیُسْرٰی. فَعَلَ هٰذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

ثُمَ غَسَلَ وَجْهَه' ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

ثُمَ غَسَلَ یَدَه' الْیُمْنٰی ثَلاَثَ مَرَّاتٍ اِلَی الْمِرْفَقِ

ثُمَ غَسَلَ یَدَه'الْیُسْرٰی اِلیٰ الْمِرْفَقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

ثُمَ أَدْخَلَ يَدَه' الْيُمْنٰى فِى الإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا ثُم رَفَعَهَابِمَا حَمَلَتْ مِنْ مَاءٍ ثُم مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى. ثُمَ مَسَحَ رَأسَه' بِيَدَيْهِ كِلتَيْهِمَا مَرَّةً وَاحِدَةً.

ثُمَ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلاثَ مَرَّاتٍ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثُمَ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى. ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلاثَ مَرَّاتٍ على قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى.

ثُمَ اَدْخَلَ يَدَه' فِى الإِنَاءِ. فَغَرَفَ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَ مِنْهُ

ثُمَ قَالَ:

هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُورِ نَبِي اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ.

صحیح ابن حبان(۱)	رقم الحدیث(۱۰۷۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان(۲)	رقم الحدیث(۱۰۵۶)	جلد۳	صفحہ۳۳۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث(۱۱۲)	جلد۱	صفحہ۷۶
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث(۱۱۲)	جلد۱	صفحہ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ(للبیہقی)/رقم الحدیث(۲۱۳)		جلد۱	صفحہ۷۸
السنن الکبریٰ(للبیہقی)/رقم الحدیث(۲۲۱)		جلد۱	صفحہ۸۰
السنن الکبریٰ(للبیہقی)/رقم الحدیث(۲۶۴)		جلد۱	صفحہ۹۵
سنن النسائی		جلد۱	صفحہ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبد خیر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مقام رحبہ میں صلاۃِ فجر ادا کرنے کے بعد داخل ہوئے اور رحبہ میں رونق افروز ہوئے پھر غلام سے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ۔ تو غلام پانی کا ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور طشت بھی لایا۔

عبد خیر فرماتے ہیں ہم بیٹھے ہوئے اس سارے منظر کو دیکھ رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو اٹھایا تو اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اس سے دونوں ہاتھ دھوئے۔

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن اٹھایا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا۔

صحیح سنن النسائی (مختصر)/رقم الحدیث (۹۱) جلد ا صفحہ ۳۸

قال الالبانی: صحیح الاسناد

شرح السنۃ (للبغوی) رقم الحدیث (۲۲۲) جلد ا صفحہ ۴۳۲

قال البغوی: ھذا حدیث حسن

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۰۲۰۳) جلد ۷ صفحہ ۴۱۷

مسند الامام احمد (مختصر)/رقم الحدیث (۱۰۲۷) جلد ۲ صفحہ ۴۵

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۱۳۳) جلد ۲ صفحہ ۷۹

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ابن ابی شیبہ جلد ا صفحہ ۳۸

آپ نے ہر مرتبہ ایسا کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پانی میں نہیں ڈالا یہانتک کہ دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھویا۔

پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کر دیا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا اور یہ عمل آپ نے تین مرتبہ فرمایا:

پھر آپ نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں بازو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا بایاں بازو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر دیا یہانتک کہ اسے پانی میں ڈبو دیا پھر جتنا پانی ہاتھ میں لا سکتے تھے اسے لیکر ہاتھ برتن سے باہر نکالا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ملایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا۔ سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کیا

پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے دھویا۔

پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے اسے دھو دیا۔

پھر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالا اور اپنی ہتھیلی میں پانی اٹھایا اور اس کو پی لیا۔

پھر فرمایا: یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کو دیکھنا چاہتا ہو وہ سن لے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ہے۔

وضو سے قبل مسواک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۴
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۶
قال البغوی:	حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	حدیث حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۸۱۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۴۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۵۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی رات یا دن کو نیند سے بیدار ہوتے تو وضو فرمانے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو مسواک سے کس درجہ محبت تھی۔ یہ زندگی بھر کا معمول رہا۔ جب بھی سو کر اُٹھتے تو پہلے مسواک کرتے کیونکہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو علم تھا کہ ان کا یہ عمل ان کے خالق و مالک کو بڑا محبوب ہے اور جو عمل محبوب کو محبوب ہو محبّ اس کو کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔

مسواک کرنا

اپنے منہ کو پاک کرنا اور
اپنے رب کو راضی کرنا ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَتِیْقٍ،سَمِعْتُ اَبِیْ، سَمِعْتُ عَائِشَه تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَة" لِلْفَمِ، مَرْضَاة" لِلرَّبِّ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۷)	جلد۳	صفحہ۳۴۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ جید		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۱۶۹
قال احمد محمد شاکر:	ھذا الاسناد منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۲)	جلد۱	صفحہ۱۹۱
قال احمد محمد شاکر:	ھذا الاسناد منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۸۵)	جلد۱۷	صفحہ۲۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۸۴)	جلد۱	صفحہ۱۸۴
صحیح البخاری (کتاب الصوم باب)/ رقم الحدیث (۲۷)		جلد۲	صفحہ۶۸۲

سنن النسائی	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (٦٦)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۱۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
قال الھیثمی:	رواہ احمد ابو یعلیٰ ورجالہ ثقات		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۴
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
قال المحقق:	صحیح		
فتح الباری		جلد ۴	صفحہ ۱۵۸
حلیۃ الاولیاء		جلد ۷	صفحہ ۹۴-۱۵۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۲۷۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۶۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۷٦)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہے۔

-☆-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ –قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ، فَإِنَّهٗ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کو لازم پکڑو۔ بیشک یہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۷۰)	جلد۳	صفحہ۳۵۲
قال شعیب الارنووط:	رجالہ ثقات رجال الصحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۲۸
قال المحقق:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۸۶۵)	جلد۵	صفحہ۲۷۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

اہل ایمان کی عظیم دعاء ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں عطا فرما دنیا میں حَسَنَہ اور آخرت میں بھی حَسَنَہ اور ہمیں بچا آگ کے عذاب سے۔

حَسَنَة" کہتے ہیں ذَاتَ حُسْنٍ-حسن وخوبی والی۔

یعنی اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دنیا میں بھی جو نعمت عطا فرما وہ حسن وخوبی والی ہو اور آخرت میں بھی سراپا کمال اکرامات سے نواز۔

کسی چیز کو دنیا میں حَسَـنَة" اس وقت کہیں گے جب اس میں دنیاوی زندگی کے لحاظ سے نفع ہو اور عام انسان بھی اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں اور

آخرت کی حَسَـنَہ وہ چیز ہوگی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو، اسکی رضا کا ذریعہ ہو اور اجر وثواب کا باعث ہو۔

مسواک میں یہ دونوں خوبیاں ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کو دوبارہ پڑھیئے

اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَة" لِلْفَمِ مَرْضَاة" لِلرَّبِّ.

مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی وخوش کرنے والی ہے۔

دنیاوی فائدہ یہ کہ منہ کی بدبو ختم ہو جاتی۔ غیر صالح مادہ خارج ہو جاتا ہے۔ جس انسان کا منہ بدبو سے پاک ہو تو اس کا ہمنشین وجلیس اس سے گفتگو کرتے ہوئے کسی قسم کی کراہت محسوس نہیں کرتا۔

اُخروی فائدہ یہ ہے کہ کائنات کا خالق و مالک مسواک کرنے والے سے راضی وخوش ہوجاتا ہے۔

وَرِضْوَان" مِنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

مَطْهَرَة" وَمَرْضَاة"

قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ "شَرْحِ الْمُهَذَّبِ "مَطْهَرَة" بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَ كَسْرِهَا لُغَتَان وَالْكَسْرُ اَشْهَرُ وَهُوَ كُلُّ اٰلَةٍ يُتَطَهَّرُ بِهَا، شَبَّهَ السَّوَاكَ بِهَا لِاَنَّه' يُنَظِّفُ الْفَمَ.

حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع شرح المھذب میں فرمایا:

مطھرۃ -میم کے فتح (مَطْهَرَة") اور

میم کے کسرۃ (مِطْهَرَة") دونوں طرح آیا ہے اور

کسرہ کے ساتھ (مِطْهَرَة") زیادہ مشہور ہے۔

اور وہ ہر اس آلہ کیلئے بولا جاتا ہے جس سے پاکیزگی وطھارت حاصل کی جائے۔ مسواک کو اس سے تشبیہ دی اس لیئے کہ یہ منہ کو پاک وصاف کرتی ہے۔

وَقَالَ زَيْنُ الْعَرَبِ فِي شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ: مَطْهَرَة" وَ مَرْضَاة" بِالْفَتْحِ، كُلّ" مِنْهُمَا مَصْدَر" بِمَعْنَى الطَّهَارَةِ وَالْمَصْدَرُ يَجِيئُ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ، اَىْ : مُطْهِر" لِلْفَمِ وَمُرْضٍ لِلرَّبِّ، اَوْهُمَا بَاقِيَان عَلٰى مَصْدَرِيَّتِهِمَا اَىْ سَبَب" لِلطَّهَارَةِ وَالرِّضَا(۱)

---

(۱) تعلیق صحیح ابن حبان ۳/ ۳۴۹

اور زین العرب نے شرح المصابیح میں لکھا ہے

مَطَهَرة و مَرْضاة" فتحِ میم کے ساتھ۔

یہ دونوں مصدر ہیں بمعنی طھارت اور بمعنی رضا اور مصدر اسم فاعل کے معنی میں آتا ہے یعنی منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی۔ یا یہ دونوں مصدریت پر قائم ہیں اس وقت معنی ہوگا طھارت اور رضا کا سبب ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ.

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
قال الاعظمی:	سندہٗ صحیح		
المستدرک	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۴
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۰۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۴۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۷۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۴
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۸۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دونگا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

-☆-

مسند امام احمد بن حنبل کی روایت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْشَطْرِ اللَّیْلِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر بوجھ ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور صلاۃ عشاء رات کے تہائی حصہ یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (٧٤٠٦) — جلد ٧ — صفحہ ٢١٤

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

المستدرک — رقم الحدیث (٥٣١) — جلد ١ — صفحہ ٣٦٤

جامع الاصول — رقم الحدیث (٣٣٢٤) — جلد ٥ — صفحہ ٢٥١

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِی اللّٰه عنه:أَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا اَنْ أَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلاةٍ.

جامع الاصول	رقم الحدیث(۵۱۷۲)	جلد۷	صفحہ۱۷۴
جامع الاصول	رقم الحدیث(۵۱۷۳)	جلد۷	صفحہ۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۵۲)	جلد۱	صفحہ۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۸۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۳
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۲
صحیح ابی داود	رقم الحدیث(۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۲)	جلد۱	صفحہ۹۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۲)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۴۳۸۷)	جلد۳	صفحہ۲۱۹
المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۷۴۲۴)	جلد۵	صفحہ۳۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۹۸۵)	جلد۱۳	صفحہ۲۴۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر بوجھ بنادوں گا تو میں انہیں ہر صلاۃ (نماز) کے وقت مسواک کرنے کا واجب التعمیل حکم دیتا۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۶)	جلدا	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۷)	جلدا	صفحہ ۱۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۰)	جلدا	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۷)	جلدا	صفحہ ۳۰۳

عَنْ زَیْدِبْنِ خَالِد الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ،قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : لَوْلاَ اَنْ اَشُقَّ عَلیٰ أُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ العِشَاءُ اِلیٰ ثُلُثِ اللَّیْلِ وَ لاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلاۃٍ.

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۱۹۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال للبغوی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۰
قال الترمذی:	ھذاالحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۳)	جلد۱	صفحہ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۲
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث(۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۶۹۶۹)	جلد۱۳	صفحہ۲۴۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۳۳۸)	جلد۷	صفحہ۱۵۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۵۱۷۳)	جلد۷	صفحہ۱۷۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۳۷۶۶)	جلد۳	صفحہ۲۴۳

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن خالد الجُہَنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں صلاۃِ عشاء رات کے تہائی حصہ تک موخر کر دیتا اور ہر صلاۃ کے وقت انہیں مسواک کا حکم دیتا۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَه‘ يَبْدَأُ بِالسِّوَاكِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۳۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۲۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۵
قال للبغوی:	ھذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم		
صحیح ابی دود	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال المحقق:	اخرجہ مسلم فی صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔

-☆-

ایک مسلم جب گھر میں داخل ہوتو اسے نظافت وطھارت کا خیال رکھنا چاہیئے۔اس کے جسم اور کپڑوں سے نفاست ظاہر ہونی چاہیئے۔خصوصی طور پر اپنے منہ کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے۔اس لیے بہتر ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت وہ اندازہ لگالے گھر میں داخل ہوتے وقت اس کے منہ سے اچھی مہک آنی چاہیئے بصورت دیگر اسے فوراً اپنے منہ کے صاف کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۴۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۲۱
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
قال الالبانی:	صحیح		

اگر ایک مسلم ایسا کرے گا تو اسے دوہرا فائدہ ہوگا۔

گھر کے افراد کے ہاں اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثواب ملے گا۔

-☆-

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا- قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْئٍ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، قَالَتْ بِالسِّوَاكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت شُرَیح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کیا کرتے تھے؟

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۵۳) جلد۱ صفحہ۲۷۹

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَاقَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو صلاۃِ تہجد کیلئے اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک سے خوب صاف کرتے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل مبارکہ کتنے حمیدہ ہیں، ہر ادا و عادت مبارکہ پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

وہ سراپا نور اور طیب و طاہر ذات جن کے وجود اقدس سے ہر وقت خوشبو نکلتی تھی انہیں مسواک کیلئے اس اہتمام کی کیا ضرورت لیکن ان کا تعلق باللہ ساری مخلوقات سے گہرا ہے۔ اللہ کی بارگاہِ اقدس میں کھڑا ہونا ہے اس لیے اگرچہ منہ سے ہر وقت خوشبو ہی خوشبو نکلتی ہے۔ پھر بھی نشانِ بندگی کے طور پر مسواک فرماتے تھے۔ اور خوب فرماتے تھے۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۳۳۰۸) — جلد ۱۶ — صفحہ ۶۱۹
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن الکبریٰ للبیہقی — رقم الحدیث (۱۶۳) — جلد ۱ — صفحہ ۶۳
قال المحقق: رواہ البخاری فی الصحیح
صحیح ابن خزیمہ — رقم الحدیث (۱۳۶) — جلد ۱ — صفحہ ۷۰

عَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاجَاءَ نِی جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلاَمْ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاکِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ أُحْفِیَ مَقْدَمَ فِیَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مسواک کے بارے میں اللہ کا حکم پہنچایا۔

مجھے یہ ڈر ہوا کہ حکم الٰہی کی تعمیل میں کہیں میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو گھسا نہ دوں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۷۰)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۵۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۷۸۴۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		

ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِى بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خِفْتُ عَلٰى اَضْرَاسِىْ.

ترجمة الحديث:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام مجھے مسواک کے متعلق مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ میں اپنے دانتوں کے بارے میں ڈر گیا۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۵۱۰) جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۱
قال حمدی عبدالمجید ورواہ للبیہقی (۷/۴۹) من غیر ھذا الطریق
ونقل عن البخاری انہ قال حدیث حسن
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۲۳) جلد ۱ صفحہ ۲۳۰
قال المحقق: حدیث حسن
سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۳۳۲۸) جلد ۱ صفحہ ۷۹
قال المحقق: ھذا الحدیث حسن
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۵۶۳) جلد ۲ صفحہ ۲۶۵

عَنْ عَلِيِ بْنِ اَبِی طَالِبِ رضی اللّٰه عنه قَالَ: إِنَ اَفْوَاهَکُمْ طُرُق" لِلْقُرْآن. فَطَيِّبُوْهَا بِالسِّوَاکِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں پس انہیں مسواک کرکے پاک وصاف رکھو۔

-☆-

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ اہل ایمان قرآن کریم کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ اسے صاف ستھری اور بلند جگہ پر رکھتے ہیں۔ اسی طرح جس راستہ سے قرآن کریم کا گزر ہو اس راستہ کا

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۱۰۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۷
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۶

طیب وطاہر ہونا بھی ضروری ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت منہ سے کی جاتی ہے۔ یہ قرآن کی گزرگاہ ہے اس لیے اس کا صاف رکھنا ایمان کی علامت ہے۔

انسان جب مسواک کرنے لگے تو نیت ہو کہ

مسواک کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

مسواک کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے۔

مسواک سے قرآن کریم کی گزرگاہ طیب وطاہر ہوگی۔

تو صرف ایک مسواک کرنے سے کئی گنا اجر وثواب ملے گا۔

مسواک سے ادا کی گئی صلاۃ (نماز) ستر گنا فضیلت رکھتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضْلُ الصَّلَاةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعِيْنَ ضِعْفاً.

ترجمة الحديث:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کے ساتھ صلاۃ کی فضیلت اس صلاۃ پر جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ہو ستر گنا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۲۱۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۹۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۷۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الصَّلاةِ الَّتِي يُسْتَاکُ لَهَا عَلىٰ الصَّلاةِ الَّتِي لا يُسْتَاکُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۶۲۱۸) جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۵۳۰) جلد ۱ صفحہ ۳۶۳

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۳۷) جلد ۱ صفحہ ۷۱

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۵۵۴) جلد ۲ صفحہ ۲۶۳

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ بِسِوَاکٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً بِغَیْرِ سِوَاکٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعت صلاۃ (نماز) ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ستر رکعت صلاۃ بغیر مسواک کے ادا کروں

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مسواک کو کس درجہ اہمیت دیتے ہیں اور اللہ کی رضا کے زینہ مسواک کا کس درجہ اہتمام فرماتے ہیں مسواک کر کے دو رکعت صلاۃ ادا کرنے کو بغیر مسواک کے ستر رکعت پر فضیلت دیتے ہیں۔ وجہ واضح ہے منہ طیب وطاہر ہوگا تو طہارت کو محبوب رکھنے والا اللہ راضی ہوگا اللہ کی رضا وخوشنودی کا اجر وثواب گنتی وحساب میں نہیں آیا کرتا۔

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۳۷) جلد ا صفحہ ۲۳۱

نوری فرشتے کا لبوں سے لب لگانا

عَنْ عَلِيّ رضی اللّٰه عنه،أَنَّه' أُمِرَ بِالسَّوَاکِ،وَقَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَ الْعَبْدَاِذَا تَسَوَّکَ،ثُمَ قَامَ يُصَلِّيّ قَامَ الْمَلَکُ خَلْفَه' فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِهٖ فَيَدْ نُومِنه'. اَوْ کَلِمَةً نَحْوُهَا. حَتّٰی يَضَعَ فَاه'عَلیٰ فِيْهِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْء'' مِنَ الْقُرْآنِ اِلاَّصَارَفِی جَوْفِ الْمَلَکِ ،فَطَهِّرُوْااَفْوَاهَکُمْ لِلْقُرْآنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضی امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: بندہ جب مسواک کر لے پھر ادائیگی صلاۃ کیلئے کھڑا ہو جائے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اسکی قرأت کو سنتا جاتا ہے پھر اس کے قریب ہوتا جاتا ہے یہاتک کہ وہ اپنا منہ اس صلاۃ ادا کرنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کے منہ سے جتنی قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے وہ

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۳۵) جلد۱ صفحہ۲۳۰

قال المحقق: حسن

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۲۱۳) جلد۳ صفحہ۲۱۴

قال الالبانی: اسنادہ جید رجالہ رجال البخاری

مَلَک،فرشتہ کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

پس (اے میری امت)

تلاوت قرآن کیلئے اپنے منہ طیّب وطاہر رکھو۔

سبحان اللہ!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

اب بھی اگر کوئی کلمہ گو اپنی محرومی کا ذکر کرے تو اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے ورنہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو نوازنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

انسان کبھی غور تو کرے۔

شاید اسکا بیٹا یا بھائی اس کے قریب بیٹھنا پسند نہ کرے لیکن قربان جائیں حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کہ جن کی نگاہِ کرم نے اس درجہ نواز دیا کہ

با مسواک وضو کر کے انسان صلاۃ کیلئے کھڑا ہوا اور تلاوت قرآن کریم شروع کرے تو اللہ کی نوری مخلوق اس کی تلاوت قران پر گرویدہ ہو جاتی ہے جیسے ہی وہ قرآن کریم کے چند کلمات ادا کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ دیتا ہے۔اب قرآن کریم کی جو تلاوت بھی ہے اس کے منہ سے نکل کر پاک مخلوق کے منہ کے ذریعے اس کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔گویا اس امت کی تلاوتِ قرآن نوری مخلوق کی غذا بنتی ہے۔

اگر آج اللہ کے فرشتے منہ پر منہ رکھ کر پیار و محبت سے تلاوتِ قرآن کی سماعت کے مزے لیتے ہیں تو کل قیامت کو انشاء اللہ یہی فرشتے اس محبت کی لاج رکھیں گے اور درِ جنت تک اس کے مدد و معاون ہونگے۔

مسواک کا تاکیدی حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ السِّوَاكَ حَتّٰى رَأَيْنَا – اَوْ خَشِيْنَا – أَنَّه، سَيُنْزَلُ عَلَيْهِ.

ترجمة الحديث:

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کثرت سے مسواک فرمایا کرتے تھے، ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں اس سلسلہ میں اپ پر وحی الٰہی نازل نہ ہو جائے۔

-☆-

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۲۷۰۲) جلد ۵ صفحہ ۹۴

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۷۳) جلد ۳ صفحہ ۱۶۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَد اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُنْزَلُ بِہٖ عَلَیَّ الْقُرآنُ۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: مجھے مسواک کا اس درجہ حکم دیا گیا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اس مسواک کے بارے میں مجھ پر قرآن کریم نازل ہوا کہ نازل ہوا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۲۲)	جلد۳	صفحہ۳۵۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۵)	جلد۲	صفحہ۵۳۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۵۶)	جلد۲	صفحہ۲۶۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال المحقق:	حسن		

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: قَدْ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں بہت زیادہ ترغیب دی ہے۔

-☆-

ہمیں اس عمل کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ زیادہ ترغیب بلا وجہ نہیں۔

اے اللہ!

ہمیں اس سنت مطہرہ پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

سنن النسائی	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۳۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۲۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

نیت وضو

وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کر لینا بہتر ہے۔ اگر نیت نہ کی تو اعضا کو دھلا ہوا تو کہہ دیں گے لیکن عبادت کا ثواب نہیں ملے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّمَاالاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ،وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی،فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُه' اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلیٰ دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْاِلیٰ اِمْرَاَةٍیَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُه' اِلیٰ مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح المسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۰)	جلد۱	صفحہ۲۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد۸	صفحہ۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۱۶۳)	جلد۱۱	صفحہ۵۵۵

ترجمة الحديث:

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور بس ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس نے ھجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ھجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے۔ پس جس نے ہجرت کی دنیا کیلئے کہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے کہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے جس چیز کی نیت سے اس نے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی کیلئے شمار ہوگی۔

-☆-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

وضو سے پہلے

عَنۡ رَبَاحِ بۡنِ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنِ اَبِی سُفۡیَانَ بۡنِ حُوَیۡطَبٍ، عَنۡ جَدَّتِہٖ، عَنۡ أَبِیۡهَا قَالَتۡ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: لَاوَضُوۡءَ لِمَنۡ لَمۡ یَذۡکُرِ اسۡمَ اللّٰہِ عَلَیۡهِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۰۱
قال الترمذی/ قال احمد بن حنبل: لا اعلم فی ھذا الباب حدیثاً لہ اسناد جید			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۴
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷)	جلد۱	صفحہ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۴)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۲
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا اس کا وضو ہی نہیں۔

-☆-

وضو جو مفتاح الصلاۃ ہے اسے عبادت سمجھ کر کرنا چاہیئے اور جو آدمی نہایت غفلت اور بے توجہی سے کرے کہ اللہ کا نام تک نہ لے تو وہ وضو بے نور اور بے قیمت ہے۔ اگرچہ اس کے وضو کے اعضا دھل جاتے ہیں لیکن اللہ کے نام کی برکات سے خالی ہے اور جو اللہ کے نام کی برکات سے خالی ہو وہ اس قابل نہیں کہ اسے وضو ہی کہا جائے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح مقطوع		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۱۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۱۰-۱۱۳۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۳۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

عَنْ اَنَسٍ رضی عنہ اللّٰہ قَالَ: طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَضُوْءاً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءً.

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، وَيَقُوْلُ: تَوَضَّؤُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ

فَرَأَيْتُ الْمَآءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

قَالَ أَبُوْعَبْدُالرَّحْمٰنِ: قَالَ ثَابِت": قُلْتُ لِاَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ قَالَ: نَحواً مِنْ سَبْعِيْنَ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۲

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی کو وضو کیلئے پانی کی طلب ہوئی (اس نے اس خواہش کا اظہار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا) تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟

(جس کے پاس پانی تھا اس نے برتن سمیت حاضر کر دیا) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا اور یوں ارشاد فرمانے لگے: اللہ کے نام سے وضو کرو۔

حضرت انس فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی نکل رہا تھا یہانتک کہ اس قافلہ کے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

حضرت ثابت کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں وضو کرنے والے کتنے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ستر (70) سے قریب۔

-☆-

اس حدیث پاک سے بھی یہ بات عیاں ہوئی کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا چاہیئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے صحابہ کو ایسا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : يَاأَبَاهُرَيْرَةَ اِذَاتَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاِنَّ حَفَظَتَکَ لا تَسْتَرِيْحُ تَكْتُبُ لَکَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تُحْدِثَ مِنْ ذَالِکَ الْوُضُوْءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے محافظ فرشتے تمہارے لیئے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا۔

-☆-

المعجم الصغیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال محمد شکور محمود:	محمود الاسناد		
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الصغیر واسنادہ حسن		

وضو سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینا حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو بڑا محبوب ہے اور پھر وہ وضو جس کے شروع میں بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا جائے بڑا اجر وثواب والا ہے کہ نیکیاں لکھنے والے فرشتے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں یہ نیکیاں لکھنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وضو برقرار رہتا ہے اس لئے بزرگانِ دین ہمیشہ باوضو رہتے ہیں کہ ان کے نیکیاں لکھنے والے فرشے ہمہ وقت نیکیاں لکھتے رہیں۔

وَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ وَلَکَ الشُّکْرُ یَاارْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

سب سے پہلے ہاتھ دھونا

عَنْ اَبِیْ مَرْیَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَااسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ، فَلاَ یُدْخِلُ یَدَہ، فِی الاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لاَیَدْرِیْ اَیْنَ کَانَتْ تَطُوْفُ یَدُہ،.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ جید		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے:

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ فوراً پانی کے برتن میں داخل نہ کر دے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ دورانِ نیند اسکا ہاتھ کہاں کہاں پھرتا رہا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۰۲)	جلد ۷	صفحہ ۴۹۱
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۴۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۴۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۸۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۳۷)	جلد ۹	صفحہ ۵۱۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُم مِنْ مَنَامِهٖ، فَلا یَغْمِسَنَّ یَدَه' فِی اِنَائِهٖ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلاثاً فَاِنَّه' لایَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُه'.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی والے برتن میں داخل نہ کرے جبتک کہ اس ہاتھ کو تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۰
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۴
قال الالبانی:	صحیح		

وضودائیں طرف سے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:
اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَاُوْا بِأَيَامِنِكُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ بِمَيَامِنِكُمْ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۳۷)	جلد ۸	صفحہ ۳۷۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۲)	جلد ا	صفحہ ۲۲۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۸)	جلد ا	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۱)	جلد ا	صفحہ ۱۲۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۳
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۱۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۴۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۱۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں طرف سے شروع کرو۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا- قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِي شَأْنِهٖ كُلِّهٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا۔

پہلے دایاں جوتا پہننا، دائیں طرف سے کنگھا کرنا، وضو کرتے وقت پہلے دایاں عضو دھونا اور (الغرض) اپنے تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۱۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۸۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۰۲۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۲۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

عَنْ عَائِشَةَ–رَضِیَ اللّٰہُ عَنْها–قَالَتْ:اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَیُحِبُّ التَیَمُّنَ فِی طُھُوْرِہٖ اِذَاتَطَھَّرَ وَفِی تَرَجُّلِہٖ اِذَا تَرَجَلَ وَفِی اِنْتَعَالِہٖ اِذَا انْتَعَلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب وضو فرماتے تو دائیں اعضا کو پہلے دھونا پسند فرماتے

جب بالوں میں کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کنگھا کرنا پسند فرماتے اور جب جوتا پہنتے تو دایاں جوتا پہلے پہننا پسند فرماتے۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها- ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ، كَانَ يُحِبُّ التَيَامُنَ مَااسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَفِي لَفْظٍ: يُحِبُ الْتَيَامُنَ، فِي شَأْنِهٖ كُلِّهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت پہلے دائیں اعضاء کو دھونا، جوتا پہنتے پہلے دایاں جوتا پہننا اور کنگھا کرتے وقت

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث ۱۷۶۵۷	جلد ۱۲	صفحہ ۳۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۷۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۰۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

پہلے دائیں طرف سے کنگھا کرنا۔

اور ایک روایت میں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے تمام امور میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

-☆-

ہر عضو کو ایک بار دھونا

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رضی اللّٰہ عنہما قَالَ:
تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ا	صفحہ ۷۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۹۷۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۰)	جلد ا	صفحہ ۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۰)	جلد ا	صفحہ ۸۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ا	صفحہ ۱۱۲
قال الترمذی:	وحدیث ابن عباس احسن شیء فی ھذا الباب واصح۔		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ا	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد ا	صفحہ ۱۲۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد ا	صفحہ ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

-☆-

ہر عضو کو دو، دو بار دھونا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو اعضاء وضو کو دو، دو مرتبہ دھویا۔

-☆-

ان احادیث میں اعضائے وضو کو ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دھونا بھی مذکور ہے۔ یہ بیان جواز کیلئے یعنی اگر پانی بہت کم ہو کہ اگر اعضاءِ وضو کو تین تین مرتبہ دھویا تو مکمل وضو نہ ہو سکے گا۔ تو ایسی صورت میں اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ یا دو دو مرتبہ دھولیا جائے تا کہ وضو مکمل ہو سکے۔ ورنہ سنتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونا ہی ہے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۳۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۰

اعضا کا تین تین مرتبہ دھونا

عَنْ اَبِی اَنَسٍ،أنَ عُثْمَانَ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ.فَقَالَ اَلااُرِیْکُم وُضُوءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :ثُم تَوَضَّأَ ثَلاثاً ثَلاثاً.
وَزَادَقُتَیْبَۃُ فِی رَوَایَتِہٖ:قَالَ سُفْیَانَ:قَالَ اَبُوْالنَّضرعَنْ اَبِی اَنَسٍ قَالَ: وَعِنْدَہ،رِجَال" مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ .

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوانس سے روایت ہے کہ

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضو کرنے کا ارادہ فرمایا، پھر

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟

پھر آپ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

حضرت ابوانس راوی حدیث فرماتے ہیں کہ

اس وقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۰) جلد۱ صفحہ۲۶۴

عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ،أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ،تَوَضَّأَ ثَلاثاً ثَلاثاً،يُسْنِدُ ذَالِكَ اِلیٰ النَبِي صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمة الحديث:

جناب مطلب بن عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وضوفرمایا تو ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

آپ نے اس عمل کا اسناد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف فرمایا۔

-☆-

سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۴۵۸)	جلد ۶	صفحہ ۵۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۶۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۴
قال الھیثمی:	رجالہ ثقات		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-، قَالَ: دَعَانِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِوَضُوْءٍ، فَقَرَّبْتُه لَه، فَبَدَأ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوْئِهٖ، ثُمَ مَضْمَضَ ثَلاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَه ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمَرْفِقِ ثَلاثًا، ثُمَ الْيُسْرٰى كَذَالِكَ، ثُمَ مَسَحَ بِرَأسِهٖ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَ غَسَلَ رِجْلَه الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبِ ثَلاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذَالِكَ. ثُمَ قَامَ قَائِماً فَقَالَ: نَاوِلْنِی، فَنَاوَلْتُه الاِنَاءَ الَّذِیْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ، فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِماً. فَعَجِبْتُ. فَلَمَّا رَآنِی قَالَ: لا تَعْجَبْ! فَاِنِّی رَأَيْتُ اَبَاكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَارَأَيْتَنِیْ صَنَعْتُ، يَقُوْلُ لِوَضُوْئِهٖ هٰذَا، وَشرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِماً.

ترجمة الحديث:

حضرت سیدنا امام حسین بن سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے والد گرامی قدر حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کا پانی لانے کا حکم ارشاد فرمایا تو میں نے وضو کا پانی آپ کے قریب کر دیا۔ پس آپ نے وضو شروع فرمادیا۔

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ وضو کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ

دھوئے۔

پھر آپ نے تین مرتبہ کلی فرمائی

پھر آپ نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف فرمایا

پھر آپ نے اپنا چہرہ انور تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں بازو کہنیوں سمیت دھویا

پھر آپ نے اپنا بایاں بازو بھی اسی طرح دھویا

پھر آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا

پھر آپ نے اپنا دایاں پاؤں دھویا

پھر آپ نے بایاں پاؤں اسی طرح دھویا

وضو مکمل کرنے کے بعد آپ سیدھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا مجھے پکڑاؤ

پس میں نے وہ برتن آپ کو پکڑا دیا جس میں آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی تھا۔ آپ نے کھڑے کھڑے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔

میں آپ کے اس عمل سے حیران ہوا۔

جب آپ نے میرے اس تعجب کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(اے حسین!) تعجب نہ کیجئے، میں نے آپ کے نانا جان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وضو کے ساتھ ایسے کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

اس حدیث پاک کے آخر میں یَقُوْلُ لِوُضُوْئِهِ هٰذَا کے الفاظ آتے ہیں اس جگہ یقول یعنی یفعل ہے یَقُوْلُ هُنَا یَعْنِی یَفْعَلُ وهٰذَا یَسِیْرٌ فِی کَلامِ الْعَرْبِ. -تعلیق النسائی-

-☆-

عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلْمَة قَالَ: رَأَیْتُ عُثْمَانَ وَعَلِیاً -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما- یَتَوَضَّآن ثَلاثاً ثَلاثاً وَیَقُوْلانِ هٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہما کو دوران وضوا پنے اپنے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے دیکھا۔
یہ دونوں حضرات ارشاد فرماتے تھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ایسے ہی تھا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی (مفصلاً)/ رقم الحدیث (۲۱۷)		جلد ۱	صفحہ ۷۹

عَنْ عَائِشَہ وَاَبِی ھُرَیْرَةَ:أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلاثَاثَلاثَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں دھوئے جانے والے ہر عضو کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
قال الترمذی:	حدیث علی احسن شی فی ھذا الباب واصح لانہ قد روی من غیر وجہ عن علی رضوان اللہ علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴)	جلد۱	صفحہ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۹

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أبِی اَوْفٰی قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ ثَلاثاً ثَلاثاً وَمَسَحَ رَأسَه، مَرَّةً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا اور سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۱۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۸

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الاشعری:قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ ثَلاثًا ثَلاثًا۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے ہوئے وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۵۹)	جلد۹	صفحہ۲۸۱

عَنْ الرُّبَيِّع بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْراءَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ربیّع بنت معوذ بن عفراء فرماتی ہیں

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا، وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۸۴۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۵

تین بار سے زائد اعضاء نہ دھوئے جائیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ'' اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَسْأَلُه' عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاہ' الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲)	جلد۱	صفحہ ۲۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۴)	جلد۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۷)	جلد۱	صفحہ ۱۳۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ ۶۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد۱	صفحہ ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۹)	جلد۶	صفحہ ۳۲۸

ترجمة الحديث:

ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ حضور سے وضو کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھونے کا ارشاد فرمایا

پھر فرمایا:

وضو اسی طرح ہے پس جس نے اس پر اضافہ کیا (یعنی تین تین بار سے زیادہ دھونے کو سنت سمجھا) تو اس نے برا کیا اور ظلم وتعدی کی۔

-☆-

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۸۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر ولہ فی الصحیح حدیث غیر ھذا۔		

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ دَعَا بِوُضُوْءٍ، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، فَفَعَلَ هٰذَا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم نے وضو کا پانی منگوایا پھر آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اسے صاف کیا، آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر فرمایا: یہ حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ہے۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۲۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۷
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
صحیح ابن حبان (مفصلاً) / رقم الحدیث (۱۰۷۹)		جلد ۳	صفحہ ۳۶۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۷۶
قال محمد مصطفیٰ الاعظمی:	اسنادہ صحیح		

عَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵
قال الالبانی:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۴۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۳۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا فطرتِ اسلام سے ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۸۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۶

استنشاق

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُم فَلْیَجْعَلْ فِی اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِیَنْثُرْ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ا	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ا	صفحہ ۸۱
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷)	جلد ا	صفحہ ۲۶۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ا	صفحہ ۸۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ا	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ا	صفحہ ۲۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۸۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۲۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۲
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد ا	صفحہ ۴۱۲
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرنے لگے تو وہ اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر اسے صاف کرے۔

-☆-

الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
فتح الباری		جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۳۲)	جلد ۷	صفحہ ۴۵۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۴۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۷
قال شعیب الارنوو:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ–رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَبَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِماً.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۷)	جلدا	صفحہ ۸۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۷)	جلدا	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۷)	جلدا	صفحہ ۲۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۳)	جلدا	صفحہ ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۵)	جلدا	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلدا	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد۲	صفحہ ۲۰۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت لَقِیط بن صَبُرَہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ! وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو مکمل کرو اور ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ تم روزہ دار نہ ہو۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۱۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۲۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۳)	جلد ۱۹	صفحہ ۲۱۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۷۷۱)	جلد ۷	صفحہ ۴۹۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
قال محمد مصطفیٰ الاعظمی:	اسنادہ صحیح		
المصنف عبد الرزاق	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۶۶)		صفحہ ۶۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۵
قال المحقق:	ھذا حدیث حسن صحیح		

استنشاق میں مبالغہ کی حکمت

عَنْ اَبِی هُرَيْرَة–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰی خَيْشُوْمِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہوتو وضو کرتے ہوئے اپنے ناک میں تین بار پانی ڈال کر اسے صاف کرے کیونکہ شیطان رات بھر اس کے خیشوم میں رہتا ہے۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد۱	صفحہ۸۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد۱	صفحہ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸)	جلد۱	صفحہ۲۷۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۸۴)	جلد۱۰	صفحہ۲۹۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۸۴)	جلد۷	صفحہ۱۸۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۱	صفحہ۸۲
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح		

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلاثَ مَرّاتٍ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلیٰ خَیَاشِیْمِہٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہوتو اسے چاہیے کہ اپنے ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کراسے صاف کرے۔ کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات قیام کرتا ہے۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۱۲۱) جلد۳ صفحہ۱۱۹۹

قَالَ الْقَاضِی عَیَّاض رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی: یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ قَوْلُه، صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیَاشِیْمِهٖ عَلٰی حَقِیْقَتِهٖ فَاِنَّ الاَنْفَ اَحَدُ مَنَافِذِ الْجِسْمِ الَّتِی یُتَوَصَّلُ اِلَی الْقَلْبِ مِنْهَا لاَ سِیَّمَا وَلَیْسَ مِنْ مَنَافِذِ الْجِسْمِ مَالَیْسَ عَلَیْهِ غَلْق" سِوَاہ، وَسِوَی الاُذُنَیْنِ وَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لاَ یَفْتَحُ غَلْقًا وَجَاءَ فِی التَّثَاؤُبِ الاَمْرُ بِکَظْمِهٖ مِنْ اَجْلِ دُخُوْلِ الشَّیْطَانِ حِیْنَئِذٍ فِی الْفَمِ.(1)

ترجمة:

حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ شیطان سونے والے کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے، حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ خصوصی طور پر ناک جسم انسانی کے ان سوراخوں میں ہے جو دل تک جاتے ہیں۔ جسم کے سوراخوں میں سے سوائے ناک اور کان کے اور کوئی سوارخ نہیں جو پردہ کے بغیر ہو۔ اور حدیث پاک میں ہے شیطان بند پردہ نہیں کھولتا۔ جماہی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم اسی لیئے ہے کہ شیطان اس دوران منہ میں داخل نہ ہو جائے۔

(1) شرح صحیح مسلم از نووی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴

چہرے کا دھونا

عَنْ أبِی اُمَامَۃ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجُھَہ' ثَلَاثًا وَیَدَیہِ ثَلاثًا وَمَسَحَ بِرَأسِہٖ وَقَالَ: اَلاُذُنَان مِنَ الرَّأْسِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷)	جلد۱	صفحہ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۴)	جلد۱	صفحہ۲۴۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۱۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۸۷)	جلد۴	صفحہ۱۷۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۳)	جلد۷	صفحہ۱۶۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابواُمامۃ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے وضو فرمایا۔ پس حضور نے اپنے چہرہ انور کو تین بار دھویا اور اپنے بازوؤں کو تین بار دھویا اور اپنے سر کا مسح فرمایا اور فرمایا: اَلاُذُنَان مِنَ الرأسِ.

-☆-

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، قَالَ: رَأَیْتُ عَلِیّاً رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْھَہ‘ ثَلاثاً وَغَسَلَ ذِرَاعَیْہِ ثَلاثاً وَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاحِدَۃً.

ثُمَّ قَالَ: ھٰکَذَا تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی یعلیٰ نے بیان فرمایا: میں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو وضو کرتے ہوئے آپ نے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایسے ہی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تھا۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۱۱۵) جلد۱ صفحہ۴۱
قال الالبانی: صحیح

داڑھی کا خلال

عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلاَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَه، فَقِيْلَ لَه -اَوْقَالَ: فَقُلْتُ لَه- اَتَخَلَّلُ لِحْيَتَكَ؟ قَالَ: مَايَمْنَعُنِيْ؟ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- يُخَلِّلُ لِحْيَتَه.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹)	جلدا	صفحہ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹)	جلدا	صفحہ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلدا	صفحہ۲۴۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۹)	جلدا	صفحہ۱۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۴۶)	جلد۷	صفحہ۴۷۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۰)	جلد۷	صفحہ۱۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۴۳)	جلدا	صفحہ۳۶۹
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۶۴۵)		صفحہ۸۹

ترجمۃ الحدیث:

جناب حسان بن بلال کہتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا۔

میں نے ان سے عرض کی، کیا آپ داڑھی کا خلال بھی کرتے ہیں؟

اس پر آپ نے جواباً فرمایا: مجھے کونسی چیز ایسا کرنے سے روک سکتی ہے۔ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الترمذی:	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کے دوران اپنی داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ -يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ- أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَاتَوَضَّأَ اَخذَ كَفاً مِنْ مَاءٍ فَاَدْخَلَه' تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحُيَتَه' وَقَالَ: هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَوَجَلَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو ہتھیلی مبارک میں پانی لیتے پھر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل فرماتے اور اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے: عزت وجلال والے رب نے مجھے ایسے ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

-☆-

سنن ابن داود	رقم الحدیث (۱۴۵)	جلد۱	صفحہ ۶۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۵)	جلد۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۴۴،۵۴۵)	جلد۱	صفحہ ۳۶۹
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۲)	جلد۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیحہ		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۴۷)	جلد۱	صفحہ ۹۰

عَنْ اَبِی أَیُوْبِ الاَنْصَارِی: قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْیَتَهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے اپنے داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۴۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۴
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۵
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰)	جلد۱	صفحہ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۴)	جلد۱	صفحہ۱۹۱

بازوؤں کا کہنیوں سمیت اور پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا

عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَأَیْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَه‘ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَ غَسَلَ یَدَه‘ الْیُمْنٰي حَتّٰی أَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ ثُمَّ یَدَه‘ الْیُسْرٰی حَتّٰی أَشْرَعَ فِی الْعَضُدِثُمَّ مَسَحَ رَأْسَه‘. ثُمَ غَسَلَ رِجْلَه‘ الْیُمْنٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی السَّاقِ ثُمَ غَسَلَ رِجْلَه‘ الْیُسْرٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی السَّاقِ ثُمَ قَالَ:

هٰكَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ وَقَالَ،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْیُطِلْ غُرَّتَه‘ وَ تَحْجِیْلَه‘.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۶)	جلد۱	صفحہ۲۷۵
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
قال المحقق:	رواہ مسلم فی صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد۱	صفحہ۶۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۲)	جلد۱	صفحہ۱۲۴
فتح الباری		جلد۱	صفحہ۲۳۵

ترجمة الحديث:

جناب نعیم بن عبداللہ المُجمر بیان کرتے ہیں

میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا

آپ نے اپنے چہرہ کو دھویا تو خوب دھویا۔

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ (کہنی کے پار) بازو تک پہنچ گئے۔

پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ (کہنی کے پار) بازو تک پہنچ گئے۔

پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا

پھر آپ نے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ (ٹخنے کے پار) پنڈلی تک پہنچ گئے۔

پھر آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ (ٹخنے کے پار) پنڈلی تک پہنچ گئے۔

پھر ارشاد فرمایا: میں نے ایسے ہی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن وضو مکمل کرنے کے سبب ''غُرّ مُحَجَّلُوْن'' ہو یعنی تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہونگے۔

پس تم میں سے جو بھی اپنے چہرے اور ہاتھ، پاؤں کی چمک کو لمبا کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

مجمع الزوائد　رقم الحدیث (۱۸۳۶۴)　جلد ۱۰　صفحہ ۶۲۳

قال الھیثمی:　رواہ أبو یعلی ورجالہ رجال الصحیح

مسند ابی یعلی　رقم الحدیث (۳۹۸)　جلد ۴　صفحہ ۱۱۸

قال حسین سلیم اسد:　اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم

سر کا مسح

پورے سر کا مسح کرنا مسنون ہے اور سر کے چوتھائی حصہ کا مسح فرض ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا بھی سنت ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِي قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، ثُمَّ، غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِ هِمَا وَبَاطِنِهِمَا.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۱۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو کیلئے پانی پیش کیا گیا تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھویا

پھر آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین تین بار اپنے بازو دھوئے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں کانوں کے

ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا۔

-☆-

سر کے مسح کا طریقہ

عَنْ الْمِقْدَامِ بنِ مَعْدِيْكَرِب، قَالَ: رَأيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ فَلَمَا بَلَغَ مَسْحَ رَاسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلىٰ مَقْدَمِ رَأْسِهٖ فَأمَرَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفا، ثُمَ رَدَّهُمَا اِلىٰ الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَأمِنْه.

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ جب حضور سر کے مسح تک پہنچے تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر آپ ان ہتھیلیوں کو گردن کی گدی تک لے گئے پھر آپ نے انہیں واپس اسی جگہ (سر کے اگلے حصہ تک) لے آئے جہاں سے آپ نے مسح شروع فرمایا تھا۔

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۱۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو : أَنَ رَجُلاً اَتٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ الطُّهُوْرُ؟

فَدَعَا بِمَاءٍ فِی إنَاءٍ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثَلاثًا، ثُمَ غَسَلَ وَجْهَه' ثَلاثًا ثُم غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ ثَلاثًا، ثُمَ مَسَحَ بِرَأسِهٖ فَأَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ السَبَّاحَتَیْنِ فِی اُذُنَیْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَیْهِ عَلٰی ظَاهِرِ اُذُنَیْهِ وَبِالْسَبَّاحَتَیْنِ بَاطِنَ اُذُنَیْهِ ثُم غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا ثُم قَالَ: هٰکَذا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلَی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أسَاءَ وَظَلَمَ اَوْ ظَلَمَ وَاَسَاءَ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلدا	صفحہ ۶۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلدا	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلدا	صفحہ ۱۱۰
صحیح سنن انسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلدا	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲)	جلدا	صفحہ ۲۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کا طریقہ کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا برتن منگوایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے

پھر اپنے چہرہ انور کو تین مرتبہ دھویا

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
شرح السنة للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	اسنادہ عندھم جمیعاً حسن		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۸۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر ولہ فی الصحیح حدیث غیر ھذا		

پھر اپنے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے

پھر اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا

تو آپنے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کردیں اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے کانوں کے ظاہر کا مسح فرمایا اور شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے باطن کا مسح فرمایا۔

پھر اپنے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے پھر ارشاد فرمایا

وضو ایسے ہوتا ہے جس نے اس پر زیادتی کی یا کمی کی (یعنی زیادتی یا کمی کو سنت سمجھا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَسَحَ أُذُنَيْهِ وَادْخَلَهُمَا بِالسَّبَاحَتَيْنِ وَخَالَفَ اِبْهَامَيْهِ اِلىٰ ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِر هِمَاوَبَاطِنَهِمَا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۶
قال الالبانی:	حسن صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے داخل کا اپنی شہادت کی انگلیوں سے مسح فرمایا اور آپ نے اپنے دونوں کانوں کے ظاہر کا اپنے انگوٹھوں سے مسح فرمایا پس آپ نے اپنے کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح فرمایا۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۴)	جلد ا	صفحہ ۱۶۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ا	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ا	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ا	صفحہ ۹
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ا	صفحہ ۱۸

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ: وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، زَادَ هِشَامٌ": وَاَدْخَلَ اَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت مقدام بن معدیکرب فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور آپ نے اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں بھی داخل فرمائیں۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۹
قال المحقق:	وھو حدیث حسن بشواھدہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۱۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِبْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِی، يَذْكُرُ أَنَّه رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ وُضُوْئَه وَقَالَ: وَمَسَحَ رَأْسَه بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا ذکر کیا اور فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کا مسح کیا (نئے پانی سے کیا) ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے نہیں کیا اور اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۱۲۰) جلد ۱ صفحہ ۴۳
قال الالبانی: صحیح

ناصیہ پر مسح

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے ہاں اگر سر کے اگلے حصے کا مسح کر لیں گے تو اس سے فرض ادا ہو جائے گا۔

عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ وَعَلٰى عَمَامَتِهٖ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۲۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۸
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الترمذی:	حدیث المغیرہ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۱۴)	جلد ۸	صفحہ ۴۸۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الحاکم:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفین پر مسح فرمایا اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر اور اپنی دستار مبارک پر مسح فرمایا۔

-☆-

یعنی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرمانے لگے تو آپ نے دستار مبارک زیب تن فرمائی تھی تو جب سر کا مسح کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دستار اتاری نہیں بلکہ دستار تھوڑی سی پیچھے کر دی جس سے سر کا اگلا حصہ ننگا ہو گیا پھر آپ نے مسح فرمایا تو سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک دستار کے اوپر بھی پھیر دیا۔

عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ-رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ-

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ. فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلٰى عَمَامَتِهِ وَعَلٰى الْخُفَّيْنِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۲۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الترمذی	حدیث المغیرۃ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا: آپ نے ناصیہ (سر کے اگلے حصہ) پر مسح فرمایا عمامہ پر مسح فرمایا اور خُفَّین پر مسح فرمایا۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۴۹۴)	جلد ۸	صفحہ ۴۷۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۵۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

سنن النسائی کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهٖ وَعِمَامَتِهٖ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح فرمایا، عمامہ پر مسح فرمایا اور خفین پر مسح فرمایا۔

-☆-

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ا	صفحہ ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ا	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

ترجمة الحديث:

جناب نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سر کا مسح فرماتے تو سر سے ٹوپی اتار دیتے اور سر کے اگلے حصہ کا مسح فرماتے۔

-☆-

نَاصِیہ کا معنی:

ناصیہ کا عموماً معنی پیشانی کیا جاتا ہے حالانکہ پیشانی چہرے کا حصہ ہے سر کا حصہ نہیں۔ اسلیئے ناصیہ کا صحیح معنی سر کا اگلا حصہ ہے۔ ملاحظہ ہو

عمدۃ الحفاظ میں ناصیۃ کا معنی لکھتے ہیں

اَلنَّاصِيَةُ : مُقَدَّمُ الرَّأْسِ، وَهِيَ قُصَاصُ الشَّعْرِ[1]

سنن الدارقطنی　رقم الحدیث (۳۷۱)　جلد ۱　صفحہ ۱۱۲

قال مجدی بن منصور: اسنادہ حسن

سنن الکبری للبیہقی　رقم الحدیث (۲۸۵)　جلد ۱　صفحہ ۱۰۱

(۱) عمدۃ الحفاظ: ۴/۲۱۴

ناصیہ: سر کے اگلے حصہ کو کہتے ہیں اور بال اگنے کی منتہا ہے۔

مجمع بحار الانوار میں ہے

(النَّاصِيَةُ)هِيَ الشَعْرُ الْمُسْتَرْسِلُ فِي مُقَدَّمِ الرَّأْسِ۔[1]

ناصیہ سر کے اگلے حصے کے لٹکتے بالوں کو کہتے ہیں۔

المعجم الوسیط میں ہے

اَلنَّاصِيَةُ : مُقَدَّمُ الرَّأْسِ

: شَعْرُ مُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِذَاطَالَ۔[2]

ناصیہ کے دو معنیٰ ہیں

۱۔ سر کا اگلا حصہ

۲۔ سر کے اگلے حصہ کے بال جب لمبے ہو جائیں۔

امام النُّحاۃ خلیل لکھتے ہیں

اَلنَّاصِيَةُ : قُصَاص" مِنَ الْشَّعْرِفِي مُقَدَّمِ الرَّأْسِ۔[3]

سر کے اگلے حصہ میں بالوں کے اگنے کی جگہ کو ناصیہ کہتے ہیں۔

(۱) مجمع بحار الانوار: ۴/ ۷۳۸

(۲) المعجم الوسیط: ۲/ ۹۲۸

(۳) کتاب العین: ۷/ ۱۵۹

پاؤں دھونا

وضو میں پاؤں دھونا بھی فرض ہے۔

گزشتہ صفحات میں وضو کے بیان میں پاؤں دھونے کے متعلق متعدد احادیث مقدسہ گزر چکی ہیں۔ انہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

اس سلسلہ میں ایک دو چیزیں خصوصیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہیں انہیں پیش نظر رہنا چاہیے۔

انگلیوں کا خلال

عَنِ الْمَسْتَوردِ بْنِ شِدَادٍ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَیَدلُکُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ بِخِنْصَرِہٖ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ا	صفحہ ۲۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ا	صفحہ ۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ا	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحديث:

مستورد بن شداد بیان فرماتے ہیں

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضوفرماتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اپنی خِنصَر (ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) سے ملتے تھے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۳۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۲۵۶)	جلد ۸	صفحہ ۳۷۶

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الاَصَابِعِ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۱۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۳۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک	رقم الحدیث (۶۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو وضو کو عمدہ طریقہ سے مکمل کرو اور اپنی انگلیوں میں خلال کرو۔

وضو میں صرف پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہی نہیں بلکہ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۴)	جلد۳	صفحہ۳۳۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ جید وھو حدیث صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۱۵
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۸۰)	جلد۱	صفحہ۲۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد۱۹	صفحہ۲۱۵
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۸۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۳۳)	جلد۱۲	صفحہ۵۴۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۱۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد۷	صفحہ۱۸۵

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَاتَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَیْنَ اَصَابِعِ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۳۰۶)		جلد ۳	صفحہ ۲۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۶۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔

ایڑیاں دھونا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ – وَكَانَ يَمُرُّبِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ – قَالَ: اَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَاِنَّ اَبَاالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ " لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۳۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۸۷)	جلد ۹	صفحہ ۴۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	حدیث ابی ہریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا۔ آپ ہمارے قریب سے گزر رہے تھے اور لوگ مِطھرہ سے وضو کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: وضو مکمل کرو۔

حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

اَلمِطْهَرَةُ : بِكَسْرِ الْمِيمِ وَفَتْحِهَا، كُلُّ اِنَاءٍ يُتَطَهَّرُ بِمَائِهٖ.[1]

مِطھرہ میم کے کسرہ سے اور مَطھرہ میم کے فتح سے۔ ہر اس برتن کو کہا جاتا ہے جس کے پانی سے وضو کیا جائے۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۹۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۷)	جلد۱	صفحہ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۲۲)	جلد۶	صفحہ۵۲۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

(۱) تعلیق صحیح مسلم از الدکتور موسیٰ شاھین لاشین وصاحبہ: ۲۷۳/۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَآءٍ بِالطَّرِيْقِ. تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَالْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۹۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۳۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آرہے تھے۔ راستہ میں ہم پانی کے قریب پہنچے۔ ہم میں سے کچھ افراد نے صلاۃ عصر کیلئے جلدی کی پس انہوں نے وضو کیا اور وہ بڑی جلدی میں تھے پھر ہم بھی ان تک پہنچ گئے تو دیکھا ان کی ایڑیاں خشک تھیں۔ انہیں پانی نے مس تک نہ کیا تھا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

اپنا وضو مکمل کرو۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۹۷) جلد۱ صفحہ۳۶

قال الالبانی: صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۱۰۳) جلد۶ صفحہ۵۰۱

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الدارمی رقم الحدیث (۷۰۶) جلد۱ صفحہ۱۹۲

امام ترمذی رحمہ اللہ کی ایک روایت ملاحظہ ہو

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : وَقَدْرُوِىَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: وَيْلٌ'' لِلاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

امام ابو عیسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

وضو کرتے ہوئے خشک رہ جانے والی ایڑیوں اور خشک رہ جانے والے پاؤں کے تلووں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۴۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۹۷)	جلد۱	صفحہ۳۸۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد۱	صفحہ۸۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
السنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۳۱۲)	جلد۱	صفحہ۹۹
قال مجدی بن منصور:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۲۳۷)	جلد۱۳	صفحہ۴۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۳۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۸
قال الھیثمی:	ورجال احمد والطبرانی ثقات		

عَنْ جابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّ رَجُلاً تَوَضَّأَ فَتَرَکَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰی قَدَمِہٖ فَاَبْصَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَکَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّی.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۲۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

ایک آدمی نے وضو کیا تو اس نے پاؤں دھوتے ہوئے اپنے پاؤں پر ایک ناخن کی مقدار جگہ کو چھوڑ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لوٹ جاو، اپنا وضو مکمل کرو

وہ آدمی لوٹ گیا (وضو مکمل کر کے آیا) پھر اس نے صلاۃ ادا کی۔

-☆-

امام مسلم نے اس حدیث پاک کو "بَاب" وَجوبُ اِسْتِيْعَابِ جَمِيْعِ اَجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ" باب "محل طھارت کے تمام اجزاء کو وضو کرتے وقت گھیرنے کا وجوب" میں ذکر کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کے ضمن میں لکھتے ہیں

فِی ھٰذَاالْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ تَرَکَ جُزْءً یَسِیراً مِمَّایَجِبُ تَطْهِيْرُه، لاَ تَصِحُّ طَهَارَتُه، وَھٰذَا مُتَفَق "عَلَيْهِ.

اس حدیث پاک سے یہ بات بالکل عیاں ہوئی کہ جن اعضاء کو وضو میں دھونا واجب ہے اگر ان میں سے معمولی حصہ بھی چھوڑ دیا تو اس کا وضو نہیں ہوگا۔ اس بات پر ائمہ کا اتفاق ہے۔

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأى رَجُلاً يُصَلِّيْ وَفِي ظَهْرِقَدَمِهٖ لَمْعَة" قَدْرَالدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبهَا الْمَاءُ فَأمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاةَ.

ترجمة الحديث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو صلاۃ (نماز) پڑھتے دیکھا تو اس کے ظہر قدم میں درھم کے مطابق چمک تھی جسے وضو کرتے وقت پانی نہیں پہنچا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وضو اور صلاۃ (نماز) کا اعادہ کرے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۴۳۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵۵۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۴۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

وضو کا بچا ہوا پانی پینا

عَنْ اَبِیْ حَیَّةَ قَالَ: رَأَیْتُ عَلِیًّا –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ– تَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ حَتّٰی اَنْقَاھُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَیْہِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ مَرَّةً: ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُھُوْرِہٖ فَشَرِبَہٗ وَھُوَ قَائِمٌ". ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُھُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۴۶۱
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

ابن حیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے یہاںتک کہ انہیں بالکل صاف کر دیا

پھر تین مرتبہ کلی فرمائی اور

تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کر دیا اور

اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا

اپنے دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے

اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا

پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے آپ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔

پھر ارشاد فرمایا: میں نے ایسا اس لیئے کیا ہے کہ میری خواہش تھی کہ تمہیں دکھاؤں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کیسے کیا کرتے تھے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۵۳) جلد۱ صفحہ۱۲۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۴۶) جلد۲ صفحہ۵۱

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُدّامَ اَنْفُسِنَا فَنَتَنَاوَبُ الرِّعْيَةَ – رِعْيَةَ اِبِلِنَا – فَكُنْتُ عَلٰى رِعْيَةِ الاِبِلِ، فَرُحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَاسَ فَسَمِعْتُه يَقُوْلُ:

مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ

قَالَ: فَقُلْتُ: مَااَجْوَدَ هٰذَا!

فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدَ

فَنَظَرْتُ فَاِذَاهُوَعُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ: مَاهُوَ يَااَبَاحَفْصٍ!

قَالَ اِنَّه قَالَ اٰنِفاً، قَبْلَ اَنْ تَجِيْئَ

مَامِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوْئِهٖ.

اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ وَحْدَه لاشَرِيْكَ لَه وَأنَّ مُحمداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه.

اَلا فُتِحَتْ لَہ' اَبْوَابُ الْجَنَةِ الثَّمَانِیَةُ لَہ' یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ہم خود ہی فرائض خدمت

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ قوی رجالہ رجال مسلم		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۴۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال المحقق:	لفظ حدیث ابن مہدی رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۱۴)	جلد ۷	صفحہ ۳۰۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۲

سرانجام دیتے تھے، ہم باری باری اونٹ چراتے تھے۔

ایک مرتبہ میں اونٹ چرا رہا تھا

میں شام کو اونٹ چرا کر واپس آیا، میں جس وقت پہنچا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔

میں نے سنا آپ ارشاد فرمارہے تھے۔

تم میں سے جس نے نہایت احسن طریقے سے وضو کیا پھر اس نے دو رکعت نفل ادا کیئے اور وہ دو رکعت قلب وقالب سے اللہ کی جانب متوجہ ہو کر ادا کیں تو اس نے اپنے لیئے جنت کو واجب کر لیا۔

میں نے کہا: کیا عمدہ بات ہے!

ایک آدمی نے کہا: جو بات اس سے پہلے تھی وہ اس سے بھی افضل و برتر تھی۔

میں نے دیکھا وہ حضرت عمر بن خطاب تھے۔

میں نے عرض کی: یا ابا حفص! وہ کیا بات تھی؟

انہوں نے فرمایا: ابھی ابھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے آنے سے پہلے بیان فرمائی ہے

تم میں سے جو بھی احسن طریقے سے وضو کرے پھر جب وہ وضو مکمل کر چکے تو کہے

اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ:
.اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه‘ وَرَسُوْلُه‘ فُتِحَتْ لَه‘ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلدا	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلدا	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث(۹۶)	جلدا	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۸۵)	جلدا	صفحہ ۱۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۰۶۰۹)	جلد۸	صفحہ ۸۹
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۱۷۰)	جلدا	صفحہ ۷۵
سنن الدارمی	رقم الحدیث(۷۱۶)	جلدا	صفحہ ۱۹۶
جامع الاصول	رقم الحدیث(۷۰۱۷)	جلد۹	صفحہ ۳۷۲

ترجمة الحديث:

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا، وضو مکمل کرنے کے بعد کہا

اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلااللّٰهُ، وَاَشْهَدُأنَّ مُحَمَداً عَبْدُه‘ وَرَسُوْلُه‘

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں)

تو ایسے خوش نصیب کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَابَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : من تَوَضَّأ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُم قَالَ:

اَشْھَدُاَنْ لا اِلٰہَ اِلا اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لہ، وَاَشْھَدُأنَّ مُحَمَداً عَبْدُہ وَرَسُوْلُہ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

فُتِحَتْ لَہ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابِ الْجَنَۃِ، یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَاشَاء.

سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث(۹۶)	جلد۱	صفحہ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۸۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۰۶۰۹)	جلد۸	صفحہ۸۹
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۱۷۰)	جلد۱	صفحہ۷۵
سنن الدارمی	رقم الحدیث(۷۱۶)	جلد۱	صفحہ۱۹۶

ترجمة الحديث:

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس آدمی نے وضو کیا پس احسن طریقے سے وضو کیا پھر درج ذیل کلمات کہے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے ان دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ وَحْده لاشَرِيْکَ لَه، وَاَشْهَدُأنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والے افراد سے کردے اور مجھے طیب وطاہر رہنے والے افراد میں سے کردے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۷)	جلد۹	صفحہ۳۷۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ

عَنْ حُمْرَانَ، أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ، فَغَسَلَهَاثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ:

مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِي هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، لَايُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، غَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵)	جلد۱	صفحہ۸۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵)	جلد۱	صفحہ۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۶۹)	جلد۵	صفحہ۲۳۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد۱	صفحہ۳۴۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت حُمران بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کا پانی منگوایا تو اس پانی کے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا۔

دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا

پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی والے برتن میں داخل کر دیا

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا

پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا

پھر اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا

پھر اپنے سر کا مسح فرمایا

پھر اپنے بازوؤں میں سے ہر پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا

پھر فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا ہے۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۶۰) جلد ۱ صفحہ ۳۴۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۲۲۰) جلد ۱ صفحہ ۸۰

قال المحقق: رواہ البخاری فی الصحیح عن ابی الیمان

السنن الدار قطنی رقم الحدیث (۲۶۷) جلد ۱ صفحہ ۸۵

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۳) جلد ۱ صفحہ ۴

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس وضو کر طرح وضو کیا پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں ادا کیں اوران رکعتوں میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

-☆-

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهْنِي، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ، وَوَجْهِهٖ. وَجَبَتْ لَهٗ الْجَنَّةُ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلدا	صفحہ۱۱۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلدا	صفحہ۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۹۰۶)	جلدا	صفحہ۳۴۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۹۰۶)	جلدا	صفحہ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۴)	جلدا	صفحہ۲۶۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۱۴)	جلد۷	صفحہ۳۰۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۹۱)	جلد۱۳	صفحہ۲۵۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلدا	صفحہ۳۴۰

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے ظاہر و باطن سے متوجہ ہوا تو اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔

وضو کا پانی بطور تبرک

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَاجُحَيْفَةَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهٖ، فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ. فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنْزَةٌ".

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۵۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۷۹۹)	جلد ۹	صفحہ ۹۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۹

ترجمة الحديث:

حکم بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جُحَیفہ -رضی اللہ عنہ- کو سنا

آپ فرمارہے تھے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کو ہمارے ہاں تشریف لائے، پس لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی لیتے جاتے تھے اور اپنے اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ظہر کی دو رکعتیں اور صلاۃِ عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زمین میں نیزا گڑا ہوا تھا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِی مُحَمَّدُبْنُ الرَّبِيعِ قَالَ:

وَهُوَالَّذِیْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهٖ وَهُوَغُلامٌ'' مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُروَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِه' يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَه':اِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلىٰ وَضُوْئِهٖ.

ترجمة الحديث:

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت محمد بن الربیع نے بیان فرمایا:

صحیح البخاری رقم الحدیث(١٨٦) جلد١ صفحہ٨١

یہ وہی محمد ہیں جب یہ چھوٹے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کنویں کے پانی میں کلی فرمائی اور کلی کا پانی ان کے چہرے پر پھینک دیا۔

اور عروہ نے اس حدیث کو مسور وغیرہ سے روایت کیا ہے۔اس حدیث کے دونوں راوی ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تھے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم حضور کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو بطور تبرک حاصل کرتے تھے اور اس پر اس درجہ حریص تھے کہ) قریب تھا کہ اس متبرک پانی کے حصول میں آپس میں لڑ پڑتے۔

-☆-

وضو کا متبرک پانی مریض پر ڈالنا

عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِراً یَقُوْلُ:

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِی، وَاَنَامَرِیْضٌ" لا اَعْقِلُ – فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِہٖ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! لِمَنِ الْمِیْراثُ؟ اِنَّمَا یَرِثُنِی کَلَالَۃ"، فَنَزَلَتْ آیَۃُ الْفَرَائِضِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا (بیماری اتنی شدید تھی کہ) میری عقل جاتی رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا تو مجھے ہوش آ گیا۔

تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! (اگر میرا انتقال ہو جائے تو) میری میراث کس کو ملے گی اِنَّمَا یَرِثُنِی کَلَالَۃ" تو اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

–☆–

صحیح البخاری　رقم الحدیث (۱۹۱)　جلد۱　صفحہ۸۲

عَنِ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ—رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ—يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ"، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ

ثُمَ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ، فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الحَجْلَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

میری خالہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدمت اقدس میں لے گئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور میرے لیئے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔

پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کی زیارت کی جو مسہری کے بٹن کی طرح چمک رہی تھی۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۷)	جلد۱	صفحہ۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۴۵)	جلد۴	صفحہ۵۰۲

مساجد کی آبادکاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اَمَّابَعْدُ :-

مساجد، بیوت اللہ ہیں۔ دین اسلام کا شعار ہیں۔ اھل اسلام کی اجتماعی عبادت کا مقام ہے۔ اللہ ذوالجلال کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے ایمان کو قوت وجلا بخشنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں ذکر وفکر کا اپنا مقام ہے۔ اھل ایمان شروع دن سے مساجد سے الفت و پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے گھر کو اپنے گھروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد سے دلی لگاؤ کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنے ارشادت پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِيْباً فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا اللہ کا حکم ماننا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

وَمَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کرلی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : مَااَمَرْتُکُمْ بِہٖ فَخُذُوْہُ وَمَانَھَیْتُکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا.

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱) — جلد۱ — صفحہ۲۵
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے کرگزرو اور جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ ۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد۱	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۵۰)		جلد۲	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۹۲)	جلد۹	صفحہ ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۰۴)	جلد۹	صفحہ ۴۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹)	جلد۱	صفحہ ۳۲۹
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ ۲۲۰
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد۲	صفحہ ۴۷۷

مساجد کی تعمیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے اور اس حکم پر عمل کرنا عین سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ جب مسجد کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو یقیناً یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوا کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ا	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ا	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
قال الترمذی:	وھذا اصح من الحدیث الاول		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ا	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد ا	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ا	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۴۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

جہاں بھی چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے تاکہ ان گھروں کے باسی اجتماعی طور پر عبادت الٰہیہ کا لطف لے سکیں اور پانچوں وقت مسجد سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ یہ آذان کی آواز جہاں جہاں بھی جاتی ہے باعثِ برکت ورحمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ہر اہل ایمان کے گھر کو مصدرِ خیرات وبرکات بنائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوعَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِیُّ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاءُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ ان یُصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْهُ الصَّلَاةُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ

یَابَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ

قَالُوا! لَاوَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

فَقَالَ اَنَس " وَکَانَ فِیْهِ مَااَقُوْلُ لَکُمْ قُبُوْرُالْمُشْرِکِیْنَ وَفِیْهِ خَرِب" وَفِیْهِ نَخْل" فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ یَقُوْلُ

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرُ الآخِرَۃ

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد ا	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۴۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۶۷
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
فتح الباری		جلد ا	صفحہ ۵۲۴
اتحاف السادہ المتقین		جلد ۶	صفحہ ۴۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد ۶	صفحہ ۹۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ا	صفحہ ۴۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ا	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ا	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۳)	جلد ا	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ا	صفحہ ۴۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنوعمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں حمائل کیے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمالیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو

انہوں نے عرض کی

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رھتی ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لاخَیْرَ اِلّاخَیْرُ الآخِرَۃ

فَاغْفِرِالْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مھاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّجَّارِ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ" وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِيْنَ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : ثَامِنُوْنِيْ بِهٖ قَالُوا : لَانَأْخُذُلَهٗ ثَمَناً اَبَداً قَالَ : فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَبْنِيْهِ وَهُمْ يُنَاوِلُوْنَهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اَلَا اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۲
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد۱	صفحہ۴۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کی جگہ بنونجار کی ملکیت تھی جس میں کچھ کھجور کے درخت اور مشرکین کی چند قبریں تھیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار سے فرمایا

اس خطہ زمین کو میرے ہاتھ بیچ دو

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (ہم یہ قطعہ زمین آپ کو دیتے ہیں لیکن) اس کی قیمت کبھی بھی نہیں لیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس جگہ) مسجد بنا رہے تھے اور صحابہ کرام حضور کو اینٹیں وغیرہ پکڑا رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

اَلاَ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَة

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

سن لیجئے! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اے اللہ! انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ (نماز) ادا فرما لیتے تھے۔

جنت میں گھر

قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمار ہے تھے جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۶
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۵۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۷ عن اسماء بن یزید
قال محمد حسن محمد:	حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۲۴	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۷۸۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۸۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال محمد احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

مسجدیں اسلام کی عظمت کا نشان ہیں اور سلطنت اسلامیہ کی پہچان ہیں۔ اسلام کے اہم رکن صلاۃ کی ادائیگی کی جگہ ہیں اس لیئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعمیر کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر جس شان سے بھی کیا جائے جس اہتمام سے کیا جائے اللہ وحدہٗ لاشریک اس سے بہتر شان سے اس ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر الٰہی کی متعدد صورتیں ہیں اس کی ہر صورت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر اپنی رحمتیں فرماتا ہے۔

مساجد کی تعمیر بھی اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر تعمیر ہوا اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس سے بہتر اس مسجد بنانے والے کا ذکر کرتا ہے اس بندہ نے تو اس عالم ناپائیدار میں اس عارضی جہاں میں اللہ کا گھر (مسجد) کو بنایا تو جواباً اللہ تعالیٰ باقی اور دائمی جہاں میں اس کیلئے گھر بناتا ہے۔

مسجد بنانے کی غرض وغایت ذکر الٰہی ہوتی ہے کہ ایک بندہ مومن ایک پاک وصاف جگہ میں دل جمعی کے ساتھ اللہ کو یاد کر سکے صلاۃ باجماعت ادا کر سکے اور زندگی کی چند سانسیں علیم وخبیر کے گھر میں گزار سکے۔

ایک اور حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

تعمیر مسجد کا مدعا ہی یہ ہے کہ اس میں ذکر الٰہی ہو۔ خالق و مالک کو یاد کیا جا سکے۔ تعمیر مسجد میں اسی چیز کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ ہاں جس مسجد کی تعمیر کی غرض ذکر الٰہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس میں روک دیا جائے ہو تو اپنی جگہ صورۃً تو مسجد ہی ہے لیکن حقیقۃً مسجد کی برکات سے خالی ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	صحیح		
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۰)		صفحہ ۹۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
سنن النسائی (عن عمرو بن عبسۃ) / رقم الحدیث (۶۸۴)		جلد ۲	صفحہ ۳۴

اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو جو مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں انہیں ظالم ترین کہا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا.

اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ جو اللہ کی مساجد میں ذکر الٰہی سے منع کرتا ہے اور ان مساجد کو بے آباد کرنے کی سعی میں مصروف ہو۔

یقیناً وہ آدمی بڑا بدنصیب ہے جو مساجد میں ذکر الٰہی کرنے سے روکتا ہے اور مساجد کی آبادکاری میں رکاوٹ بنتا ہے اور یقیناً وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور مساجد آباد کرنے کی مقدور بھر سعی کرتا ہے۔ اگر رکاوٹ ڈالنے والا ظالم ترین آدمی ہے تو لامحالہ اس کو آباد کرنے والا اس کی رونقیں دوبالا کرنے والا یقیناً خوش قسمت ترین شخص ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً قَدْرَ مَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ.

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد۲	صفحہ۶۱۳
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۳۱۰
مجمع الزوائد		جلد۲	صفحہ۱۰
قال:	رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر ورجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۰)	جلد۴	صفحہ۴۹۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۱)	جلد۴	صفحہ۴۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اگرچہ قطا کے گھونسلہ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کسی کام میں قلت وکثرت نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر میں اخلاص وللّٰہیت ہوتا ہے ایک آدمی خلوص دل سے اللہ کا گھر بناتا ہے مسجد تعمیر کرتا ہے اگرچہ وہ مسجد حجم کے اعتبار سے کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو کریم ورحیم اللہ اسے ضرور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

اس حدیث پاک میں پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بنانے کا ذکر ہے تو شارحینِ حدیث پاک نے اس کی دو توجیہیں کی ہیں:

۱۔ اس سے مقصود مبالغہ ہے کیونکہ گھونسلہ کے برابر مسجد ہوتی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے اگرچہ تو مختصر ترین مسجد بنائے اس بات کا غم نہ کھا کہ تو محروم رکھا جائے گا بلکہ یقین رکھ کہ تیرے لیئے بھی جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا۔ اگر وسیع وعریض مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں محل تیار ہے تو مختصر اور چھوٹے رقبے پر تعمیر کرنے والے کیلئے بھی محل تیار ہے۔

۲۔ گھونسلہ کے برابر کہہ کر ان افراد کو بھی جنت میں گھر کی نوید سنائی گئی ہے جو پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتے بلکہ چند افراد مل کر ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں اگر کوئی خلوص سے ایک اینٹ بھی تعمیر مسجد میں صرف کرے گا وہ بھی اللہ کی جناب سے امیدوار رہے کہ اسے بھی جنت میں گھر ملے گا۔

عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کیلئے قطا پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد۲	صفحہ۶۱۴
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۱۸۷۸)	جلد۲	صفحہ۵۱۱
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)	جلد۳	صفحہ۱۱۵
المطالب العالیۃ ابن حجر عسقلانی / رقم الحدیث (۳۵۲)		جلد۱	صفحہ۹۹
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۱)		صفحہ۹۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

اس حدیث پاک میں ہے جو گھونسلہ یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بناتا ہے اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بندہ پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتا بلکہ اس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ مسجد تعمیر کر سکے لیکن اس کے دل میں تڑپ اور امنگ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے اس کیلئے خزانوں کے منہ کھول دے تو وہ ضرور اس کا گھر تعمیر کرے گا لیکن فی الوقت اسے کھانے کیلئے روٹی بھی میسر نہیں اپنی اولاد کیلئے چند نوالوں کا رزق تلاش کرنا اس کیلئے ایک مسئلہ ہے تو ایسا شخص اگر کسی جگہ تعمیر ہونے والی مسجد میں بالکل معمولی رقم دیتا ہے تو وہ بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کچھ اس اضافہ کے ساتھ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفَرَ بِئْرَمَاءٍ لَمْ یَشْرَبْ مِنْهُ کَبِدُ حَرِیٍّ مِنْ جِنٍّ وَلَا اِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ اِلاَّ جَازَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ بَنٰی مَسْجِداً کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے پانی کا کنواں کھدوایا تو اس سے جن وانس اور پرندہ کے کسی گرم جگر نے پانی پیا (پیاسے نے پیاس بجھائی) تو اللہ اسے قیامت کے دن اجرعطا فرمائے گا۔ جس نے مسجد بنائی قطاہ کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۲	صفحہ۶۱۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۱)	جلد۶	صفحہ۲۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۶
سنن الترمذی مختصراً	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد۲	صفحہ۱۳۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۹

قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک کو وسعت دیکر ازسرنو تعمیر کیا تو جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں تو آپ نے فرمایا: تم نے کچھ زیادہ ہی باتیں کرلی ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے: جس نے کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

ان احادیث مبارکہ میں تعمیر مسجد میں اجروثواب کے ذکر کے ساتھ ''للہ'' کا لفظ آیا ہے اور بعض جگہ '' يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ '' کے الفاظ مبارکہ آئے ہیں تو اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ تعمیر وبنائے مسجد میں عرض وغایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو ظاہری نام ونمود اور ریاکاری کا دخل نہ ہو۔

ہاں وہی کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت خالص ہو اور جو نیک کام کیا جائے اور اس کے کرنے والا حسن نیت کی دولت سے مالا مال ہو تو وہ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

کام یقیناً آخرت میں ثمر آور ہوا کرتا ہے اور اسکے کرنے کے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔

خلوص وللّٰہیت سے کیے گئے کام میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔

سیدالطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی سنیئے

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّةٍ حَسَنَةٍ فَتَحَ اللّٰہ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّةٍ سَیِّئَةٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخِذْلَان مِنْ حَیْثُ لَایَشْعُرُ۔[1]

جس خوش نصیب نے اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دے گا اور جس نے اپنی ذات پر نیتِ سیئہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے وہاں سے کھولے گا جہاں اس کو شعور تک نہ ہوگا۔

سلطان الاولیاء الکاملین عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خلوص وللّٰہیت سے مساجد سے محبت کی اور انکی تعمیر و بناء میں دلچسپی لی کہ اج انکی اولاد امجاد کثرھم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے توفیق کے یوں دروازے کھول دیے کہ آزاد کشمیر کا علاقہ خوبصورت اور آباد مساجد سے جگمگا اٹھا۔

بات کشمیر تک نہ رہی بلکہ توفیق الٰہی سے پاکستان کے کئی شہروں میں مساجد تعمیر ہوئیں بلکہ دیار غیر میں اللہ کے گھروں کی تعمیر و بناء جاری وساری ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

---

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۱/۸٦

صدقہ جاریہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمؤمِنَ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ اَوْوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرِثَهٗ اَوْمَسْجِداً بَنَاهُ اَوْ بَیْتاً لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْنَهْراً اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن اعمال اور جن حسنات (نیکیوں) کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں سے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۲)	جلد۱	صفحہ۱۴۶
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۰)	جلد۱	صفحہ۹۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۴۹۰)	جلد۴	صفحہ۱۲۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		

۱۔ علم جس کی اس نے کسی اور کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا۔

۲۔ نیک اولاد کو چھوڑا۔

۳۔ قرآن کریم جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا۔

۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔

۵۔ مسافروں کیلئے کوئی رہائش گاہ تعمیر کی۔

۶۔ نہر جاری کی یا

۷۔ صدقہ جسے اس نے اپنی زندگی میں زمانہ صحت میں اپنے مال سے نکال دیا۔

ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیئے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجر وثواب مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْماً عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ:

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاع عزیز ہے۔ اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔ علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب واخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲۔ وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔ صبح وشام

قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے ہیں طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں۔ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف وتالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے ان تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَداً صَالِحاً تَرَکَہُ:

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا گر وہ اس کا شکرادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ وخیرات کرے کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے غرباء ومساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

مُصْحَفاً وَرَّثَهٗ:

اولاد کو وراثۃً قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر و ثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِداً بَنَاهُ:

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روحیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کر دیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کر دیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجر و ثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے بچے اپنے سینے قرآن کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے گا اور قرآن کریم کی برکات سے اسے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے دین کا درس دیا جاتا ہے نامعلوم کتنے لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجر و ثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعۃ ادا کی جاتی ہے صلاۃ الجمعۃ میں اھل ایمان کی کثیر تعداد

شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہوجاتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند و برتر ہوتے رہیں گے۔

بَیْتاً لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ:

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھڑیاں آرام کرلیں۔اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی آئی ان کی تھکاوٹ دور اور ان کی پریشانی کا ازالہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالم برزخ کے سفر کو آسان کردے اس کی پریشانیاں ختم کردے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کر اسے راحت و آرام سے ہمکنار کردے۔

نَھْراً اَجْرَاہُ:

کوئی نہر کھدوا کر جاری کردی۔نہر جاری ہو تو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گا وہاں زندگی کے آثار ہونگے۔سبزہ ہوگا۔چرند و پرند اس سے مستفیض ہونگے انسان خود پیاس بجھائے گا اپنے کھیتوں کو سیراب کرے گا اور اپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جو بھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو اس کا اجر وثواب اس نہر جاری کرنے والے کو ہوگا اور اگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ:

زندگی میں اور حالت صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجر وثواب بھی مومن کو اس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط اس لیئے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے ورثاء کا ہوگیا ہے۔

تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَعَالَ فَخُطَّ لِیْ مَسْجِداً فِیْ دَارِیْ اُصَلِّی فِیْهِ وَذٰلِکَ بَعْدَمَاعَمِیَ فَجَاءَ فَفَعَلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جب انکی بینائی بالکل ختم ہوگئی اور وہ نابینا ہوگئے تو انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک آدمی کے ذریعے عرض پیش کی

حضور! تشریف لایئے میرے گھر میں مسجد کی جگہ کی نشان دہی فرمادیجئے کہ میں اس میں صلاۃ ادا کیا کروں۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (٦١٨) جلد١ صفحہ٢٣٣
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (٧٥٥) جلد١ صفحہ٤١١
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لے گئے تو حضور نے ان کی خواہش کے مطابق جگہ کی نشان دہی فرما دی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنھم کس درجہ فیروز بخت تھے کہ وہ اپنی ہر خواہش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا کرتے تھے اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ہی کرم فرمانا ہے اس لیئے وہ ان کی خواہشات کا خیال فرماتے اور انکی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نابینا ہو جاتے ہیں اب وہ مسجد آ جا نہیں سکتے۔ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں اور گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دینا چاہتے ہیں اس کیلئے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتجی ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا نبی اللہ! گھر قدم رنجہ فرمایئے اور خود نشان دہی فرما دیجئے کہ صلاۃ کہاں ادا کروں۔ حضور رحمۃ للعالمین کمال کرم نوازی سے انکے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ایک جگہ نشان لگا دیتے ہیں۔ یہ جگہ اس صحابی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

سبحان اللہ! وہ جگہ کس درجہ خیرات و برکات کا منبع ہوگی جس کی نشان دہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوگی اور اس مسجد کے انوار کا کیا عالم ہوگا جس کی حدود حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمائی ہونگی۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی مسجد بنانے کا ارادہ ہو تعمیر مسجد کا خیال ہو کسی صاحب نسبت بزرگ سے اسکی نشان دہی کروانی چاہیئے کیونکہ فیضانِ نبوت

کے امین یہ بزرگ جہاں جائیں گے وہ جگہ خیرات وبرکات کا مصدر بن جائے گی نیز اللہ کی رحمتوں سے اس جگہ مسجد بھی جلد پایۂ تکمیل تک پہنچے گی اور وہاں صلاۃ ادا کرنے کا کیف بھی دوچند ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ فِیْ بَيْتِیْ وَتُصَلِّیَ فِيْهِ قَالَ : فَاَتَاهُ وَفِی الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ هٰذِهِ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلّٰی وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ ابْنُ مَاجَه: اَلْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيْرُ الَّذِیْ قَدِاسْوَدَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری ایک پھوپھی صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ حضور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور میرے گھر

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦١٩)	جلد١	صفحہ٢٣٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٥٦)	جلد١	صفحہ٤١٢
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢٢٤٣)	جلد١٠	صفحہ٤١٥
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٩٨٠)	جلد١	صفحہ٢٦٥

میں صلاۃ ادا کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں چٹائیوں میں سے ایک چٹائی تھی۔ گھر کے ایک کونہ میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکاؤ کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ادا کی اور ہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی۔

امام ابو عبداللہ ابن ماجہ نے فرمایا:

اَلْفَحلُ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو چکی ہو۔

-☆-

عَنْ مَحْمُوْدِبْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ —وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَهُمْ— عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ —وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ شَهِدَ بَدْراً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ— قَالَ:

جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ وَاِنَّ السَّيْلَ يَأْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَاناً اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ اَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ مَااشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنْتُ لَهٗ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِنَارَكْعَتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ (یہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں عمر میں چھوٹے تھے لیکن) انہیں یاد رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول میں جو انکے کنویں میں تھا کلی فرمائی تھی یہ روایت فرماتے ہیں حضرت عتبان بن مالک السّالمی رضی اللہ عنہ سے جو اپنی قوم بنی سالم کے امام تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں (بھی) شریک ہوئے تھے نے فرمایا:

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۳۹۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۱
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۷۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۸۷
مسند ابی عوانہ		جلد ۱	صفحہ ۱۱

یارسول اللہ! میری بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے سیلاب کا ریلا آتا ہے جو میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اسکا عبور کرنا مجھ پر دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کرم نوازی فرمائیں میرے ہاں تشریف لائیں میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ ادا فرمادیں تو میں اسے جائے نماز (مسجد) بناؤں گا۔ (یارسول اللہ!) یہ کرم نوازی فرمادیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میں ایسا کروں گا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خوب دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اندر تشریف لانے کا عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیئے تمہارے گھر میں صلاۃ ادا کروں تو میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ صلاۃ ادا کیا کروں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کی پیچھے صف بنائی تو حضور نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر میں نے آپ سے کچھ وقت ٹھہرنے کی درخواست کی کھانا تناول کرنے کیلئے جوان کیلئے تیار کیا گیا تھا۔

-☆-

حضرت عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ ان خوش بخت صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں شرکت ایسا اعزاز ہے جو صحابہ کرام میں بھی اعلیٰ مقام دلا گیا ہے۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام ہیں۔ مسجد جا کر مصلی امامت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور امامت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

وقت گزرتے گزرتے ان کی بینائی چلی گئی انکے گھر اور انکی قوم کی مسجد کے درمیان وادی حائل ہے جب بارشیں ہوتیں تو وہ وادی پانی سے بھر جاتی اور انکے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ اب وہ مسجد جا نہیں سکتے اور اپنے گھر صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

فَتُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَاناً اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی:

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ساری عرضداشت عرض کرنے کے بعد یوں التجا کرتے ہیں

یارسول اللہ! میرے گھر تشریف لائے کسی جگہ صلاۃ ادا کر دیجئے وہ جگہ میری عبادت گاہ (مسجد) بن جائے گی۔

ہاں ہاں جہاں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگا کرتے ہیں جہاں حبیب رب العالمین سجدہ کیا کرتے ہیں وہ جگہ عشاقِ جمالِ نبوی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں وہ سجدے کر کے عجب کیف لیا کرتے ہیں وہاں پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ازلی سعادتوں کو سمیٹا کرتے ہیں۔

یہ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی التجا ہے اور صحابہ کرام کی التجائیں انکے اعمال خصوصاً غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اعمال اس امت کیلئے باعثِ حجت ہیں اور ان جیسی تمنا کرنا سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لجپال نبی ہیں وہ نسبتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلئے اور اپنی امت کیلئے ایک اسوۂ قائم کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تنہا نہیں جاتے بلکہ اپنے ساتھ سید

العشاق راز دان کاشانۂ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے جاتے ہیں۔

ایک جگہ پر صلاۃ باجماعت ادا فرماتے ہیں اور وہ جگہ اس صحابی رضی اللہ عنھم کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس عالم آب وگل میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل مبعوث فرمائے لیکن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب کا مقتدا و پیشوا بنایا۔ تاج سیادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور پر سجایا یوں ہی ان انبیاء ورسل کے امتیوں کو سرفراز فرمایا اور انبیاء ورسل کے امتیوں کو بہت بلند درجات سے نوازا لیکن اس خیر الامم کے جانثار اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقام ومرتبہ ہر نبی کے ہر امتی سے افضل وبرتر عطا فرمایا۔

تو اب غور کیجئے جس جگہ صلاۃ کی امامت کرنے والے رسولوں کے امام ہوں اس اس صلاۃ میں مقتدیوں کی صف میں خیر الامم کی سب سے افضل وبرتر ہستی موجود ہو تو وہ صلاۃ کس درجہ بلند مرتبہ عظیم الشان ہوگی۔

اس سے یہ درست عیاں ہوتا ہے کہ جب بھی مسجد کی تعمیر یا افتتاح ہو تو ان لوگوں سے اس کا افتتاح کروانا چاہیئے جو تقویٰ وورع میں اور اخلاص وللّٰہیت میں فائق وبرتر ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مساجد کی تعمیر میں حسن ونفاست

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَعُمُدُهٗ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْفِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بِنَائِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ وَفِيْ لَفْظٍ عُمُدَهٗ خَشَبًا وَغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَفِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقْفَهٗ بِالسَّاجِ وَفِيْ لَفْظٍ وَسَقْفُهُ السَّاجُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کچی اینٹوں اور لکڑی کی

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۵)	جلد۱	صفحہ۱۷۱

بنی ہوئی تھی اور اسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں کچھ بھی اضافہ نہ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ فرمایا۔ اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں اور لکڑی سے تعمیر کروایا اور اس کے ستوں دوبارہ بنائے۔

ایک روایت میں اس مسجد کے ستوں دوبارہ لکڑی کے بنائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کی دیواریں منقوش پتھروں اور چونے کی بنائیں اور اسکے ستون منقوش پتھروں کے بنائے اور اسکی چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی۔

اور ایک روایت میں ساگوان کو اس کی چھت بنایا۔

امام ابوداود فرماتے ہیں: اَلْقَصَّةُ کا معنی چونا ہے۔

-☆-

اللہ والے ہر دور میں تعمیر مسجد میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور اسکے حسن ونفاست کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی وہ مسجد سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ کچی اینٹیں اور لکڑی استعمال کی گئی اور اسکے ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک سے بالکل متصل اور بڑا اہم تھا جس میں ملت اسلامیہ کی ہچکولے

کھاتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنا تھا۔ جانشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ امت کی کشتی کو سنبھالا۔ اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک ایک فتنہ کو ابدی نیند سلا دیا یہ دور مبارک بڑا پُر بہار، اہم ہونے کے ساتھ مختصر تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے سوا دو سال بعد اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ اس مختصر اور مبارک دور میں مسجد نبوی میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں نہ آئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس مسجد کی طرف بھی توجہ دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں پر ہی اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد ہمایوں خیرات و برکات سے لبریز تھا۔ حضرت فاروق اعظم کے دور فتوحات کا ثمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنھم کے عہد مبارک میں بطریق احسن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس دور کو خوشحالی کا دور بنا دیا جہاں ظاہری طور پر بھی مسلمانوں کے پاس مال و متاع آ گیا۔ اس دور مبارک میں، دورِ امن وسکون میں مسجد بنوی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر اس میں وسعت کر دی گئی اور اسکی تعمیر میں، مسجد کی دیواروں میں پتھر استعمال کیا گیا وہ پتھر عام پتھر نہ تھا بلکہ نقش و نگار والا پتھر تھا اور چونا بھی استعمال کیا گیا۔ لکڑی کے ستونوں کی جگہ منقوش پتھروں کے ستون بنائے گئے اور چھت پر کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوان کی لکڑی استعمال کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ملت اسلامیہ کو ایک سبق دیا کہ اپنے دور کے مطابق مساجد میں نقش و نگار والے پتھر استعمال کرو اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکڑی استعمال کرو۔

یہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنھم کا عمل مبارک ہے اور خلیفہ راشد کا عمل اس امت کے لئے حجت ہے اور اس پر عمل باعث اجر وثواب ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

تم پر میری اور میرے خلفاءِ راشدین مھدیین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کی تعلیمات پر زندگی بھر عمل کیا اور انکے غلاموں کو بایں الفاظ تلقین فرمائی:

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور اللہ کے گھر اپنے گھروں سے اچھے ہونے چاہییں۔

سبحان اللہ!

یہ کتنی جامع تعلیم ہے۔ قیامت تک آنے والے، دردِ دل رکھنے والے اور مساجد سے پیار کرنے والے کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ اپنا گھر جیسا بناؤ جس طرح چاہو مضبوط اور خوبصورت بناؤ۔ لیکن جب مسجد بنانے لگو تو دیکھو مسجد اپنے گھر سے مضبوط ہونی چاہیئے۔ مسجد اپنے گھر سے خوبصورت ہونی چاہیئے۔ مسجد میں وضو وطہارت کی سہولت اپنے گھر سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اپنے گھروں میں اگر اچھی لکڑی استعمال ہوئی ہے تو مساجد میں اس سے بہتر لکڑی استعمال ہونی چاہیئے۔ اپنے گھروں میں پتھر استعمال کیا ہے تو مساجد میں اس سے بہتر پتھر استعمال ہونا چاہیئے۔

مساجد طیب وطاہر

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا

گھروں میں (قبائل میں) مساجد بنائی جائیں اور انہیں طیب وطاہر رکھا جائے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۹
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
البیھقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۷

''الدور'' سے مراد ''قبائل'' ہیں۔

ملاحظہ ہوں سنن الترمذی کے الفاظ

قَالَ سُفْيَانُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعنِي الْقَبَائِلَ.[1]

حضرت سفیان فرماتے ہیں

اس حدیث پاک میں ''الدور'' میں مساجد بنانے کا حکم ہے تو یہاں ''الدور'' سے مراد القبائل ہیں۔

ہر قبیلہ میں مسجد ہونی چاہیئے جہاں لوگ آسانی سے صلاۃ ادا کر سکیں اور اللہ کے ذکر سے اپنے قلوب واذھان کو معطر کر سکیں۔ اس دور میں کالونیاں اور محلے بن رہے ہیں آبادی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے نئے نئے گاؤں وجود میں آرہے ہیں نئے نئے شہر بن رہے ہیں تو جہاں بھی آبادی ہو چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر ہونی چاہیئے۔

سنن ابی داؤد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		

(۱) الترمذی (۵۹۶) ۲/۴۹۰

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		

اس روایت کے الفاظ اس طرح بھی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ اَنْ تُبْنٰى فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اپنے قبائل میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں طیب وطاہر رکھا جائے۔

-☆-

اسلام طہارت ونظافت کا درس دیتا ہے اسکی تعلیمات میں نظافت وطہارت کو بڑی اہمیت ہے یہ طیب وطاہر اور نظیف لوگوں کا دین ہے اور طہارت ونظافت اس دین کا طرہ امتیاز ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد۲	صفحہ۲۷۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۳۰۶)		صفحہ۹۸

جہاں اللہ کی بندگی ہو اللہ وحدہٗ لاشریک کے حضور سر جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا سعادت سے لبریز کلمہ ادا کرنا ہو اور جہاں بیٹھ کر زبان قلب وقالب سے اس کا ذکر کرنا ہو اس جگہ کا پاک وصاف ہونا اشد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین اس کو پاک رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

جگہ پاک وصاف ہو تو انسانی طبعیت خود بخود اس کی جانب مائل ہوتی ہے نظافت نکھار اور دلکشی کا سبب بنتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد پاک وصاف ہوگی تو بندہ مومن کا دل خود بخود مسجد کی طرف کھنچا چلا جائے گا اور جب دل مسجد کی طرف مائل ہوگا تو یقیناً زیادہ دیر مسجد میں بیٹھنے کو جی چاہے گا اور جو بندہ مومن جتنی دیر مسجد میں بیٹھے گا اتنا ہی اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ کوئی بعید نہیں جو خوش قسمت خلوصِ دل سے محبت اور چاہت سے اللہ کے گھر کو پاک وصاف رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھی پاک وصاف کردے۔ یقیناً پاک وصاف دل والا عام انسانوں میں رہتا ہوا عام انسان نہیں ہوتا۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى ابْنِهٖ : اَمَّا بَعْدُ فِاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ اَنْ نَصْنَعَهَا فِيْ دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۴
قال الھیثمی:	رواہ احمد واسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجا۔

امابعد!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنی اپنی آبادیوں میں مسجدیں تعمیر کریں اور ان تعمیر شدہ مساجد کی اصلاح کرتے رہیں اور انہیں پاک وصاف رکھیں۔

-☆-

مساجد تعمیر کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیا جاتا بلکہ مسلسل انکی دیکھ بھال کی جاتی۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جہاں سر بندگی جھکانا ہو جہاں اللہ سے قرب کی سعادت سے لبریز ہونا ہو اس جگہ کا نظیف ہونا اشد ضروری ہے۔

مساجد کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ اسلامی شعار ہے اور اسلامی شعار کی تعظیم وتکریم تقویٰ کی اعلیٰ قسم ہے۔

مساجد کی اصلاح سے مراد مساجد کے ظاہری حسن ودلکشی کو برقرار رکھا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس پر توجہ دی جائے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز ادا کرنے کیلئے اللہ کے گھر میں آئے تو اس کے دل کے ساتھ اس کی نظر کو بھی سکون ملے وہاں پر اس چیز کا اہتمام ہو جس کے سبب اس کی عبادت وبندگی میں دلجمعی پیدا ہو اور اس کا اللہ کے گھر بیٹھے رہنے کو جی چاہے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور
مسجد سے نکلتے وقت دعاء

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے پھر (اس کے بعد) کہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوالی ہوں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیئے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظرانداز کر جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مسجد داخل ہوتے سلام کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک مسلم روزانہ کئی مرتبہ مسجد جاتا ہے تو کم از کم ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام بھیج کر اس حکم خداوندی پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف کے ساتھ کثرت سے سلام بھیجنے کی سعادت بھی ارزانی فرمائے۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے ۔آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ''اسلام علیکم'' استعمال کیا جاتا ہے۔ اب بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتے سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کیا جائے

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَرَرْنَا بَیْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَاجَبَلٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

سنن الدارمی — رقم الحدیث (۲۲) — جلد ۱ — صفحہ ۲۸۷

قال ابوعاصم نبیل العمری: صحیح بالشواھد

دلائل النبوۃ للبیہقی — جلد ۲ — صفحہ ۱۵۳

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

کہیں اور پھر درج بالا دعا مانگیں۔

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔اب کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! مسجد داخل ہوتے ہوئے نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کر لے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہوگیا تیرے مقدر کا ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیئے! سنیئے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے پکارا یارسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)![1]

---

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ازنور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے پھر تو بھی کسی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیک یارسول اللہ! کہے گا رتو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جواب سن لے گا۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ:

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

رحمۃ کا لفظ جامع ہے۔ یہ دنیا وآخرت کی تمام نعمتوں اور دین وایمان کی تمام بہاروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے لیکن قرآن کریم میں اکثر جگہ رحمۃ سے اُخروی انعامات اور دین کی ترقی مراد ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا یہ معنی زیادہ مناسب ہے کہ مسجد میں دنیاوی تعلقات سے کٹ کر حاضری دی جاتی ہے اپنی آخرت سنوارنے کیلیئے اور اپنے دین وایمان کو تقویت دینے کیلیئے حاضر ہوا جاتا ہے۔

بندے کو یہ تلقین کی جارہی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے پہلے تو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر سلام کا نذرانہ پیش کردیا ہے جس سے وہ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود کرم سمیت متوجہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم بھی تیری طرف مائل ہے۔ اب اللہ سے عرض کردے اے اللہ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

اللہ کی رحمت کا تو ایک دروازہ کھل جانا ہی کافی ہوا کرتا ہے لیکن جب دینے والا کریم اللہ ہے اور اسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کردیا گیا ہے تو پھر ایک دروازہ کی کشادگی نہ مانگ بلکہ تمام دروازوں کی کشادگی مانگو۔

تقوی وطہارت ،خوفِ الٰہی ،عفت وعصمت، سجدہ بندگی، زھد وورع،علم وعرفان ......الخ یہ سب کچھ اللہ کی رحمتیں ہیں تو مسجد داخل ہوتے صرف ایک رحمت پر اکتفا کیوں کیا جائے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے اپنے دامن کو معمور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

اکثر جگہ فضل سے مراد دنیاوی انعامات ہیں تو جب ایک مسلم مسجد سے رخصت ہو رہا ہے تو اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرے

اے اللہ! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمتوں سے لبریز کیا ہے اب دنیا کے انعامات سے بھی محروم نہ رکھنا میری روزی میں میرے رزق میں برکت عطا کرنا اور مجھے اپنی رحمتوں کے طفیل کسی کا محتاج نہ کرنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال الذھبی:	علیٰ شرطھما		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۳۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

اے اللہ! میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو (پھر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ.

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں مسجد سے نکلتے وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام عرض کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ مسجد سے نکلتے وقت اب دنیاوی مشاغل میں انسان مشغول ہوگا ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا میں اتنا منہمک ہو جائے کہ اسے دنیا کے علاوہ کچھ اور یاد نہ رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!

تو لازمی بات ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں

گے اور جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کر کے مسجد سے نکلنے والے امتی کو اپنے سلام سے نوازیں گے تو یقیناً وہ امتی دنیاوی کاروبار میں مگن رہنے کے باوجود اپنی آخرت کو فراموش نہیں کرے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام اس کے دین وایمان کی نگرانی کرے گا۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِىْ مِنَ الشَّيْطَانِ:

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور ازلی دشمن ہے یہ کبھی بھی خیرخواہ نہیں ہوسکتا اس کا شر شرعظیم ہوا کرتا ہے۔ یہ انسان کی نعمت ایمان کو ضائع کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کردیتا ہے اس کیلئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عرض کی جارہی ہے

اے اللہ! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا تحفہ بھیجا ہے اس سلام کے صدقے مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔

جس خوش نصیب کا حامی وناصر اللہ تعالیٰ ہو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہا کرتا ہے۔

اللہ ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ ومامون فرمائے۔

آمین ببرکۃ سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

-☆-

عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ لَقِیْتُ عُقْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَادَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

قَالَ اَقَطُّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذَالِکَ قَالَ الشَّیْطَانُ حَفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت حیوہ بن شُرَیح نے بیان فرمایا

میں حضرت عقبہ بن مسلم سے ملا تو ان سے عرض کی

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث پاک بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد۱ صفحہ ۱۸۰

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد۱ صفحہ ۱۳۶

قال الالبانی: صحیح

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

میں اللہ العظیم کی حفاظت و پناہ میں آتا ہوں اور اس کے وجہِ کریم اور سلطانِ قدیم کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے بچتے ہوئے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما نے فرمایا بس یہی پوچھنا تھا۔

میں نے عرض کی ہاں! تو آپ نے فرمایا (جو مسجد داخل ہوتے ان الفاظ سے دعا مانگتا ہے تو) شیطان کہتا ہے یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

-☆-

مسجد داخل ہوتے وقت یہ دعا کتنی پیاری دعا ہے۔ اس دعا کو مانگنے والا اللہ العظیم کی رحمتوں سے یوں مالا مال ہوتا ہے کہ انسان کا ازلی دشمن شیطان بھی پکار اٹھتا ہے کہ یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ شیطان ہی انسان کو وسوسہ اندازی کر کے اور ورغلا کر اللہ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو معصیتوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے پھنسے ہوئے انسان پر پھر شیطان اپنا کاری وار استعمال کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے پھر وہ شیطان کیلئے تر نوالہ بن جاتا ہے تو جو بندہ مومن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا مسجد جاتے وقت پڑھ لے تو وہ 24 گھنٹے کیلئے شیطان کے شر و فساد سے محفوظ ہو گیا اور جو بندہ مومن اس کو معمول بنا لے ہر صلاۃ ادا کرتے وقت مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگ لے تو وہ ہمیشہ کیلئے شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جو شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یقیناً اپنا ایمان بچا گیا اور پھر ایمان کے ساتھ کثیر تعداد میں نیکیاں بھی لے گیا جو بندہ مومن اس عالم میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ ایمان بھی سلامت اور عمل صالح کی بھی کافی

مقدار ہو تو یقیناً وہ نجات پانے والا اور اللہ کی رحمتوں و کرم نوازیوں سے شادکام ہونے والا ہے اور اسکی قبر و اسکا حشر قابل رشک ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت

پہلے دایاں پاؤں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ہوسکتا اپنے تمام امور کو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اپنے وضو کو، اپنی کنگھی کرنے کو اور اپنا جوتا پہننے کو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ امور کو سرانجام دیتے تو انکی ابتداء دائیں طرف سے کرتے مثلاً اگر وضو کرتے تو اعضاء وضو میں پہلے دایاں عضوء دھوتے یعنی پہلے دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں اسی طرح پہلے دایاں پاؤں دھوتے پھر بایاں اسی طرح جب آپ کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کرتے یعنی اگر سر انور میں کنگھا استعمال کرتے تو پہلے سر کی

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۱۶) جلد ا صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۶۸) جلد ا صفحہ ۲۸۶

دائیں جانب استعمال کرتے پھر سر کی بائیں جانب اسی طرح جب جوتا پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے پھر بایاں پاؤں پہنتے۔

درج بالا حدیث پاک میں مسجد میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ میں ذکر کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ اگر چہ صراحۃ مسجد میں داخل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اس حدیث پاک میں

يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ

تو اس میں مسجد میں داخلہ بطریق اولیٰ آ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک اس پر روشن دلیل ہے کیونکہ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتداءِ آثار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خصوصی شان رکھتے ہیں:

كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔

-☆-

(۱) صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد ا/۱۶۴

تحیة المسجد

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِذَاجَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ سَجْدَتَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَجْلِسَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل (تحیة المسجد) ادا کرے۔

-☆-

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد۱	صفحہ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۹
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح۔		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد۱	صفحہ۱۸۸ (فلیصل: فلیر)
قال الالبانی:	صحیح		

مسجد اللہ کا گھر ہے اور بیت اللہ میں جو داخل ہوا سے گھر کے مالک کے قریب ہونا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اس کی رحمتوں اور کرم نوازیوں سے مالا مال ہوتا ہے اس کا دامن اس کی عنایات سے خالی نہیں ہوتا۔

قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اس کے حضور سر بندگی جھکانا ہے اور جو مومن مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

احب البلاد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترجگہ مساجد ہیں اور مبغوض ترجگہ اسواق ہیں۔

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث (۶۷۱) جلد ۲ صفحہ ۱۱۸
المستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۸
تلخیص المستدرک للذھبی جلد ۲ صفحہ ۸

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْبُلْدَان اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ وَاَیُّ الْبُلْدَان اَبْغَضُ اِلَی اللّٰہِ؟

قَالَ: لاَ اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ جِبْرِیْلَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ

فَاَخْبَرَہٗ اَنَّ اَحْسَنَ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰہِ الْمَسَاجِدُ وَاَبْغَضَ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰہِ الْاَسْوَاقُ.

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۹)	جلد۱۳	صفحہ۱۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک		جلد۱	صفحہ۹۰
المستدرک		جلد۲	صفحہ۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک		جلد۲	صفحہ۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۴)	جلد۳	صفحہ۹۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۳۳۲)	جلد۷	صفحہ۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۳)	جلد۲	صفحہ۲۶۹
قال الھیثمی مجمع الزوائد		جلد۴	صفحہ۷۹

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی

یارسول اللہ! اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے محبوب ہے اور اللہ کے ہاں کونسی جگہ سب سے مبغوض ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور انہیں اللہ کا ارشاد پہنچایا

اللہ کے ہاں سب سے حسین جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔

-☆-

روئے زمین کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی بلا شرکت غیرے اس زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے مخلوق ہونے میں تو سب زمین برابر ہے لیکن ان میں سے وہ حصہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جس حصہ میں اسکی بندگی کی جائے اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہو۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں بلکہ احب البلاد ہیں کیونکہ ان مساجد سے پانچوں وقت اس کی عظمت وکبریائی کا اعلان ہوتا ہے اس خالق و مالک کے حضور سر بندگی جھکانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اجتماعی طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہوکر سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کرتے ہیں۔

مساجد وہ پاکیزہ جگہیں ہیں جہاں ذکر الٰہی کی محافل برپا کی جاتی ہیں۔ مے توحید سے سرشار جام معرفت پینے والوں کو یہیں سکون واطمینان ملتا ہے۔ ملائکہ (فرشتے) مساجد میں باقاعدہ حاضری دیتے ہیں۔ مساجد کے گوشوں میں ہی تلاوت قران کریم کی جاتی ہے۔ درس قران وحدیث مساجد میں دیے جاتے ہیں ان ہی وجوہات کی بنا پر مساجد کو احب البلاد الی اللہ کہا گیا ہے۔

اَبْغَضُ الْبِلَادِ:

جو جگہ ذکر الٰہی سے خالی ہو بلکہ اس جگہ علانیہ اللہ الواحد کی نافرمانی کی جائے احکام الٰہیہ کو نظر انداز کیا جائے وہ جگہ یقیناً مبغوض ہے۔

بازار اور منڈی میں کاروبار ہوتا ہے مال تجارت بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ عموماً مال کی خرید وفروخت میں بے احتیاطی برتی جاتی ہے سچی بات بتانے سے گریز کیا جاتا ہے بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں گویا انسان آخرت کو بھول چکا ہے اور ذکر الٰہی کو فراموش کر چکا ہے تو ایسی جگہ شیطان کی رزم گاہ ہوا کرتی ہے اور جس جگہ شیطان کی دلچسپی ہو اور اسے خوش کرنے کے حربے استعمال ہوتے ہوں تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند ہوگی بلکہ اس جگہ کو ابغض البلاد الی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر رحمت سے بعض احباب اس درجہ پاک باطن ہوا کرتے ہیں کہ بازار کی ظلمت بھی ان کے باطن کو مکدر نہیں کر سکتی بلکہ بازار ومنڈی میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں یہ ہنگامہ دنیا ایک لمحہ کیلئے بھی ان سے اللہ کی یاد کو محو نہیں کر سکتا۔ جو بازار میں بھی اللہ کو یاد رکھے غفلت کی جگہ میں اپنے پروردگار

کا ذکر کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے اجر و ثواب میں بہت زیادہ اضافہ فرماتا ہے۔

ایسا خوش نصیب آدمی جب مسجد میں آتا ہوگا جو جگہ سراپا خیر و برکت ہے تو اس وقت اس کے ذکر کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں مسجد میں اس کا دخول پھر اللہ کے گھر میں اس کی سجدہ ریزیاں اس کی تلاوت قرآن کا کیف اور ذکر الٰہی کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے۔

اے اہل ایمان! مسجد کو احب البلاد قرار دیکر کتنی بڑی نوید سنائی گئی ہے۔ محبوب سے محبت کرنے والا بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔ آیئے اللہ کے گھر مساجد سے محبت کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھی محبت فرمائے گا۔ مساجد سے محبت و پیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے انگ انگ میں محبت الٰہی یوں موجزن ہوجاتی ہے کہ پھر جب تک وہ سر بندگی جھکا نہ لے علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو نہ جائے اسے سکون و قرار نہیں ملتا۔ اس کا سکون اسکا قرار اور چین اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت میں ہے۔

مساجد کی آبادکاری

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَداً مُسْلِماً فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَلَعُمْرِىْ لَوْ اَنَّ كُلَّكُمْ صَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ" مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يَدْخُلَ فِىْ الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّىْ فِيْهِ فَمَا يَخْطُوْ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً".

صحیح ابی داود — رقم الحدیث (۵۵۹)

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۷۷۷) — جلد۱ — صفحہ۴۲۴

قال المحقق: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۶۳۸) — جلد۱ — صفحہ۲۳۹

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس آدمی کی یہ دلی آرزو ہو کہ وہ کل قیامت کو اللہ تعالیٰ سے ایک مسلم کی حیثیت سے ملے تو اسے چاہیئے کہ جہاں بھی ان صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کیلئے اذان دی جائے تو وہ صلاۃ میں شریک ہو کر ان کی محافظت کرے کیونکہ یہ سنن ھدی سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنن ھُدی مَشروع فرمائی ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر تم یہ صلوات اپنے گھروں میں ادا کرو گے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے اپنے احباب کو دیکھا لیکن صلوات با جماعت سے پیچھے وہی رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایسے (خوش نصیب) آدمی کو بھی دیکھا کہ جسے دو آدمیوں کے سہارے گھسیٹ کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔

جو بھی آدمی وضو کرے، اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف قصد کرے تا کہ صلاۃ با جماعت ادا کر سکے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اِقْتَدُوْا بِاللَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ؛ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد میرے اصحاب ابوبکر وعمر کی اقتداء کرنا اور عمار کی ھدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود کے عہد کو مظبوطی سے پکڑے رکھنا۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۰۷۵)

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۸۰۵) جلد ۳ صفحہ ۵۵۰

قال الالبانی: صحیح

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ حُذَيْفَةَ! كُنَّا جُلُوساً عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا اَدْرِيْ مَاقَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُم فَاقْتَدُوا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَاحَدثَكُمِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوْهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا: نہ معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ ہوں تو میرے بعد ان کی اقتداء کرنا اور حضرت ابوبکر وعمر کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور عمار کی حدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود جو بھی تم سے حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْل": تمام صحابہ عادل ہیں یہ ہمارا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاکیداً فرمانا

تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور یہ بھی ارشادگرامی کہ

وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ -ابن مسعود جو بھی حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا چہ معنی دارد؟

بات واضح ہے کہ نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر چھاپ بڑی گہری ہوگی اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے استدلال کی گرویدہ ہوگی تو کچھ لوگوں کو یہ بات گراں گزرے گی اور ان کی ذات گرامی پر بات کرنا چاہیں گے تو میرے امتیوں کیلئے یہ واضح اور روشن ارشاد موجود ہو کہ عبداللہ بن مسعود جو کہ دیں حق و سچ وہی ہے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَداً مُسْلِماً:

کس کی یہ دلی تمنا اور خوشی نہیں کہ کل قیامت کو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو اور پھر وہ ملاقات اس عالم میں ہو کہ یہ بندہ سراپا تسلیم ورضا ہو اسکے انگ انگ سے فرمانبرداری کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

اس تمنا کے پورا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ

صلوات خمس (پانچ نمازوں) پر محافظت و مداومت ہو۔ جہاں بھی اذان کی آواز آئے

مسجد شریف کارخ کر کے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر سربسجود ہوا جائے اور دل کی گہرائیوں سے سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کیا جائے۔ یہ سنن ھدی ہے ہے یہی ہدایت کے طریقے ہیں اور یہی راہِ جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی قسم کھاتے ہیں۔ کون عبداللہ؟ جنکی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع میں گزری جنکی حیات مکہ مکرمہ میں ہو یا مدینہ منورہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظارے کرتے اور آپکی اقتداء واتباع کرتے گزری اور جنکے سانسوں کا اتارچڑھاؤ وصال مصطفیٰ کے بعد بھی رشد وارشاد میں مخلوق خدا کو راہِ حق بتانے میں اور احیاء سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گذرا۔ ایسے نصیبوں والے کی زندگی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

لَوتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ:

صلاۃ باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اور اس سنتِ مطہرہ کی پیروی ہر ایک مسلم پر لازم ہے اگر اس سنت کو چھوڑ کر گھر میں صلاۃ ادا کی جائے تو تارکین سنت کے مکروہ گروہ میں نام آتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنا گمراہی وضلالت ہے۔ تارک سنت ایسا گروہ ہے کہ اس کا نام صرف گمراہوں میں ہی نہیں بلکہ علانیہ منافقین کے زمرہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو منافقت جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے اور اسلام اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا وشیدا بنائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو صلاۃ الجماعت سے کس

درجہ محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کو کس درجہ اہمیت دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کو بیماری لاحق ہوتی، عمر بھی جوانی کی حدود پھلانگ گئی، بڑھاپے نے قویٰ مضمحل کردیئے اب چلنے پھرنے سے بھی معذوری نظر آتی ہے لیکن جیسے ہی مؤذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے دو آدمیوں کا سہارا لے کر گھسیٹتے قدموں سے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور سر بندگی جھکا کر ہی دل کو سکون واطمینان بخشتے ہیں۔

مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ:

جو آدمی وضو کرتا ہے اور خوش دلی سے وضو کرتا ہے اور کامل ومکمل وضو کرتا ہے پھر وہ اللہ کے گھر، مسجد کا رخ کرتا ہے تاکہ وہاں صلاۃ الجماعت میں شریک ہوسکے اپنے مسلم بھائیوں کے ہمراہ اللہ کی عبادت کا لطف لے سکے اور بندگی کے شرف سے مشرف ہوسکے تو یہ مت سمجھیئے کہ وہ خالی جارہا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ رحمت الٰہیہ کی معیت میں جارہا ہے اللہ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہوکر جارہا ہے۔

بظاہر تو اس کے قدم عام انسانوں کی طرح اٹھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس کا ہر قدم اس کا درجہ بلند کررہا ہے اور اسکے گناہ کو مٹارہا ہے۔

دو آدمی گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کے دروازے تک آتے ہیں۔ ایک دروازے سے داخل ہوکر مسجد میں چلا جاتا ہے اور اللہ کی بندگی کرتا ہے دوسرا دروازے سے مڑ کر کسی اور جانب رخ کرتا ہے۔ ایسے دونوں افراد کے بظاہر قدم ایک جیسے اٹھے اور ایک جیسا فاصلہ طے کیا لیکن حقیقت میں صلاۃ کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والا جنت کے بہت سے درجات طے کرگیا اور اپنے اعمال نامہ سے بہت سے گناہوں کو مٹا گیا ہے۔

وصف ایمان سے متصف

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْھَدُوا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ : اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ ۔ا

المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۲
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۶۷
قال المحقق:	أن ابن معین کان یصحح روایتہ ھذہ۔		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۹۵
قال المحقق:	حسن		

(۱) التوبۃ/۱۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ مسجدوں میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔

-☆-

انسان کچھ کام اپنی طبیعت پر جبر کر کے کیا کرتا ہے ایسے کام کرنے کو طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن کچھ کام انسان خوش دلی سے کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی طبیعت کا جزو بن جاتے ہیں جب کوئی کام طبیعت کا جزو بن جائے تو اسے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بلکہ ایسے کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔ انسان نہ بھی چاہے پھر بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے کہ مساجد میں آنا جانا جس کی طبیعت کا لازمہ بن جائے وہ خوش دلی سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کا چکر لگائے اگر مسجدوں کی طرف نہ بھی آنا چاہے تو اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ جائے اور صلاۃ کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو۔

ایسے سعادت مند کیلئے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاشْهَدُوا لَهٗ بِالْاِيْمَان

اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

جس کے ایمان وایقان کی ایک آدمی ہی گواہی دے دے وہ بھی محروم نہیں رہتا تو جس کے ایمان کی گواہی دینے کیلئے اھل ایمان کا جم غفیر ہو اس کے ایمان کی بہاروں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ جو مساجد سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔

بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ جو روزانہ مساجد کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔

بڑی سعید روحیں ہیں وہ جن کا مساجد آنا جانا طبیعت کا جزو بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو مساجد سے قلبی لگاؤ عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ ان کے قدم بے ساختہ مساجد کی طرف اٹھتے رہیں۔

حالت صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا کَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلَاةُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کسی کو صلاۃ کی ادائیگی مسجد میں روکے رکھے وہ اللہ کے ہاں حالت صلاۃ میں ہی ہے۔ اسے صلاۃ کی ادائیگی ہی اپنے اھل خانہ کی طرف لوٹنے سے روک رہی ہے۔

بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار سے منور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں صلاۃ ادا کرتے وقت ہوتی ہیں اور بندہ قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳

ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں جو آدمی مسجد میں بیٹھا ہے اسے بیکار مت سمجھیئے اور کبھی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج بالا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلاۃ کا انتظار کرتے ہوئے صلاۃ میں ہی ہے جو انوار صلاۃ ادا کرنے والے کو ملتے ہیں وہی انوار اسے بھی ملتے ہیں جو صلاۃ کے انتظار میں بیٹھا ہے ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ دوسری صلاۃ کے انتظار میں ہے تو اسے جو قرب الٰہی صلاۃ ادا کرتے نصیب ہو رہا تھا وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جب تک مسجد میں بیٹھا ہے مسلسل قرب الٰہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

صلاۃ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے گھر وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ گھر سے مسجد کی طرف نکلنے سے لیکر واپس گھر پلٹنے تک صلاۃ میں ہے اور وہ (اس سارے عرصہ میں) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۴۴۶) جلد۱ صفحہ۲۲۹
صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۴۴۷) جلد۱ صفحہ۲۲۹
قال المحقق: اسنادہ صحیح
المستدرک للحاکم جلد۱ صفحہ۲۰۶
قال الحاکم: صحیح علیٰ شرط الشیخین
التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۲۰۶
قال الذھبی: علیٰ شرطھما

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ اس امت پر کس درجہ مہربان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب گھر سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو جب وہ گھر سے چلتا ہے تو وہ گویا صلاۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آنے جانے کا اجر وثواب صلاۃ کا اجر وثواب لکھتا ہے۔

جب انسان صلاۃ ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں جن کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔ تو جب گھر سے وہ مسجد کی طرف چلا تو وہ صلاۃ میں ہے تو راستہ کے دوران ایسی چیزوں سے بچے جو صلاۃ کے منافی ہیں۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے سے منع فرمایا۔ صرف یہی چیز ممنوع نہیں بلکہ ہر وہ کام جو انسانی عزت ووقار کے منافی ہو اداۓگی صلاۃ کے تقاضوں کو پورا نہ کرتا ہو ممنوع ہے۔

عزت ووقار سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ فَلَا تَأْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٣٦)	جلد ١	صفحہ ٢٠٤
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٧٥)	جلد ١	صفحہ ٤٢٢
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦٣٦)	جلد ١	صفحہ ٢٣٨
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (٥٧٢)	جلد ١	صفحہ ٢١٢
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٥٧٢)	جلد ١	صفحہ ١٧١
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٢٧)	جلد ٢	صفحہ ١٤٨
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٠٢)	جلد ٢	صفحہ ٦٧
سنن الدارمی	رقم الحدیث (١٢٨٢)	جلد ١	صفحہ ٣٣١
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٧٢٢٩)	جلد ٧	صفحہ ٧٠
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب صلاۃ باجماعت ادا کی جارہی ہو تو تم اس میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہ آ و بلکہ چل کر آ و تم عزت ووقار کو لازم رکھو۔ صلاۃ کا جو حصہ تم امام کے ساتھ پالو اسے ادا کرو اور جو صلاۃ کا حصہ تم سے رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا کس درجہ خیال ہے امتی نبی کی اولاد ہوتی ہے اور ایک باپ اپنی اولاد کے بارے میں کتنا فکرمند ہوتا ہے اور انہیں زندگی کی تمام منازل میں سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۲۴۹) جلد ۷ صفحہ ۸۷
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۲۵۱) جلد ۷ صفحہ ۸۸
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۹۴۳) جلد ۹ صفحہ ۶۰
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۷۹۱) جلد ۹ صفحہ ۵۸۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو ہر مقام پر باعزت وباوقار دیکھنا چاہتے ہیں اور حضور کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں۔ اس حدیث پاک میں کتنی عمدہ تعلیم دی ہے اور اپنے امتیوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے کہ مسجد عبادت کیلئے آو، صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے آو تو پھر بھی وقار وسکینت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی بندگی کیلئے آنے والا جب عزت ووقار سے آتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف لپک لپک کر آتی ہیں اور اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔

مسجد میں صلاۃ باجماعت ادا ہورہی ہو تو جب بھی کوئی مسلم بھائی صلاۃ میں شامل ہونے کیلئے آئے تو ہرگز دوڑ کر شامل نہ ہو اور نہ ایسی تیزی دکھائے جو وقار کے منافی ہو۔

آرام وسکون سے آئے جتنے حصے میں شامل ہو جائے وہ تو امام کے ساتھ ادا کرے اور جو حصہ رہ گیا ہو اسے بعد میں مکمل کرے۔

گناہوں کی مغفرت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی صَلاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَصَلاّٰ ھَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ.

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۴۸۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث(۸۵۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۵۹)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۲
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۵۱۶)	جلد۱	صفحہ۳۸۵
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۳۲)	جلد۱	صفحہ۲۶۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرمارہے تھے: جس نے وضو کیا تو اس وضو کو مکمل کیا پھر وہ صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی جانب) چل دیا اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرلی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

انسان جب اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتا ہے اور کسی لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو سفر کے لوازمات سے اسے پالا پڑتا ہے گردوغبار سے اس کے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اور اسکے بال پراگندہ ہوجاتے ہیں چلتے چلتے ہوسکتا ہے کسی کانٹے سے پاؤں الجھ جائے کہیں پھسلن پر پاؤں پھسل جائے اور کسی نوک دار پتھر سے پاؤں زخمی ہوجائے۔

اسی طرح اس رزم گاہ حیات میں جگہ جگہ ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔ دنیا اپنی پوری رنگینی کے ساتھ اسکے سامنے ہے اب اس کا دامن بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے ہاں کچھ خوش قسمت افراد ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ اس زندگی میں اپنی متاع ایمان کو صحیح سلامت لے کر نکل جاتے ہیں اور اعمال حسنہ کی عطر بیز خوشبو سے ان کی کشتِ ایمان مہک رہی ہوتی ہے لیکن اکثریت اس کو داغ دار ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی لامحالہ گناہوں کی تاریکی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گناہوں کی ظلمت سے نکل جانے کا ایک نسخہ تجویز فرمایا: انسان وضو کرے اور مسجد کا رخ کرے اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اس کی لغزشوں کوتاہیوں اور نافرمانیوں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ: اَلاَ اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَایَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟

قَالُوا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطَااِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ذریعے خطاؤں کو مٹاتا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ا	صفحہ ۷۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ا	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ا	صفحہ ۲۷۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ا	صفحہ ۱۱۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ا	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔

فرمایا: نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔ یادرکھیے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شانیں اور کمالات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک آپکا مبشر ہونا ہے۔

یَاأَیُّھَاالنَّبِیُّ اِنَّاأَرْسَلْنَاکَ شَاھِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیْراً.

اے نبی کریم ہم نے آپ کو شاھد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

مبشر اس ذات کو کہتے ہیں جو خوشخبریاں سنائے یعنی ایسی خبریں سنائے جن کو سن کر ایمان والے کا دل خوش ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیجئے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کا یہ وصف مبارک اور آپ کی یہ شان عجیب نمایاں تھی موقع بموقع اپنی امت کو بشارتیں دیا کرتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی بشارت دے رہیں ہیں۔

یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا:

ایسے اعمال جن کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس درجہ کریم ورحیم ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے جرم کرتا ہے معصیتیں کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بعض اعمال کی

بدولت اسکے گناہ مٹا دیتا ہے اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے اور اسکی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتا ہے۔

اے بندہ مومن! اللہ کی اس کرم نوازی پر غور کر کہ وہ تجھے کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے اگر تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اسکے احکامات پر عمل کرے اسکے ارشادات کو حرز جاں بنائے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے انکی سنتوں سے اپنے من کو آراستہ کرے تو وہ کریم اللہ کس درجہ خوش ہوگا پھر وہ خوش ہو کر وہ کچھ عطا کرے گا کہ اس کا حصر وشمار ناممکن ہے۔

يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ:

نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے جنت میں انگنت درجات ہین جن پر اللہ الکریم اہل ایمان کو فائز فرمائے گا جیسے اعمال اچھے ہونگے ویسے ہی درجات کی بلندی ہوگی۔ یہ درجات کی بلندی خواب غفلت کے مزے لینے والے کیلئے نہیں بلکہ اس کیلئے ہے جو رضائے الٰہی کا طالب ہے اور اس کی رضا میں زندگی گزارنا اسکا شعار ہے۔

ایک درجہ کتنا بڑا ہوگا اور کس قدر اونچا ہوگا اس کی کسے کیا خبر؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عطا انسانی عقل وخرد سے وراء ہے۔ جنت کی حقیقت کوئی نہیں جانتا۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ" رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ" سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ" مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک وصالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزر رہوا۔

اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ" مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ.

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۴۴)

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۸۲۴)

یہ درجات انکی بلندی، یہ انعامات، انکی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے آج جو تصور جو خیال آئے اللہ تعالیٰ کے انعامات اس سے وراء ہیں۔

اِسْبَاغُ الوُضُوْءِ فِیْ الْمَکَارِہِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے نیک وصالح کاموں کی طرف یہ جلد مائل نہیں ہوتا لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس کیلئے بڑا گراں گزرتا ہے۔ ان امور میں سے مکارہ میں مکمل وضو کرنا ہے۔

موسم سرما میں جب سردی جوبن پر ہو ہوا میں حد درجہ ٹھنڈک ہو اس وقت نرم وگرم بستر چھوڑ کر وضو کرنا نفس کیلئے بڑا دشوار ہے۔

ایک ایمان والا کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے اس تکلیف کا تقاضا ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن اس کا جذبہ ایمانی اسے وضو کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ایک ایمان والا کسی کاروبار میں مصروف ہے سامان خریدنے والوں کا ایک اژدھام ہے ادھر موذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر وضو شروع کرتا ہے تو یقیناً یہ لمحات نفس انسانی کیلئے بہت گراں ہیں۔

ان لمحات میں ان اوقات میں خوش دلی سے وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا ہے۔

کَثْرَۃُ الخُطَااِلَی الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔

گھر سے مسجد سے دور ہے۔ صلاۃ کا جب وقت آتا ہے بندہ مومن کا اشتیاق عبادت قابل دید ہوا کرتا ہے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا گھر میں اولاد واطفال ہیں اھلیہ ہے ان سب کو خیر باد کہتا ہے مسجد کا رخ کرتا ہے یہ بندہ مومن مسجد میں جا کر سکون لیتا ہے اس کا چین صلاۃ ادا کرنے میں ہے اس کا اطمینان اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے میں ہے۔ دنیا کی کوئی بھی نعمت دی جائے اسے اس قدر سکون نہیں ملتا جتنا اسے اللہ کی بندگی میں ملتا ہے ۔یقیناً ایسے آدمی کا گھر چھوڑ کر مسجد آنا گناہوں کو مٹاتا ہے معصیتوں کے داغ دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔

اِنتِظَارُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الصَّلاۃِ:

انسانی روح جب عشق الٰہی کی لذت سے لبریز ہوتی ہے تو پھر اس کی سوچ کا محور بدل جاتا ہے وہ دنیا، فانی دنیا کے فوائد نہیں سوچتا وہ سوچتا ہے تو اخروی فوائد سوچتا ہے۔وہ دنیا کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ آخرت کا طلبگار رہوتا ہے وہ فانی لذتوں کا دلدادہ نہیں ہوتا بلکہ باقی انعامات کا شیدا ہوا کرتا ہے وہ صلاۃ (نماز) بددلی سے ادا نہیں کرتا اور نہ ہی صلاۃ ادا کرنے کے فوراً بعد گھر کا رخ کرتا ہے بلکہ وہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے اس کا صرف صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ صرف بیٹھنے کے سبب اسکے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اسکے درجات بلند کردیئے جاتے ہیں جس کے درجات بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے درجات کی بلندی کا عالم کیا ہوگا۔

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ:

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ یہ جملہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا آیئے اس جملہ پر غور کریں

۱۔ رباط اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری چیز کو باندھا جائے

۲۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اس غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور وہ امور ہیں جو نفس انسانی کو باندھ رکھتے ہیں جب نفس انسانی بندھا ہوا ہوگا تو گناہوں کی طرف نہیں جا سکے گا۔ جب گناہوں کی طرف نہ جائے گا تو انسان ہر قسم کی نافرمانیوں معصیتوں اور جرموں سے محفوظ رہے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب بہت زیادہ اس کیلیۓ تیار ومستعد رہنا گھوڑے باندھ کر رکھنا معمولی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں کہ مندرجہ بالا امور سرانجام دینے والے کو اللہ تعالیٰ مجاھد فی سبیل اللہ کا اجر وثواب عطا فرمائے۔

جہاد دشمن کے خلاف ہوا کرتا ہے۔انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہیں۔ان امور کو رضائے الٰہی سے ادا کرنے والا نفس وشیطان کے خلاف مستعد ہے اور ان کے نبرد آزما ہونے کے لیئے تیار کھڑا ہے۔جب بندہ مومن تائید الٰہی کی معیت میں مجاھد کے روپ میں ہو تو پھر شیطان کے جملہ فریبوں سے محفوظ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ" كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَقُوْلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ" وَيُعِيْنُ الرَّجُلُ فِي

دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا، اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ" وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ" وَبِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلاۃِ صَدَقَۃٌ" وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ"

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

دو روٹھے ہویوں کے درمیان بات کرانا صدقہ ہے۔

کسی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کرنا یا سوار کو اس کا سامان اٹھا کر دینا صدقہ ہے۔

اچھی بات صدقہ ہے۔

ہر قدم جو وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے چلتا ہے صدقہ ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۱۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۴

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَنْ رَاحَ اِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ" تَمْحُوْسَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ" تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِباً وَرَاجِعاً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جوآدمی اس مسجد کی طرف چلا جہاں صلاۃ باجماعت ہوتی ہو تو اس کا قدم گناہ مٹاتا ہے اور اس کا قدم اسکے لیئے نیکی لکھتا ہے یہ سعادت جاتے اور آتے دونوں مرتبہ ملتی ہے۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۳۹) جلد ۵ صفحہ ۳۸۷

قال الارنورط: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۲

قال الھیثمی: رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر رجال الطبرانی رجال الصحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۵۹۹) جلد ۶ صفحہ ۱۷۲

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَايَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَاكَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۹
مسند ابی عوانۃ		جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
ابوداود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۱۴)		صفحہ ۳۱۷
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) وضو کرے اور احسن طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اسکے مسجد آنے کا قصد صرف صلاۃ کی ادائیگی ہو تو مسجد میں داخل ہونے تک وہ جتنے قدم اٹھائے گا اللہ ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دے گا۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ صلاۃ میں ہے جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے۔

-☆-

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث (۴۹۶۶) جلد ۳ صفحہ ۸۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۴۲۴) جلد ۷ صفحہ ۲۳۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْراً فِی الصَّلاۃِ اَبْعَدُھُمْ اِلَیْھَا مَمْشیً فَاَبْعَدُھُمْ وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلاۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ ، اَعْظَمُ اَجْراً مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَنَامُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی میں لوگوں میں زیادہ اجر والا وہ ہے جو ان میں سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور اس سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو اس سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور وہ شخص جو صلاۃ کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے وہ اس آدمی سے اجر میں زیادہ ہے جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴

گناہوں کا دھل جانا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاۃِ بَعْدَ الصَّلاۃِ یَغْسِلُ الْخَطَایَا غَسْلاً.

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن اوقات میں طبیعت پر بوجھ بنے ان اوقات میں وضو کرنا، صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا، یہ چیزیں گناہوں کو بالکل دھو دیتی ہیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ا	صفحہ ۲۷۸
المستدرک		جلد ا	صفحہ ۱۳۲
قال الحاکم:	صحیح علی شرط مسلم		
تلخیص المستدرک		جلد ا	صفحہ ۱۳۲
قال الذھبی:	علی شرط مسلم		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر فرمایا جو گناہوں کو بالکل دھو دیتی ہیں۔ جب لوحِ دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کر دیا جائے اور گناہوں کی ظلمات کو دھو دیا جائے تو وہ دل یقیناً رشک قدسیاں ہے۔

اِسْبَاغُ الْوَضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ :

موسم سرما میں جب سردی اپنے جوبن پر ہو وضو کرنے کو کس کا جی چاہتا ہے۔ نفس تو ایسے وقت میں گرمی و راحت کا طلبگار ہوتا ہے لیکن وہ آدمی جو اللہ کی رضا کیلئے خواہشاتِ نفس کو پسِ پشت ڈال دے بلکہ نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں بلکہ اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر یقین رکھنا چاہیئے کہ مکارہ میں وضو کرنے سے گناہ دھو دیے گئے ہیں۔

اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں خیر بقاع الارض ہیں۔ مساجد پر ہر وقت عنایات الٰہیہ کی بارش ہوتی ہے یہ وہ مبارک جگہیں ہیں جہاں سر بندگی جھکایا جاتا ہے۔ اہل ایمان پانچوں وقت مل کر اللہ کے حضور عبادت کرتے ہیں۔ ان پاک جگہوں کی طرف آنا معمولی نیکی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق مساجد کی طرف آنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

کس مومن کی یہ خواہش نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں یا اسکی خطائیں مٹا دی جائیں؟ اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے؟ تو آیئے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے مساجد کا رخ کریں مساجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ انسان کے نامہ اعمال سے معصیتوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکبر ہے اسکی کبریائی اور عظمت کائنات کی ہر چیز سے عیاں ہے۔

اہل ایمان جب اسکی کبریائی کے عملی اظہار کیلئے اسکی بارگاہ میں قدموں کی جگہ سر رکھ کر سجدے کرنے کیلئے دیوانہ وار مساجد کا رخ کرتے ہیں تو اسکی رحمت کو جوش آتا ہے۔ ایمان والے کا جیسے جیسے قدم مساجد کی طرف بڑھتا جاتا ہے اللہ ذوالجلال والاکرام کی رحمت اس کے دفتر سے گناہوں کو مٹاتی جاتی ہے اور معصیتوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے۔

وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ :

صلاۃ ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے اہل وعیال ان کے انتظار میں ہیں۔ بعض لوگ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں کا رخ کرتے ہیں اپنے دفاتر کی طرف جاتے ہیں لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے افراد کسی اور کو اچھے لگیں نہ لگیں کوئی ان کی اس ادا کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن جس خالق و مالک نے عبادت کا حکم دیا انسان کو اپنی طرف پلٹ آنے کا حکم دیا وہ یقیناً راضی وخوش ہوتا ہے۔ اسکی خوشی کی پہلی برکت یہ ہوتی ہے کہ انتظار صلاۃ میں بیٹھنے والے کے گناہ دھودیے جاتے ہیں اس کے دل کی تختی کو گناہوں کی سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

کسی کو اپنے گھر سے محبت ہے یقیناً گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کسی کو اپنے کاروبار سے محبت ہے یقیناً اہل تجارت اس سے چاہت کرتے ہیں کسی کو اپنے کام سے غرض ہے اپنی فیکٹری سے انس ہے تو فیکٹری کے مالک یقیناً اس سے بھی انس کرتے ہیں۔ تو کیا جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے، مسجد سے پیار ہے اس کی عبادت سے لگاؤ ہے اور اس درجہ لگاؤ ہے کہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کیلئے اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کیا

ایسے آدمی سے اللہ ذوالجلال والاکرام محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ گناہوں کے داغ اس سے مٹاتا ہے گناہوں کی ظلمت اس کے دل سے ختم کرتا ہے۔ اسے نیکی سے رغبت دیتا ہے۔ عبادت کا ذوق وشوق عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو بقعہ انوار بناتا ہے اسکے قلب کو یوں چمکاتا ہے کہ قلب والے اس سے راحت وسکون پاتے ہیں۔

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً:

کسی چیز کو دھونے کیلئے غسل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر دھونے دھونے میں فرق ہوا کرتا ہے کپڑے دھوتے وقت ہر ایک کی دھلائی ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ بعض دھوتے ہیں تو اس کپڑے میں کچھ میل رہ جاتی ہے بعض دھوتے ہیں تو برائے نام دھوتے ہیں لیکن جب غسل کے بعد غسلاً بطور مفعول مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد خوب دھونا ہے یعنی جو دھوکر میل کا نام ونشان مٹا دے اس کیلئے غسل غسلاً بولا جاتا ہے تو یہاں بھی یہی مفعول مطلق استعمال ہوا ہے تو مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اعمال گناہ دھوتے ہی نہیں بلکہ گناہ دھوکر گناہ کا نام ونشان مٹا دیتے ہیں اور دل اور نامہ اعمال میں گناہ کا کوئی معمولی سے بھی معمولی اثر نہیں چھوڑتے۔

سُبْحَانَ مَنْ يُعْطِيْ وَيُكْرِمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهٖ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلٰى

الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹادے اور

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۳
قال المحقق:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال ابوعیسیٰ	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
وسلم فی الصحیح	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
موارد الظمان	رقم الحدیث (۱۶۱)		صفحہ ۶۸

جس کے ذریعے نیکیوں میں اضافہ فرمادے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی

ہاں یارسول اللہ! ضرور بتایئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات وحالات میں طبیعت پر وضو کرنا گراں گزرے ان اوقات میں مکمل وخوش دلی سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ – تَبَارَكَ وَتَعَالٰى – فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ – قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي الْمَنَامِ – فَقَالَ : يَامُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ –اَوْقَالَ : فِيْ نَحْرِيْ – فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَمَافِي الْاَرْضِ، قَالَ: يَامُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ، فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ: عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ! اِذَاصَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً ؛ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ".

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔ تو جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے اسکا مجھے علم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے سراپا حمد وخوبی! کیا تم جانتے ہو کہ مَلَا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟

تو میں نے عرض کی

ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۲۳۳) جلد ۵ صفحہ ۳۶۶

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۲۳۳) جلد ۳ صفحہ ۳۱۶

قال الالبانی: صحیح

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر باجماعت صلوات (نمازوں) میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے سراپا حمد وخوبی! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنَ.

اور فرمایا

اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اور ارباب ذوق ووجدان کیلئے یہ ذوق وسکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے کسی کے ہاں اس کے عزیز واقارب آتے ہیں تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی

محفل ہوا کرتی ہے۔قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ان مازاغی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنا دیا بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہرحال زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا ''فِیْ اَحْسَنِ صورةٍ'' سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ:

اللہ رب العزت نے اپنا دستِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کے جوبن نرالا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی وسمائی قربان کردی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الٰہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کردیے جائیں تو حق ادانہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ:

پس جوکچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہوگیا۔

آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کرچکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے نہیں کیا کہ جوکچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہوگیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد ومنعم ہے اسکے جودوسخا وانعام واکرام عدد وحصر سے وراء ہیں۔

قادر وقیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔

فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہوگئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلّٰی – تَجَلِّیاً الشیء : ظهر وتکَشَّف

تجلّی – کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر و منکشف ہوگئی۔ یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کر دیا۔ اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی وسمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف وظاہر نہ ہوئی ہے کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہوگئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ''لِی'' قابل غور ہے۔ یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے۔ یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم وحکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنا دیں یہ الگ بات ہے۔

اَلْکَفَّارَاتُ:

اَلْکَفَّارَةُ : هِیَ عِبَارَة" عَنِ الفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِیْ مِنْ شَأْنِهَا اَنْ تُکَفِّرَ الْخَطِیْئَةَ اَیْ تَسْتُرَهَا وَتَمْحُوهَا۔[1]

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپالیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

(۱) النھایۃ ۴/۱۸۹

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجالاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپادی جاتی ہیں اور مٹادی جاتی ہیں۔

اَلْمَکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

اَلْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔ یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔ محبّ محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے

اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِسۡبَاغُ الوُضُوۡءِ فِی الۡمَکَارِہِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور اس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

عَاشَ بِخَیۡرٍ وَمَاتَ بِخَیۡرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی۔ خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔ گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہو کر یہ کام سرانجام دینے والے ہو سکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یاد رکھنا جس خالق و مالک نے پیدا فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔ بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ "مَاتَ بِخَیۡرٍ" ان امور کو سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔ یہ وعدہ الٰہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔ خیر سے

وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔ جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّه:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ يَقْتَلُوْنَ بِآثَارِ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ وَيَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُوْلِكَ الْعَظِيْمِ آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ التَّحِيَّاتِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ.

حسنات کی کثرت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ إِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث(٦٦٥)	جلد٢	صفحہ١١٦
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٢٠٤٢)	جلد٥	صفحہ٣٩٠
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث(١١٤٨)	جلد١	صفحہ٣٨٨
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(١٤٥٠١)	جلد١١	صفحہ٤٨٥
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(٤٩٨١)	جلد٣	صفحہ٩١
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(١٥١٤٣)	جلد١٢	صفحہ٩٥
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث(١٩٨٢)	جلد١	صفحہ٥١٧
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(١٤٩٣٢)	جلد١٢	صفحہ٤٦
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ نے ارشاد فرمایا:

مسجد نبوی کے نزدیک کچھ جگہ خالی ہوگئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان کے اس ارادہ کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ہم نے ایسا ارادہ کرلیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے بنو سلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑو (جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتے ہوتو) تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔

-☆-

مسجد کے قرب کا ایک اپنا شرف ہے لیکن جو مسجد سے بعید ہیں جنکے گھر مسجد سے فاصلے پر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں سے محروم نہیں۔

ایک بندہ مومن جب اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شعار بناتا ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوگر ہوتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء ہوا کرتا ہے۔ غور کیجئے فرشتے نوری مخلوق ہیں اور اللہ کے ہاں عزت وکرامت والے ہیں لیکن جب ایک مسلمان وضو کرکے گھر سے مسجد کی طرف رخ کرتا ہے سجدے کی بے تابی اسے مسجد کھینچ لاتی ہے تو یہی نوری مخلوق اسکے نشاناتِ قدم کو گنتی ہے۔ جتنے زیادہ نشانات ہونگے اتنا ہی زیادہ

اجر وثواب ملتا ہے۔

جن افراد کے گھر مساجد سے دور ہوں وہ غمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے کسی بھی امتی کو محروم نہیں رکھا ہے۔ اگر مسجد کے قرب والے اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مالا مال ہیں تو مسجد سے دور رہنے والے بھی اس کے لطف وکرم سے خالی نہیں وہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے باوضو ہو کر مسجد کا رخ کرتے ہیں تو ان پر بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ انکا رکھنے والا ہر قدم انکی نیکیوں میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور انہیں رحمت الٰہی سے معمور کرتا جاتا ہے۔

بنو سلمہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں منع فرما دیا کیونکہ وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئیں گے وہ نشانات قدم لکھ لئے جائیں گے جس کے آج قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں کل قیامت کو اس کی عزت وشرف کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کَانَتْ بَنُو سَلِمَۃَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَرَادُوْا النَّقْلَۃَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الآیَۃُ (اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَھُمْ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ آثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَمْ یَنْتَقِلُوْا.

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۲۲۶) جلد۵ صفحہ۳۶۳
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۲۲۶) جلد۳ صفحہ۳۱۵
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

بنوسلمہ مدینہ منورہ کے ایک ناحیہ میں آباد تھے تو انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُم

بے شک ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشان (جب وہ مسجد کی طرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے چل کر آتے ہیں)

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تمہارے مسجد آتے وقت قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (یہ ارشاد گرامی سن کر بنوسلمہ) مسجد کے قریب منتقل نہ ہوئے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۱۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۳

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَرَادَتْ بَنُو سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ يَابَنِيْ سَلِمَةَ! اَلاَ تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ؟ فَاَقَامُوْا.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صحیح ابی داود	رقم الحدیث (٥٦٦)		
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٥٦)	جلد ١	صفحہ ٢٠٨
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٨٤)	جلد ١	صفحہ ٤٢٨
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٩١)	جلد ١	صفحہ ٢٤١
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیهقی	رقم الحدیث (٤٩٨٠)	جلد ٣	صفحہ ٩١
قال المحقق:	اخرجہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ١	صفحہ ٢٠٧

بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گھر مسجد نبوی کے قریب منتقل کرلیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بنوسلمہ مدینہ طیبہ کے اطراف کو خالی چھوڑ دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ!

کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے آتے، جاتے اپنے اپنے قدموں کے نشانات کا ثواب نہیں لینا چاہتے؟

اس ارشاد کو سن کرانہوں نے اپنے اپنے گھروں میں قیام رکھا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ بَعِيْدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَ آثَارَهُمْ قَالَ فَثَبَتُوا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ

انصار کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب میں

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ا	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ا	صفحہ ۴۲۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ا	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف لابن ابی شیبۃ		جلد ا	صفحہ ۲۰۷

سکونت اختیار کرلیں تو قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ.

اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج رہے ہیں اور ان کے مساجد کی طرف چلتے وقت نشانِ قدم بھی لکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

اس فرمان کے نازل ہونے کے بعد وہ اپنے سابقہ مکانات میں ہی قیام پذیر رہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اَلْاَ بْعَدُ وَالْاَ بْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦٤١)	جلد١	صفحہ٢٤٠
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٧٨٢)	جلد١	صفحہ٤٢٧
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٥٥٦)	جلد١	صفحہ٢٠٧
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٥٥٦)	جلد١	صفحہ١٦٥
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٦٠٣)	جلد٨	صفحہ٣٦٦
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الموطا للامام مالک		جلد١	صفحہ٥٧
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (٤٩٨٢)	جلد٣	صفحہ٩١

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا گھر مسجد سے دور ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہے اس کا (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف آتے اور جاتے) بہت بڑا اجروثواب ہے۔

-☆-

ایک مسلم مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا جب وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرے گا تو اسے اتنا ہی زیادہ اجروثواب ملے گا۔ وجہ بالکل واضح ہے کہ دور سے مسجد آنا قوی ایمان کی نشانی ہے اور دور سے آنے والا زیادہ قدم چل کر آئے گا تو جتنے زیادہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنا ہی اجروثواب زیادہ ملے گا اور اتنے ہی زیادہ اسکے گناہ مٹیں گے اور اتنے ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہونگے۔

ہر قدم پر دس نیکیاں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : اِذَاتَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثم أَتٰى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۷۱)	جلد۱۳	صفحہ۳۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۲۱۱
قال الحاکم:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
تلخیص المستدرک بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۱
قال الذھبی:	صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۲)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد		جلد۲	صفحہ۳۲
قال الھیثمی:	رواہ احمد، ابویعلیٰ والطبرانی بعض الطرق صحیح وصححہ الحاکم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۵)	جلد۵	صفحہ۳۹۳ مختصراً
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے یا ایک لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف چل کر آیا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہے جیسے عبادت کرنے والا ہے۔ گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر لوٹ جانے تک وہ صلاۃ ادا کرنے والوں (نمازیوں) میں لکھا جاتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ کرم فرمایا ہے صلاۃ بندے پر فرض ہے اور یہ اس پر بندہ ہونے کے ناطے لازم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بھی اجر نہ دے تب بھی یہ بندوں پر فرض ہے اس کی ادائیگی کے بغیر مفر نہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کریم اللہ کس درجہ کرم کرتا ہے۔

كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ :

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی اپنے گھر سے وضو کر کے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

آیئے عبادت الٰہی کو لازم پکڑیں۔ پانچوں وقت مسجد جا کر با جماعت صلاۃ ادا کریں۔ مسجد سے گھر کی دوری کا عذر نہ کریں۔ اللہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے جتنے قدم اٹھیں گے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ جب بندگی کیلئے جاتے ہوئے

جب مسجد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہر قدم پر دس نیکیاں ملیں تو اس مسجد میں داخل ہو کر کتنا اجر و ثواب ملے گا وہاں صلاۃ ادا کرنے پر کس درجہ کرم ہوگا اور وہاں عبادت کی نیت کے ٹھہرنے سے کس قدر درجات بلند ہونگے۔

اَلْقَاعِدُ یَرْعَی الصَّلاۃَ کَالْقَانِتِ:

اللہ کے گھر مسجد میں صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہیں جیسے عبادت گزار ہوا کرتا ہے۔ اس امت پر کتنا کرم ہے ابھی عبادت کرنی ہے ابھی صلاۃ ادا کرنی ہے لیکن اس کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت گزار متصور ہوگا۔ اس کا ہر لمحہ عبادت لکھا جائے گا۔ یہ اس کے گھر مسجد میں آنے کا اجر ہے مسجد میں بیٹھ کر صلاۃ کے انتظار کا اجر ہے۔ مسجد میں جس صلاۃ کے انتظار پر اتنا اجر ہے کہ وہ قانتین میں شمار ہوتا ہے تو خود صلاۃ ادا کرنے کا کتنا اجر و ثواب ہوگا۔

یُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ:

گھر سے نکل کر مسجد کا رخ کرنے والا جب تک واپس گھر نہیں آجاتا اس وقت تک وہ مصلین سے ہے۔ اس کا نام مصلین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد نکلا پھر مسجد میں اس نے قیام کیا صلاۃ ادا کی پھر صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ وہ گھر پہنچا۔ اگر اس طرح اس کے دو یا تین گھنٹے بھی صرف ہو چکے ہوں تو یہ مت سمجھے یہ وقت اس کا بے کار گیا ہے۔ العیاذ باللہ! بلکہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ غلامی پر فخر کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ یہ سارے لمحات اس کی عبادت میں گزرے ہیں اور کریم اللہ نے اس کا نام مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا ہے۔

حج اور عمرہ جتنا اجر وثواب

عَـنْ اَبِـیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَـنْ خَـرَجَ مِـنْ بَیْتِـهٖ مُتَـطَهِّـرًا اِلٰی صَلاَـةٍ مَـكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْـمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لاَ یَنْصِبُهٗ الا اِیَّاهُ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلاَةٌ" عَلٰی اَثْرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَیْنَهُمَا كِتَاب" فِیْ عِلِّیِّیْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلا تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا احرام باندھے ہوئے حاجی کو ملتا ہے۔

جو اپنے گھر سے ضُحٰی (چاشت) کے نوافل ادا کرنے کیلئے نکلا اس کے مسجد جانے کی غرض صرف یہی ہو تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا عمرہ ادا کرنے والے کو ملتا ہے۔

ایک صلاۃ (نماز) کے بعد دوسری صلاۃ اس طرح ادا کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علّیّین میں نام لکھوانا ہے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی:	حسن		

اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ:

گھر سے وضو کر کے پاک وصاف ہو کر مسجد کی جانب رخ کرنا سعید ہونے کی نشانی ہے اور جو خوش بخت ایسا کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بشارت دے رہے ہیں کہ ایسے احرام باندھے ہوئے حاجی کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا کتنا ثواب ہے ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۱۹۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۶۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)		صفحہ ۳۲۹
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۰
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	جلد ۷	صفحہ ۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۹
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		

جس نے حج کیا کہ نہ دوران حج کوئی بیہودہ بات کی اور نہ فسق کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

-☆-

گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی نیت سے جانے والا حج کا ثواب لے رہا ہے۔ حج گناہوں سے پاک کرتا ہے تو یہ عمل بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے باوضو ہو کر گھر سے مسجد جانا معمولی عمل ہے اس سے حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

اے بندہ مومن! یہ شیطانی وسوسہ ہے ثواب نہ تو نے دینا ہے نہ میں نے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے دینا ہے وہ علیٰ کل شئ قدیر ہے جو چاہے کرے وہ رحیم وکریم اللہ ہے اس کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

دوسری بات: سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمارا کام ایمان لانا ہے اور نعمت ایمان سے معمور خوش بخت ان چیزوں کو فوراً مان جایا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کو اپنے ذھن کے پیمانے پر نہیں تولا کرتا۔

اَجْرُ الْمُعْتَمِرُ:

صلاۃ الضحٰی ادا کرنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ" لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ" اِلَّا الْجَنَّةُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۶)	جلد۹	صفحہ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۶
صحیح بخاری	رقم الحدیث (۱۶۸۳)	جلد۲	صفحہ۶۲۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۱۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۷۳)	جلد۹	صفحہ۳۹۰
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۶۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۸)	جلد۳	صفحہ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	جلد۳	صفحہ۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۷۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۴۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۱۳)	جلد۴	صفحہ۱۳۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔

-☆-

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے تو مفہوم واضح ہوا ایک صلاۃ الضحٰی دوسری صلاۃ الضحٰی تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

اللہ تعالٰی ہر اہل ایمان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد ۷	صفحہ ۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علٰی صحتہ		
سنن الکبرٰی للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۸
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۸۷۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب /	رقم الحدیث (۱۰۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۴
قال الالبانی:	صحیح		

کِتَاب" فِیْ عِلِّیِّیْنَ:

علیین میں جنتی افراد کا نام لکھا جاتا ہے۔ اسکے جنتی ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ ایک صلاۃ (نماز) کے ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ (نماز) کا انتظام کرنا اس طرح کہ اس وقت میں کسی قسم کی کوئی لغوبات نہ ہو انسان کو جنتی بنا دیتا ہے۔

اے ایمان والے! دیکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ کس درجہ مہربان ہے اس کا دریائے جود وعطا کس درجہ موجزن ہے آجا اسکی رحمتوں سے لبریز ہوجا اسکی رضا کی خاطر مسجد میں بیٹھ کر ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کر لے اس طرح کہ زبانِ قلب وقالب ذکر الٰہی کے مزے لے رہی ہو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیرا نام علیین میں مرقوم فرمائے گا اور عالم بالا میں تیرے جنتی ہونے کی منادی ہوجائے گی۔

اللہ کی کفالت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہٗ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ مسجد جس کا گھر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو راحت، رحمت اور پل صراط سے گزار کر اللہ کی رضا جنت تک لے جانے کا کفیل ہے۔

-☆-

مسجد ہر متقی و پرہیز گار کا گھر ہے۔ گھر سے محبت ایک فطرتی چیز ہے گھر کی ہر چیز اور ہر کونے سے الفت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح متقی مسجد سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کی الفت سے سرشار رہتا ہے وہ جہاں بھی چلا جائے مسجد کی محبت و چاہت اس کے دل سے نہیں نکلتی۔ مسجد سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۲۶) جلد۲ صفحہ۱۳۴

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار

وقال: اسنادہ حسن قلت ورجال البزار کلھم رجال الصحیح

اَلتَّقِیُّ:

تقوی کی دولت سے آراستہ متقی وپرہیزگار

فخر العلماء امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

اَلْمُتَّقِیُ : مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْیَا وَرَاءَ الْقَفَا وَکَلَّفَ نَفْسَہُ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا۔(1)

متقی وہ ہے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے دنیا کو پسِ پشت پھینکے اور اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

جو آدمی مسجد کو گھر بنایا ہے وہ متقی ہے۔ جب وہ تقوی کی سعادت سے سعادت مند ہو گیا تو یقیناً وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر کاربند ہے دنیا اور متاعِ دنیا سے اسے کوئی رغبت نہیں بلکہ وہ آخرت کا طلبگار ہے اپنے نفس کو اخلاص ووفا کا پیکر بنا چکا ہے اور حرام و بے وفائی سے اجتناب کر چکا ہے۔

مسجد کو گھر بنانے والے کو اتنی سعادتیں اللہ اکبر!

اے ارحم الرحمین! ان سعید لوگوں کے صدقے جو مساجد کو اپنا گھر بناتے ہیں ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے آراستہ فرما اور ہمارے باطن کو اپنے ذکر کے انوار سے فروزاں فرما۔ دنیا اور متاعِ دنیا سے بے رغبتی عطا فرما۔ دنیا میں اتنا منہمک نہ کرنا کہ آخرت کو بھول جائیں بلکہ ہر لحہ ہماری نگاہوں کے سامنے قبر و آخرت رکھنا، اخلاص وللّٰہیت کی دولت

(۱) تفسیر الکبیر للرازی

ارزانی فرما اور وفا کی پاکیزہ خوشبو سے معطر فرما اور ہمیں ہمیشہ حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما بلکہ جو امور مکروھات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بھی محفوظ و مامون فرما اور ہمیں اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ بے وفائی کے داغوں سے معرا فرما۔

تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ:

جو آدمی مسجد کو گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے راحت وچین سے نوازے اور اس کیلئے اپنی رحمتوں کے در کھول دے۔

اللہ تعالیٰ جس کو راحت پہنچانے کا ذمہ لے لے، اسے رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرما لے اس آدمی کے راحت وآرام اور رحمتوں سے لبریز ہونے پر کون ہمسری کر سکتا ہے؟

مساجد کو گھر بنانے والے کو راحت وچین نصیب ہے وہ راحت اھل ثروت کو کہاں؟ بڑے بڑے سرمایہ دار کاروبار کی وسعتیں رکھنے والے اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے بلکہ وہ باجبروت حکمران جو لوگوں کی تقدیروں سے کھیلتے ہیں انہیں وہ چین وہ سکون کہاں نصیب ہے جو ایک مسجد میں بیٹھنے والے اسے اپنا وطن اور گھر بنانے والے تقویٰ کی دولت سے آراستہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو حاصل ہے۔ اس کے ایک ایک لمحہ پر دنیاوی راحتیں قرباں اس کی ایک ایک ساعت پر عارضی وناپائیدار بادشاہیں نثار!

وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ:

جو سعید روح مسجد کو اپنا گھر بنالے اللہ ذوالجلال والاکرام اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے کہ اسے پل صراط سے امن وعافیت سے گزار دے گا اور اسے اللہ کی رضا جنت تک لے جائے گا۔

جہنم سے ہر ایک نے گزرنا ہے اِنْ مِنْکُمْ اِلاَّ وَارِدُھَا وَکَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْماً مَقْضِیّاً. بدنصیب جہنم میں رہ جائیں گے اور خوش نصیب گزر کر جنت چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی و سرمدی رضا کی دولت سے سرفراز ہونگے۔

مسجد کو گھر بنانے والا کتنا سعید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج دنیا میں اس سے وعدہ فرما رہا ہے کہ میں تجھے پل صراط سے گزار دوں گا، تجھے اپنی رضا کی سعادت سے لبریز کروں گا اور تجھے جنت میں داخل کردوں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کیا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

ضمانت الٰہیہ میں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّۃُ مَجَالِسَ، اَلْمُؤْمِنُ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَاکَانَ فِیْہِ شَیٌ مِنْھَا : فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَۃٍ اَوْ عِنْدَ مَرِیْضٍ اَوْفِیْ جَنَازَۃٍ اَوْفِیْ بَیْتِہٖ اَوْ عِنْدَ اِمَامٍ مُقْسِطٍ یُعَزِّرُہٗ وَیُوَقِّرُہٗ اَوْفِیْ مَشْھَدِ جِھَادٍ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) مجلسیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مومن کا ضامن ہے۔ ان مجالس میں اس کا جتنا بھی حصہ ہو، مسجد جماعت میں، مریض کے پاس، جنازہ میں، اپنے گھر میں، عادل حکمران کے پاس جو اس کی تعظیم وتوقیر کرے، مشھد جہاد میں۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۳۴) جلد۲ صفحہ۱۳۶

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار بنحوہ ورجالہ موثقون

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۸۹) جلد۱ صفحہ۲۹۶

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب الترھیب/رقم الحدیث (۳۲۸) جلد۱ صفحہ۲۵۲

قال الالبانی حسن لغیرہ

حدیث پاک کے ایہ الفاظ مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيْضاً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدَ اَوْرَاحَ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّرُه كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ اِنْسَاناً كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اللہ تعالی اس کا ضامن ہے۔ جس نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جو صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن

الترغیب والترھیب
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۳۱۶) جلد۲ صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی: صحیح
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۴۹۵) جلد۲ صفحہ ۴۱۲
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۷۲) جلد۲ صفحہ ۹۴
قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۹۲) جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ہے جو امامِ وقت کے ہاں گیا اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

-☆-

ضامن تمام امور اپنے ذمہ لے لیا کرتا ہے۔ انسان اپنے ذمہ جو چیز لے ہو سکتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکے انسان کی کمزوری اور اسکی بے بضاعتی اسے تمام امور کی نگرانی نہ کرنے دے لیکن جس خوش نصیب کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اس کے بختوں کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہر قسم کے نقص اور کجی سے معرا ہے جس کی ضمانت نقص کے داغ سے داغدار ہو وہ الٰہ نہیں ہوسکتا۔

مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ فی سبیل اللہ کے الفاظ قابل غور ہیں دشمن سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں دین کے دشمن سے بھڑ جانا مردانگی ہے لیکن پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ جہاد کس غرض سے کیا ہے اگر اپنی نام ونمود کیلئے کیا یا اپنی شجاعت و بہادری کے جوھر دکھانے کیلئے کیا یا اپنے قبیلہ وقوم کی دھاک بٹھانے کیلئے کیا تو یہ جہاد بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہیں وہاں وہی جہاد قبول ہے جو فی سبیل اللہ اس اللہ کی راہ میں ہو اس کے دین کی سربلندی کیلئے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہو۔ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاھد کا ضامن اللہ تعالی ہوا کرتا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِيْضاً:

جو کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے

محروم نہیں ہے۔ مریض مرض میں مبتلا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کا دوست اس کا بھائی کسی دوائی تو تلاش کرسکتا ہے اس کے پاس جاکر اسکو صدقہ دے سکتا ہے ایسا مومن جو اپنے بھائی کی تیمارداری و عیادت کرتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ:

جو شخص صبح یا شام مسجد کا رخ کرے وہاں جاکر صلوۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے اپنے قلب و قالب کو منور کرے یہ اس کا جانا صبح ہو یا شام دن ہو یا رات ہو سخت دھوپ میں ہو یا تاریک رات میں اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے اسلئے تمام امور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیئے ہیں۔

مسجد جاکر صلوۃ ادا کرنے والا اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکرمند ہوسکتا ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی غرض سے مسجد آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسکے گھر و عافیت کا بھی رہے گا جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

بسا اوقات انسان سوچتا ہے کہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ مسجد کا رخ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی اس ضمانت پر یقین رکھنا چاہیئے جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو اس کی ضمانت پر بھروسہ رکھ کر مسجد کا رخ کرنا چاہیئے یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے بہرہ ور کرے گا ہوسکتا ہے اس کے اخلاص کی بدولت اور اس فرمان ذیشان پر یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے بیماری سے نجات عطا کردے۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

کبھی انسان کاروبار میں مگن ہے اس کی دوکان پر گاہک کثیر تعداد میں ہیں اور مسجد سے موذن کے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند ہوتی ہے اس کا نفس کہتا ہے اگر تو صلوۃ کی

ادائیگی کیلئے مسجد جائے گا تو یہ موقع کھودے گا گاہک اور خریدار چلے جائیں گے تجھے کافی نقصان ہوگا۔

اے مردِ مومن یہ نفس کا دھوکہ ہے۔ جب اللہ اکبر کی صدا آئے فوراً مسجد کا رخ کر یقین وایمان کی دولت کو سمیٹتے ہوئے اللہ کے گھر جا کر سجدہ کا لطف ولذت لے اللہ تعالیٰ تیرا ضامن ہے وہ تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا یہ گاہک چلے گئے تو کوئی بات نہیں رحیم کریم اللہ اپنا وعدہ یوں بھی پورا فرما سکتا ہے کہ تجھے وہاں سے رزق عطا کردے جہاں تیرا وہم وگمان بھی نہ ہو۔ یہ علامت تقویٰ ہے اور تقویٰ سے آراستہ انسان کو کریم اللہ بہت کچھ دیتا ہے۔

مَنْ یَقِّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجاً وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لاَ یَحْتَسِبُ.

جو اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ بنا تا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا وھم وگمان نہیں ہوتا۔

مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُهٗ:

جو حاکم وقت کے ہاں گیا حاکم ہونے کے ناطے اس کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے اسے یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ ذوالجلال والاکرام اس کا ضامن ہے۔

مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِهٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَاناً:

گھر میں عموماً انسان جب اپنے اہل خانہ کے پاس بیٹھتا ہے اپنے اعزہ واقارب کے پاس بیٹھتا ہے مختلف انواع لوگوں پر تبصرے شروع ہوجاتے ہیں دوسرے لوگوں کی اچھائیوں کے ساتھ ان کی برائیوں کا ذکر بھی چھڑ جاتا ہے پھر انسان ان کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا

ہے۔غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع کر دیتا ہے۔چند منٹ میں اپنی نیکیاں ضائع کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں کو غیبت جیسی قبیح مرض سے بچانے کیلئے کئی ارشادات فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی کہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والے کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔جس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے امور اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو یقیناً وہ بڑا سعید ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاَ ثَۃٌ ''کُلُّھُمْ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَکَفٰی اِنْ مَاتَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مَنْ دَخَلَ بَیْتَہٗ فَسَلَّمَ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ'' عَلَی اللّٰہِ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۲	صفحہ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک		جلد۲	صفحہ۷۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۳۸)	جلد۹	صفحہ۲۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان تینوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے

ایک وہ آدمی جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلا اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا اسے اجر وثواب اور مال غنیمت دیکر گھر لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو (صلاۃ ادا کرنے کیلئے) مسجد کی طرف چلا تو اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے ورنہ اسے اجر وغنیمت دیکر واپس لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو گھر میں ''السلام علیکم'' کہہ کر داخل ہو تو اس کا ضامن (بھی) اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْرِعاً قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَاباً مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا

ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ صلاۃ المغرب ادا کی (صلاۃ کے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۳۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد۱	صفحہ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۶۶۱)		جلد۲	صفحہ۲۸۹

بعد) جس نے اپنے گھر جانا تھا وہ چلا گیا اور جس کی قسمت میں مسجد میں رہ جانا تھا وہ رہ گیا۔ تو اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ تیز سانس لے رہے تھے اور اپنا تہہ بند اٹھایا ہوا تھا اور (ہم جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے) فرمایا:

تمہیں مبارک ہو! یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہارے سبب فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے:

(اے فرشتو) دیکھو میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ (صلاۃ المغرب) ادا کر لی ہے اور دوسرے فریضہ (صلاۃ العشاء) کا انتظار کر رہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعر مذلت میں گری ہوئی تھی لات ومنات کی پوجا عام تھی اللہ وحدہٗ لاشریک کے پرستاروں تقریباً دنیا سے ناپید تھے اچانک رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم رحمۃ للعالمینی کا تاج مرصع سجائے ہوئے اس عالم رنگ وبو میں تشریف لائے کہ دنیا توحید کے انوار سے چمک اٹھی اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اھل ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق وشوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاۃ ادا کر کے دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں نہ جھکا لیتے انہیں چین نہ آتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما کے بیان کے مطابق ایک دن صلاۃ المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاۃ العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اهل ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطور فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا تھا:

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا۔ جواباً وحدہٗ لاشریک نے فرمایا تھا:

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ.

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فسادی اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے خاص بندوں پر تھی جو سے توحید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے رہے ہونگے انہیں عبادت کا یوں ذوق وشوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیچ ہوگا وہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں گے۔

خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔

آج بھی جو انسان کلمہ گو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد

میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطور مباھات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطور فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارازانی فرما۔ آمین

بِبَرْکَةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حقیقی عزت والا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۸۰) جلد ۱ صفحہ ۲۹۲
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی: حسن
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۸۷) جلد ۲ صفحہ ۱۴۹
قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۱۳۹) جلد ۱ صفحہ ۲۵۳
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ/رقم الحدیث (۱۱۶۹) جلد ۳ صفحہ ۱۵۷
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۶۵) جلد ۲ صفحہ ۸۶
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۶۳۷) جلد ۵ صفحہ ۱۹۳
مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۴۳۶) صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبد الرزاق رقم الحدیث (۱۹۶۷۳) جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے تو جس کی زیارت کیلئے آیا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

-☆-

حقیقی عزت اسی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ خالق و مالک جل جلالہٗ جس کے سر پر عزت و کرامت کا تاج سجادے اس کی ہمسری کون کرسکتا ہے۔ دنیا کی یہ ظاہری عزتیں سب عارضی عزتیں ہیں بلکہ یہ عزت کے پردے میں رسوائیاں ہیں ہاں جسے اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے پروردگار جسے مکرم بنادے وہ ایسی عزت سے سرفراز ہے جہاں ذلت و رسوائی کا شائبہ نہیں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۰۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ! اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی اَهْلِ السَّمَاءِ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِی الْاَرْضِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۴۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۳	صفحہ ۲۵۸
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)		صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو ندا دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو تو جبریل امیں اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل امین علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس اھل السماء (آسمان والے) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع واعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے اھل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اھل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب وکامران ہے۔ اھل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کر سکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک وصالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہیئے۔

اللہ کی خوشنودی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاتَوَطَّنَ رَجُلٌ" الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ اِلاَّ تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۴۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۶
قال احمد محمد شاکر:	....		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۶۸)	جلد ۸	صفحہ ۳۲۸
مسند ابی دواد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۴)		صفحہ ۳۰۷

ارشادفرمایا: جوخوش قسمت آدمی مساجد کوصلاۃ اورذکر کیلئے اپناوطن بنالیتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے جیسے کافی عرصہ سے غائب شدہ کے آنے والے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

کس آدمی کووطن سے محبت نہیں ہے؟ ہرآدمی اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہے وطن پرآنچ آنے لگےتو اہل عزم وہمت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

اس روح ارجمند کے بختوں پرقربان جائیں جومسجد کواپناوطن بنالیتا ہے اور مسجد سے محبت اسے ہرمحبت سے بے نیاز بنالیتی ہے اگرکسی لمحے وہ مسجد سے باہر چلا جائے تو اس کی روح کا قرار چھن جاتا ہے مسجد سے دوری اس کی روح کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپاتی ہے۔اسے مسجد میں پہنچ کرایسے سکون وقرار ملتا ہے جیسے مچھلی کوپانی میں اطمینان وسکون ملاکرتا ہے۔ایسے نیک بخت سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہےاس کی اس ادا پراللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کا پروانہ عنایت فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کوکس انداز سے بیان فرمایا ہےحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے ملاحظہ ہو:

تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ:

اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب شدہ کے آنے سے اس کے گھر والوں کوخوشی ہوتی ہے۔

یہ خونی رشتے کس درجہ گہرے ہوتے ہیں اوران کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں کہ ایک عزیز کہیں چلا جائےتو باقی گھر والوں کا قرار وسکون چھن جاتا ہےان کی زندگی پھیکی ہوجاتی ہے

جب وہ واپس آئے تو تمام اھل خانہ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں اور ان کے چہروں کی شادابی ان کی دلی کیفیت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ ان تمام لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی سے کتنا پیار فرماتا ہے کس درجہ محبت فرماتا ہے جیسے وہ مسجد کو اپنا گھر اپنا وطن بنالے اللہ تعالیٰ کو بھی خوشی ہوتی ہے جیسے غائب کے آنے سے گھر والوں کو ہوا کرتی ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اور اہل ایمان جب بیت اللہ کو اپنا وطن بنالیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی قدر کرتا ہے اور خوشی کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

ہمارے بعض اسلاف نے مساجد کو اپنا وطن بنایا پھر ساری زندگی مساجد میں گزار دی۔ ان میں سے عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرام نمایاں ہے کہ آپ نے ساری زندگی مساجد کو اپنا وطن بنایا مساجد سے یوں محبت کی جیسے انسان اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔

تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کا انوکھے رنگ سے ظہور ہوا کہ آپ کی قدسی صفات اولاد امجاد نے بھی مساجد کو ہی وطن بنالیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور یوں خوش ہوا کہ وادی کشمیر جنت نظیر خوبصورت مساجد سے جگمگا اٹھی جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی جبینیں اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر سکون و قرار پاتی ہیں۔

اے اللہ! جب تو کسی سے خوش ہوتا ہے تو اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ وہ حصر و شمار میں نہیں آتا جب تو نے خوش ہو کر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دیا تو کتنا دیا اسکی کسی کو کیا خبر ہاں آپ کے

غلاموں کے نسبت شریفہ سے جگمگاتے بشرے آج بھی بتاتے ہیں کہ تو نے خوش ہو کر دیا ہے تو بہت کچھ دیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیراً وَلَکَ الشُّکر یَااَللّٰہُ نَحمَدُکَ وَنَشْکُرُکَ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْم اَللّٰھُمَّ لاتَحرِمْنَا مِنْ فَضْلِ جُوْدِکَ وارْزُقْنَا مِنْ لَّدُنْکَ کَمَا رَزَقْتَ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوَاتِ اَطْیَبُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰھا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لاَیَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَ ہٗ وَیُسْبِغُہٗ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ لاَ یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلاۃَ فِیْہِ اِلاّ تَبَشْبَشَ اللّٰہُ اِلَیْہِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِہٖ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۴۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۵۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۹۲
قال المحقق:	رجالہ ثقات ورجال الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جب کوئی وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے اور اسے مکمل کرے پھر مسجد آئے تو صرف صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے آئے تو

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ کسی اپنے دور گئے ہوئے عزیز کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۳۴) صفحہ ۳۰۷

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۰۷) جلد ۴ صفحہ ۴۸۴

قال المحقق: إسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۸۰۲) جلد ۱ صفحہ ۴۶۸

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نظر شفقت میں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَسْوَدَ اَوْ اِمْرَأَةً سَوْدَاءَ کَانَ یَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ. فَقَالَ اَفَلاَ کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ بِهٖ دَلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ اَوْقَالَ عَلٰی قَبْرِهَا فَاَتٰی قَبْرَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ والی عورت مسجد سے (روزانہ) تنکے چنا کرتی تھی، جھاڑو دیا کرتی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۸) واللفظ لہ	جلد۱	صفحہ۱۶۰
ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۵۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۱

تھی۔ وہ مرگئی۔ حضور نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس کا انتقال ہوگیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی صلاۃ الجنازہ ادا کی۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ : اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ (اَوْشَابًّا) فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا (اَوْعَنْهُ) فَقَالُوْا: مَاتَ، قَالَ "اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ" قَالَ : فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا (اَوْ اَمْرَهٗ) فَقَالَ: "دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ" فَدَلُّوْهُ. فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ" ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَيْهِمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۰۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۷۸
قال شعیب:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۴۶)		صفحہ ۳۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۳۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۸۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مفقود پایا تو اس کے بارے میں حاضرین سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟

راوی حدیث بیان کرتے ہیں گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو بالکل معمولی سمجھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۹)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۹)	جلد۵	صفحہ۳۶۳
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۴۴
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۴۷)	جلد۲	صفحہ۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۴۸

انہوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر (ہی) صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبور اھل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان پر میرے صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان قبور کو ان کیلئے منور فرما دیا ہے۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمینی کی خلعتِ زیبا زیب تن فرما کر اس عالم آب وگل میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا شفقت و پیار ہیں۔ آپ اپنی امت کے ہر فرد کے خیر خواہ ہیں ان میں سے جو بھی کوئی نیک کام کرتا آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی ہر اھل ایمان کیلئے سعادتوں کی سعادت ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد شریف میں آتی جھاڑو دیکر چلی جاتی۔ مسجد شریف میں کوئی تنکہ دیکھتی اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے بظاھر یہ ایک معمولی عمل ہے لیکن جو لجپال ہو اس کا کام لجپالی ہی ہوا کرتا ہے اس عمل کو دیکھنے والے افراد تو معمولی سمجھیں لیکن امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معمولی نہیں سمجھ رہے آپ کی نگاہِ پاک میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہٗ کے گھر کوئی صاف کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر توجہ نہ فرمائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

بہرحال ایک رات اس عورت کا انتقال ہوگیا وہ اس دار فانی کو خیر باد کہہ گئی۔ لوگوں نے اس کی ظاہری صورت کی بنا پر اور معمولی خاندان سے ہونے کی بنا پر اسے کوئی اہمیت نہ دی اور

رات کی تاریکی میں ہی اسے سپرد خاک کر دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے جمیع افراد کے حالات سے باخبر ہیں اس عورت کی حالت بھی آپ سے مخفی نہ تھی لیکن اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور اپنی امت کو درس دینے کیلئے آپ نے فرمایا:

اَفَلاَ کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ؟ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔

یہ عورت کس درجہ خوش بخت تھی کہ اس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ جس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں وہ قبر یقیناً رشک ارم ہے اور قبور میں اس کا ایک مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر جا کر صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی:

یہ عورت مسجد سے محبت کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی محبت سے محروم نہیں رکھا۔

یہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے باطن کو اجلا و مصفا بنا دیا تھا۔

یہ عورت مسجد کی طرف آتی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر جلوہ گری فرمائی۔

اہل ایمان آیئے! ہم بھی مساجد سے محبت کریں اسکی صفائی وطہارت کا اہتمام کریں۔

یقین رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مبارک صرف اس دور تک نہ تھا بلکہ یہ فیضان

قیامت تک جاری وساری ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس عورت کے نبی نہ تھے بلکہ ہر کلمہ گو کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ آج جو لوجہ اللہ مسجد کی صفائی کرتا ہے کل جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کو بھی کرم نوازیوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَ ة" ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلاتِىْ عَلَيْهِمْ:

بیشک یہ قبریں اھل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے ان پر صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبور کو ان کیلئے منور فرماتا ہے۔

قبور تاریک جگہیں ہیں یہاں روشنی ونور نام کی کوئی چیز نہیں جو قبر میں چلا گیا وہ تاریکی وظلمت میں ڈوب گیا ہاں جس خوش قسمت کی قبر پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ ادا کریں اس کیلئے استغفار فرمائیں اس کو اپنی دعاؤں سے نواز دیں اسکی قبر نور سے بھر جاتی ہے اور اس کی قبر نور کا مرکز قرار پاتی ہے۔

آج جنکی بھی قبریں اندر سے منور ہیں وجہ یہ ہے کہ ان پر نور الانوار سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم ہے نور والی سرکار نے اپنی دعا سے انکی قبر کو منور فرمادیا ہے۔

اے ایمان والے! ایسا کوئی عمل کرلے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوجائیں پھر جب اللہ کے پیارے حبیب راضی ہونگے تو یقین رکھنا کہ وہ تیری قبر پر بھی کرم فرمائیں گے اور اسے انوار وتجلیات سے بھر دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل مساجد کی صفائی و نظافت ہے۔ آج مساجد سے محبت کر لیجئے اسکی صفائی کا اہتمام کیجئے جواباً اللہ کے محبوب اپنے جمال جہاں آرا سے تمہاری قبر کو قابل رشک بنائیں گے اور وہ جنت کا حصہ قرار پائے گی۔

ملائکہ مشغول دعاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَاکَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَائِکَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهٖ مَالَمْ یُؤْذِفِیْهِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلد۱	صفحہ ۴۳۵
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۸)	جلد۱	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۵)	جلد۱	صفحہ ۱۵۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰)	جلد۲	صفحہ ۱۵۰
قال ابوعیسٰی:	حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد۲	صفحہ ۳۵۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علٰی صحۃ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہو تو صلاۃ کی ادائیگی جب تک اسے مسجد میں روکے رکھے وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

تم میں سے جس نے جہاں صلاۃ ادا کی اور وہ وہاں بیٹھا رہا تو جب تک وہ وہاں بیٹھا رہے ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما

اے اللہ! اس پر رحم وکرم فرما

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

یہ دعائیں جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ صلاۃ ادا کرنے والا بے وضو نہ ہو جائے یا جب تک کسی کو اذیت نہ دے۔

-☆-

المصنف لعبد الرزاق: رقم الحدیث (۲۲۱۰) جلد ۱ صفحہ ۵۸۰

المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۳

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۱۰۶) جلد ۸ صفحہ ۱۹۶

قال احمد محمد شاکر: حدیث صحیح

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جب بھی اہل ایمان مساجد میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اسکی عنایات کریمانہ کی پھوار شروع ہو جاتی ہے پھر جب تک مساجد میں مشغول عبادت رہیں اللہ کے ذکر کی لذت سے سرشار رہیں یہ رحمتیں اور برکتیں برستی رہتی ہیں۔

كَانَ فِيْ صَلاَةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ:

جب تک اھل ایمان صلاۃ ادا نہیں کر لیتے وہ صلاۃ میں ہیں۔

یعنی صلاۃ الجماعۃ (با جماعت نماز) ادا کرنے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی ہے ایک مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں آ گیا اور اسکے انتظار میں بیٹھ گیا صلاۃ تو آدھ گھنٹہ بعد ادا کی جائے گی لیکن اللہ الکریم کی کرم نوازی ملاحظہ ہو کہ اس کا یہ آدھ گھنٹہ جو انتظار صلاۃ میں بسر ہو رہا ہے وہ بھی صلاۃ میں شمار ہوگا۔ اسے اس آدھ گھنٹہ میں قیام رکوع وسجود کا ثواب مسلسل ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر، مسجد سے کس درجہ پیار ہے اور جو آدمی اسکے گھر کا رخ کرتا ہے اس پر بھی وہ کتنا شفیق ہو جاتا ہے مسجد داخل ہوتے ہی اسے عبادت کا ثواب دینا شروع کر دیتا ہے۔ فرشتے اس کے اعمال نامہ میں صلاۃ کا ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب تک وہ صلاۃ ادا نہ کرے اس کا ثواب مسلسل لکھا جاتا ہے۔

اَلْمَلاَئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهٖ:

ملائکہ اللہ کی رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس جگہ اس نے صلاۃ ادا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات وکرم نوازیوں کا سلسلہ صرف صلاۃ ادا کرنے تک نہیں بلکہ یہ سلسلہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب تک صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا رہے کرم کی پھوار مسلسل برستی رہتی ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ کی رحمتوں کا جوبن نرالا ہو جاتا ہے اسکے ملائکہ، اسکے نوری فرشتے، معصوم مخلوق دست بدعا ہو جاتی ہے اور عرض کرتی ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ

اللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما،

اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

یہ خاک کا پتلا کس درجہ فیروز بخت ہے جب عبادت کر کے صلاۃ ادا کر کے اللہ کے گھر میں بیٹھا ہے تو نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں شروع کر دیتی ہے اس کی مغفرت اسکے لئے رحمت اور اسکی قبولیت توبہ کی دعائیں کی جاتیں ہیں۔ اولاد آدم کی کتنی خوش بختی ہے کہ نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں کرتی ہے اور جس کے لئے دعائیں فرشتے کریں اس کے مقدروں کی رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو انکا دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ فائق ہے کہ جس کیلئے اللہ فرشتوں کو حکم دے کہ اس کیلئے دعائیں کرو۔ تو یقین جانیئے ایسا آدمی اللہ کی مغفرت اسکی رحمت اور اسکی جانب سے قبولیت توبہ کی سعادت لے کر اٹھتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَایَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلاةٍ مَاکَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلاةَ تَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْیُحْدِثَ
فَقِیْلَ مَایُحْدِثُ! قَالَ یَفْسُوْاَوْیَضْرُطْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
بندہ جب تک اپنے مصلّی میں بیٹھا صلاۃ کا انتظار کرتا ہے تو وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
مسند ابوعوانہ	رقم الحدیث (۱۳۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۴۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ملائکہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کردے

اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما

فرشتوں کی ان دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ صلاۃ ادا کرنے والا واپس نہ پلٹ جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔

-☆-

گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَنْ كَانَ كَثِيْرَ الذُّنُوْبِ وَاَرَادَ اَنْ يَحُطَّهَا عَنْهُ بِغَيْرِ تَعَبٍ فَلْيَغْتَنِمْ مُلَازَمَةَ مَكَانِ مُصَلَّاهُ بَعْدَالصَّلَاةِ يَسْتَكْثِرُ مِنْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ وَاسْتِغْفَارِهِمْ لَهٗ فَهُوَ مَرْجُوٌّ "اِجَابَتُهٗ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى"۔[1]

ابن بطال کہتے ہیں: جو آدمی کثیر الذنوب ہو اور یہ چاہے کہ اس کے گناہ بغیر مشقت کے مٹا دیئے جائیں تو اسے چاہیئے کہ مسجد میں جس جگہ اس نے صلاۃ (نماز) ادا کی ہے صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہے تا کہ وہ اپنے حق میں فرشتوں کی دعائیں کثیر تعداد میں حاصل کر سکے اور اپنے حق میں انکا استغفار بھی لے سکے۔ اسے امید رکھنی چاہیئے کہ اس کے حق میں فرشتوں کی دعا قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى.[2]

(۱) اعلام الساجد صفحہ ۲۱۴

(۲) سورۃ الانبیاء ۲۱/ ۲۸

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگراس کی جسے وہ پسند فرمائے۔

شارح بخاری حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا سھل اور مفید نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

جس کی زندگی گناہوں اور معصیتوں میں گزر گئی اب اسے آخرت یاد آئی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری یاد آئی اب اسکی تمنا ہے کہ اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اسکے لئے آسان اور سھل طریقہ یہ ہے کہ

وہ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے۔زبان قلب وقالب سے ذکر کرتا رہے جب تک وہ بیٹھا ہے فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ.**

اے اللہ اس کے گناہ معاف کردے اے اللہ اس پر رحم فرمادے۔

جب تک یہ بیٹھا رہے گا فرشتوں کی پاک زبان سے اس کیلئے یہ کلمات جاری رہیں گے۔فرشتوں کی یہ دعائیں انشاء اللہ رنگ لائیں گی اور اسے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا کردیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا یَشْفَعُوْنَ اِلاَّ لِمَنِ ارْتَضٰی

فرشتے اسی کیلئے دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند آتا ہے۔مسجد میں صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا ہے وعدہ الٰہی کے مطابق فرشتے اسکے لئے دعاء واستغفار کرتے ہیں فرشتوں کی دعاء واستغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا جاتا ہے۔ہوسکتا ہے ابتداء میں اسکے چند گناہ معاف کیے جائیں لیکن جب وہ مسلسل بیٹھا ہی رہے گا ور ہر صلاۃ کے بعد بیٹھے گا تو

یقیناً ایک وقت وہ آئے گا کہ اسکے جملہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اسکی لوحِ دل کو گناہوں کی ظلمات سے پاک وصاف کر دیا جائے گا۔

ہاں وہ بندہ مومن جو پہلے ہی نیک ہے وہ مسجد میں با جماعت صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اسکے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں یہ دعائیں اس کے درجات کی بلندی کی باعث ہیں اور اسے قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرنے کا ذریعہ ہیں۔

اوتاد المساجد

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَاداً، اَلْمَلاَئِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوا عَادُوْهُمْ وَاِنْ كَانُوا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ ثُمَّ قَالَ جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلاَثِ خِصَالٍ اَخٍ" مُسْتَفَاد" اَوْ كَلِمَة" مُحْكَمَة" اَوْرَحْمَة" مُنْتَظِرَة".

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کچھ لوگ اوتاد المساجد ہیں۔ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی

المستدرک		جلد۲	صفحہ۲۹۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین		
تلخیص المستدرک		جلد۲	صفحہ۳۹۸
قال الذھبی:	صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۸۸)	جلد۹	صفحہ۲۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۵۸۵)	جلد۱۱	صفحہ۲۹۷

عیادت، تیمارداری کرتے ہیں، اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا:

جلیس المسجد (مسجد میں بیٹھنے والا) تین خصال پر ہے:

۱۔ اخ مستفاد (ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاتا ہے)

۲۔ کلمہ محکمہ

۳۔ رحمۃ منتظرۃ

اوتاد المساجد:

بعض چیزوں کے بنانے میں میخ (کیل) استعمال ہوتے ہیں مثلاً میز کرسی وغیرہ کے پائے میخ کی وجہ سے پیوست ہوتے ہیں اس میز کے جوڑوں میں کیل استعمال ہوتے ہیں اس میز کا قیام ان میخوں کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہوں تو میز میز نہ رہے بلکہ منتشر ہو جائے۔ میخ ہی ایسی چیز ہے جس نے ایک میز و کرسی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ان کے اعضا آپس میں ملے ہیں تو میخ کی وجہ سے ان میں اتصال ہے تو میخ کی وجہ سے اور وہ پوری چیز حسن سے آراستہ ہے تو بھی اس میں میخ کا بنیادی کردار ہے۔

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بیت اللہ کی ایک ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے۔ ظاہری تعمیر میں دیوارایں چھت اور دروازے ہیں ان کو آپس میں پیوست رکھنے کیلئے مختلف قسم کے مصالحہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ اس ساز و سامان کی وجہ سے دیواریں ایک دوسرے سے پیوست ہیں اور چھت ان پر قائم ہے۔ اگر یہ سامان کمزور ہو یا یہ اپنی طاقت ختم کردے تو مسجد کی دیواریں قائم نہ رہ سکیں اور مسجد چھت سمیت گر جائے گی۔

اسی طرح مسجد کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے اور اس میں بنیادی کردار اللہ کے مخصوص بندوں کا ہے جنہیں اوتاد المساجد کہا جاتا ہے مسجد کی رونق مسجد کی آبادکاری ان کے دم قدم سے ہے اگر یہ موجود ہیں تو مسجد آباد ہے وہاں ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والے ہیں صلاۃ ادا کرنے والوں کا ایک جمِ غفیر ہے اگر یہ نہ ہوں تو مسجد کی رونق مانند پڑ جاتی ہے وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں کی قلت ہوتی ہے اگر کوئی آ بھی جائے تو بددلی سے صلاۃ ادا کرتا ہے۔ ایسے خوش قسمت افراد جن سے مسجد کی آبادکاری وابستہ ہے یہ مسجد کی باطنی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان کا وجودِ مسعود سراپا رحمت ہوتا ہے ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا ان کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والا سعادت مند ہوا کرتا ہے یہ اخلاق کے پیکر جن کے انگ انگ میں ذکرِ الٰہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اگر ظاہری طور پر کسی ویران و بے آباد جگہ میں فروکش ہو جائیں اور وہاں ظاہری مسجد کا ڈھانچہ تک نہ ہو تو پھر بھی دیکھتے دیکھتے وہ ویران جگہ آباد ہو جاتی ہے اور ان کے دم قدم سے جنگل میں منگل کا سماں ہوتا ہے اور جہاں وہ بیٹھتے ہیں وہ جگہ مسجد کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں اور سر بندگی جھکانے والوں کی کثرت ہوا کرتی ہے وہ بھی وہاں جامِ توحید لبوں سے لگاتے ہیں اور مئے توحید سے شادکام ہوا کرتے ہیں۔ ایسے سعید افراد شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں ''اوتاد المساجد'' کہلاتے ہیں۔

اَلْمَلَائِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ:

اوتاد المساجد جن سے مساجد کی آبادی وابستہ ہے اتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین و جلیس ہوا کرتے ہیں۔ انسان کے سیرت و کردار کی شناخت اس کے ہمنشین و جلیس سے ہوا کرتی ہے تو جن کے ہم نشیں و جلیس اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ہوں

تو ان کی عزت وعظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ہر مخلوق اپنی ہم جنس سے محبت کرتی ہے اس کا راہ ورسم اور میل جول اپنی ہی جنس سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً انسان انسان کا ہم نشیں ہے تو گھوڑے اور خچر کو گھوڑے اور خچر سے انس و یگانگت ہے۔ یہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور لطیف ہیں انسان خاکی مخلوق کثیف ہے تو فرشتے لطیف ہو کر کثیف کے ہمنشیں کیسے ہو گئے تو اس کا جواب بالکل واضح ہے او تادالمساجد ذکر الٰہی کی مے سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ان سے کثافت کو آہستہ آہستہ دور کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب ذکر الٰہی سے کثیف انسان لطیف بن جاتا ہے خاکی نوری کا روپ دھار لیتا ہے فرشی ہو کر عرش کی جانب محو پرواز ہوتا ہے اب جب ایسے افراد کا وجود لطیف ہو گیا تو لطیف مخلوق ان کی ہمنشیں ہوئی۔ ان کا وجود خاکی عارضہ سے نکل کر نوری ہو گیا تو نوری مخلوق فرشتے ان کے جلیس ہوئے۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہوتے اور آنے والوں کے دلوں کو مے توحید سے سرشار کر رہے ہوتے کہ اچانک فرماتے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی آرہے ہیں ان کیلئے جگہ کشادہ کر دو تھوڑی دیر کے بعد مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آتے۔

ایک دن کسی نے عرض کی حضور! قاضی صاحب ابھی تشریف نہیں لاتے بلکہ وہ مسجد سے باہر ہوتے ہیں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا جب میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑے ہو گئے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود لطیف ونوری ہو چکا تھا اس لیئے آپ کی نگاہ پاک نوری مخلوق کو دیکھ لیا کرتی تھی۔

اِنْ غَابُوْا یَفْتَقِدُوْهُمْ:

اوتاد المساجد اگر غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ جب کسی کو کسی سے محبت وانس ہو جاتا ہے تو وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کرتا روزانہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والا اگر کسی دن اسے نہ پائے تو اس کی کمی محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش وجستجو کرتا ہے۔ مسجد میں اپنا وقت گزارنے والے اور مسجد سے محبت کرنے والے کتنے بخت آور ہیں کہ فرشتے ان کے جلیس ہوا کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انکی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ والا جہاں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہے اس جگہ اس کے انوار سرایت کر جاتے ہیں وہ جگہ باقی جگہوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں نوری مخلوق جب اللہ والے کے ذکر وفکر کو دیکھتی ہے اسکی تسبیح ومناجات سے شادکام ہوتی ہے تو انہیں اس جگہ اس اللہ والے کے انوار بھی نظر آتے ہیں اگر کسی دن وہ کہیں چلا جائے تو فرشتے اس کے انوار والی جگہ میں اسے نہ پا کر اسکی تلاش وجستجو کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ فرشتے جس کی تلاش وجستجو کریں وہ بڑا سعادت مند ہے۔

وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ:

انسان کو بیماری کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور بیمار کی تیمارداری کیلیئے لوگ آتے رہتے ہیں لیکن بیمار بیمار میں فرق ہوا کرتا ہے اگر بیمار اپنی قوم کا سردار ہے تو پوری قوم تیمارداری کیلیئے آتی ہے اگر سرمایہ دار ہے تو سرمایہ والے اس کی تیمارداری کرتے ہیں اگر وہ غرباء ومساکین کا خیر خواہ

اور ہمدرد ہے تو غرباء ومساکین اسکی تیمارداری کرتے ہیں اور اس کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

لیکن اوتادالمساجد کی شان نرالی ہے اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت و بیمار پرسی کیلئے کوئی آئے نہ آئے اللہ کے فرشتے ضرور ان کی تیمارداری کرتے ہیں اس آدمی کے دار آخرت میں رتبہ ومقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی بیمار پرسی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیج دے۔ رحمت والے فرشتوں کا وجود سراپا رحمت ہے یہ جہاں بھی جائیں وہاں رحمت ہی رحمت ہوا کرتی ہے تو جو فرشتے تیمارداری کیلئے آئے اگر مریض کی حیاۃ باقی ہے ابھی اس کی زندگی کی سانسیں پوری نہیں ہوئیں تو فرشتوں کی تیمارداری سے مرض سے نجات مل جائے گی اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ابھی مرض سے شفا کا نہیں تو پھر اسکے درجات کی بلندی یقینی ہے اور اگر اس کی زندگی پوری ہو چکی ہے اور اسکے اس جہاں فانی سے جانے کا وقت آچکا ہے تو فرشتوں کی تیمارداری کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس جہاں سے اپنی نعمتِ ایمان سلامت لیئے جارہا ہے اور اس جہاں سے ایمان سلامت لے جانا سب سے اہم بات ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْعُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ یَاابْنَ آدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ" فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْاَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ

ذَالِکَ عِندِیْ. یَاابْنَ آدَمَ! اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَارَبِّ! کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ" فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ؟

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟

وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری کیسے عیادت کرتا؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۵۲۸) جلد ۱ صفحہ ۴۸۴

قال راوہ مسلم

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۵۶۹) جلد ۵ صفحہ ۱۵۰

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۳۹۳) جلد ۱ صفحہ ۷۱۷

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۹۵۲) جلد ۱ صفحہ ۵۶۳

قال الالبانی: صحیح

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ الصمد ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ" اس کی شان ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنی بیماری قرار دے رہا ہے۔ تو جو فرزند آدم اپنی خواہشات کو قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا گم کر دے اور اس کے گھر سے محبت کرے اور اس درجہ محبت کرے کہ جب تک ایک دن میں پانچ وقت اس کے گھر حاضری نہ دے لے اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی فرزند آدم ان کی تیمارداری نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ ان کی تیمارداری کیلئے نوری مخلوق موجود ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ الفاظ قابل غور ہیں

اَمَا عَلِمۡتَ اَنَّکَ لَوۡ عُدۡتَہٗ لَوَجَدۡتَنِیۡ عِنۡدَہٗ.

کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

سبحان اللہ! قادر و قیوم اور بے نیاز اللہ کو اپنے بندے سے کس درجہ پیار ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں ہوتا ہے اور جس کے پاس اللہ تعالیٰ ہو اس کی عظمت وعزت کا کیا کہنا۔

اِنْ کَانُوْا فِیْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ:

اوتادالمساجد کو اگر کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی انسان انکی مدد واعانت کیلئے تیار نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں اور فرشتوں کی یہ شان ہے

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤاَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے اوتادالمساجد کی مدد واعانت اس لیئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس آدمی کے قرب الٰہی کا کیا کہنا جس کی مدد واعانت کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

اَخ" مُسْتَفَاد":

مسجد میں بیٹھنے والا مسجد کو اپنا وطن بنانے والا اللہ کی رحمتوں سے یوں لبریز ہوتا ہے کہ اس کا وجود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے اور لوگ خود بخود اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ قریب بیٹھنے والا بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔

کَلِمَةٌ" مُحْکَمَةٌ":

اوتادالمساجد چونکہ دنیاوی محبتوں سے نکل چکے ہوتے ہیں انکا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے اس لیئے وہ فانی دنیا کی باتیں نہیں کرتے بلکہ باقی جہاں کی باتیں کرتے ہیں اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ سننے والے کی تقدیر بدل دیتے ہیں پھر وہ پندونصائح اس کے قلب میں یوں پیوست ہوتے ہیں کہ اس کا دل بھی فانی لذتوں سے برائت کا اظہار کر دیتا ہے اور پھر وہ بھی باقی جہاں کی لذتوں سے شادکام ہوتے ہیں۔

اوتادالمساجد مسجد میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سیرت وکردار کو آراستہ کرتے ہیں یا اپنے اسلاف کے اقوال مبارکہ سے دل کی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں یہ سب باتیں بڑی محکم ہیں۔قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے یہ دونوں دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہیں اور وہ نفوس قدسیہ جنکے سینے مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منورو فروزاں ہیں انکی باتیں بھی ریا کے داغوں سے پاک ہوتی ہیں اس لیئے ان کے اقوال تاثیر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

رَحْمَةٌ" مُنْتَظِرَةٌ":

اوتادالمساجد چونکہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اسی کے ذکر میں مست رہتے ہیں تو یقیناً ان پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے وہ جب بھی بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں رحمت الٰہیہ کے انتظار میں بیٹھتے ہیں رحمت کے انتظار میں بیٹھنا رحمت میں ہی بیٹھنا ہے۔

آگ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقاً مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۵)	جلد ۱	
قال المحقق:	حسن		
الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۵۲)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۴
قال محمود محمد محمود:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی:	صحیح		

ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جس نے چالیس راتیں مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی (اس اہتمام کے ساتھ) کہ اس کی صلاۃ العشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے لکھ دیتا ہے کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔

-☆-

کسی جرم کی پاداش میں انسان کو جیل جانا پڑ جائے تو وہاں سے آزادی کیلئے ہزاروں جتن کرتا ہے جیل سے باہر آنے کیلئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرتا ہے۔ اس کے عزیز واقارب بھی چین سے نہیں بیٹھتے اس کو چھڑانے کیلئے ان کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں کرتے۔

قیامت کا عذاب سخت ترین عذاب ہے قہر خداوندی سے انسان کے پسینے چھوٹ رہے ہونگے جب اسے جرموں کی پاداش میں آگ میں داخل کیا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی نافرمانی کتنی مہنگی ہے۔ اس عذاب سے چھٹکارے کیلئے اس وقت اس سے تمام ذرائع مفقود ہونگے وہ بے بس ہوکر نہایت حسرت سے داخل جہنم ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عذابِ نار سے رہائی کیلئے ایک سھل اور آسان نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

چالیس دن مسجد جا کر صلاۃ باجماعت یوں ادا کی جائے کہ پہلی رکعت تک فوت نہ ہوتو اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک بندہ مومن کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی رحمتیں

ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل اللہ تعالیٰ کس درجہ رحیم وکریم ہے کہ چالیس دن صلاۃ باجماعت سے آگ سے رہائی مل جاتی ہے۔

اللہ رحیم وکریم سے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ

جو شخص یہ عہد پیمان کرلے کہ وہ چالیس دن صلاۃ باجماعت ادا کرے گا اور اس کی پہلی رکعت بھی صلاۃ الجماعت کے بغیر نہیں گزرے گی اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت شامل حال رہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت اس کی دستگیری کرتی رہی تو اسے اس نیک عمل کے طفیل ہمیشہ مسجد جاکر صلاۃ الجماعت کی سعادت مل جائے گی اور کریم اللہ کی کرم نوازیاں اسے گناہوں کی آلودگیوں سے بھی محفوظ رکھیں گی۔ پھر وہ ایک مرد مومن کے روپ میں اپنی حیاۃ مستعار کے دن گزارے گا کہ وہ جہاں سے بھی گزر جائے گا اھل ایمان اس کے وجود سے راحت وآرام پائیں گے اور قدسی بھی سلامی کیلئے تیار ہونگے۔

قیامت کو نور تام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش خبری سنا دیجئے!

ان افراد کیلئے جو رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مساجد کی طرف چل کر آتے ہیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

دن اور رات کا نظام سورج کے طلوع وغروب کے ساتھ وابستہ ہے سورج طلوع ہوتے ہی ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے۔ روشنی سے ہر چیز نہا جاتی ہے لیکن سورج کے غروب ہوتے ہی تاریکی کا بسیرا ہو جاتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی خطرات سے عبارت ہے خطرات ہر وقت انسان کے درپئے آزار ہیں لیکن دن کی نسبت رات کو اور روشنی کی نسبت تاریکی میں زیادہ خطرات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جنہیں کسی کی کوئی پرواہ نہیں دن ہو یا رات ان کے سروں سے سودائے عشق الٰہی نہیں نکلتا ان کا کیف انہیں ہر حال میں خراماں خراماں مساجد کی طرف لے جاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندہ عشق الٰہی کی مے سے مست ہو کر تاریکیوں میں بھی مساجد کا رخ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کرم اسے محروم نہیں رکھتا بلکہ اتنا کرم فرماتا ہے کہ انسان کو انسان ہوتے ہوئے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے خوش بخت آدمی کیلئے جو تاریکیوں میں اندھیروں میں مساجد کا رخ کرتا ہے اسکی جبین اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سجدے کرنے کیلئے بے تاب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوب نوازے گا۔ اسے نور کی نعمت عطا فرمائیگا۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان کی نشانی ہے نور اھل ایمان کو نصیب ہوگا۔ اس حدیث پاک سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے کے ایمان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے گا۔ کیا صلاۃ ادا کرنے والے کیلئے یہی ایک انعام کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

قیامت کے دن جس کے پاس نور کا ایک ذرہ ہوگا وہ بھی رحمتِ الٰہی سے معمور ہوگا تو

اندازہ لگائیے جس کے پاس نور تام ہوگا اس پر رحمات الٰہیہ کا جوبن کیسا ہوگا۔ مسجد سے محبت کرنے والا اور اسکی طرف تاریک راتوں میں چل کر آنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوگا اس کے پاس مکمل نور ہوگا وہ نور نہیں جو ہماری نظر میں تام ہے بلکہ وہ نور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک میں تام ہے۔

مفہوم واضح ہوا مساجد کی طرف چل کر آنے والا نور تام والا ہے اور نور تام والا میدان حشر کے ھول سے محفوظ ہوگا۔ سورج کی تپش اور گرمی سے مامون ہوگا۔ ظل الٰہی میں بڑے آرام وسکون سے جلوہ گر ہوگا۔ حوض کوثر کے جام لبوں سے لگا رہا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔ اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میدان حشر میں اس کا سر نوری تاج سے جگمگا جائے گا۔ اسے بڑے امن وعافیت سے پلصراط سے گزار کر داخل جنت کر دیا جائے گا۔

یہ سب برکات نور تام کی ہیں اگر نور تام ہے تو یہ تمام اشیاء بلکہ اس سے بھی مزید اس کے مقدر میں ہونگی۔

اے مساجد سے محبت کرنے والے خوش بخت! دیکھ تیرے پروردگار نے تیرے لئے کتنا کچھ تیار کیا ہے اس محبت میں اضافہ کرتے جانا کہ زندگی کے آخری سانس تک محبت مساجد کے دیپ جلاتے جانا۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور مساجد سے رغبت کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لِيُبْشَرِ الْمَشَّاؤُوْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۶
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد۱	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشیخین		
تلخیص المستدرک		جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۱۴۷
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق:	صحیح		

رات کے اندھیروں میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مسجدوں کی طرف آنے والے خوش ہو جائیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرما کر اپنی کشت ایمان کو تر و تازہ کیجئے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُضِیْءُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو افراد رات کی تاریکی میں کثرت سے مساجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیئے قیامت کے دن چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۸
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۱۷)		جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		

تاریک راتوں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والے خوش بخت افراد کو کامل و مکمل نور تو ملے گا ہی جس سے ان کے چہرے چاند کو شرمار ہے ہونگے ان کے اعضاء نور میں ڈھلے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر مزید کرم یوں فرمائے گا کہ

ان کیلئے چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

آج اس عالم دنیا میں جب کسی کی بارات گزرتی ہے، دولھا کا چہرہ اندرونی خوشی کے سبب دمک رہا ہوتا ہے لیکن باراتیوں کو اور اھل محبت کو پھر بھی چین نہیں آتا انکا جی نہیں بھرتا۔ پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں اس گزرگاہ کو سجایا جاتا ہے چمکایا جاتا ہے جہاں سے دولھا نے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ احباب کی محبت کی نشانی ہوا کرتی ہے اور یہ انکی طرف سے واضح اعلان ہوتا ہے ہماری دعا ہے اللہ یہ خوشیاں دائمی عطا فرمائے۔

بلا تشبیہ و تمثیل - اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا مساجد سے محبت کرنے والا تاریک راتوں میں مساجد میں آکر سر بندگی جھکانے والا قیامت کو خود سراپا نور ہو گا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جی نہیں بھرے گا بلکہ اس کا استقبال بھی نور سے ہو گا وہ جہاں سے جہاں سے گزرے گا اس جگہ کو نور کی پتیوں سے مزین کیا جائے گا اور اسکی گزرگاہ کو کرم والے نور سے منور کر دیا جائے گا۔

نُوْر "سَاطِع":

سَطَعَ – سَطْعاً وَسُطُوْعاً النُّوْرُ : اِرْتَفَعَ وَانْتَشَرَ۔[1]

سَطَعَ -النور کا معنی ہے نور کا بلند ہونا اور پھیل جانا۔

قیامت کے دن مساجد سے محبت کرنے والے اور انکو آباد کرنے والے افراد کیلئے بلند

(۱) المنجد ۳۳۳

ہوکر پھیل جانے والے نور سے اللہ تعالٰی روشنی فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس نور کو بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا فرمائیں اس کی بلندی اور اسکے پھیلاؤ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔یعنی وہ جہاں سے جہاں گزرے گا یہ بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا نور اس کا استقبال کرے گا۔

دار آخرت کی نعمتوں کو فنا نہیں وہ اللہ الباقی کی کرم نوازی سے باقی اور ابدی ہیں۔ یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا تاریکیوں میں مساجد کا رخ کرنے والے کا جس نور سے استعبال کیا جائے گا وہ نور فانی نور نہیں بلکہ باقی نور ہے تو یہ مساجد کو آباد کرنے والا جہاں جہاں سے گزرے گا وہاں بلند ہوکر پھیل جانے والا نور بھی ہمیشہ رہے گا تا کہ ابدالاباد تک جو بھی اسے دیکھے سبحان اللہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مساجد اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا یہاں سے گزر گیا ہے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ.

ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَاَۃٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٦٠)	جلد١	صفحہ٢٠٩
صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٠٣١)	جلد٢	صفحہ٤١٠
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٣٩١)	جلد٤	صفحہ٥٩٨
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٤٧٠)	جلد٢	صفحہ٣٥٤
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرمارہے تھے

سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظلّ کے علاوہ کوئی ظِلّ نہ ہوگا۔

۱۔ عدل وانصاف کرنے والا حکمران۔

۲۔ جوان جس کی نشو ونما عبادت الٰہی میں ہوئی۔

۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔

۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر انکا اجتماع ہوا اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۴
التمھید ابن عبدالبر		جلد ۲	صفحہ ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۹

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الٰہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-☆-

ظل الٰہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آ جائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الٰہی میں بیٹھنے والے شاداں و فرحاں ہونگے۔

ظل الٰہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الٰہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کردی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الٰہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف

وکرامت بخشنے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل وخرد میں نہیں آسکتے۔حدیث پاک کے یہ الفاظ شاھد ہیں:

مَالاَ عَینٌ" رَأَتْ وَلاَ اُذُنٌ" سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم وسوچ سے وراء ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذھن میں آسکتا ہے۔اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللّٰہِ حَقٌّ" وَکَیْفِیَّتُهٗ مَجْهُوْلَةٌ" وَالسَّوَالُ عَنْهَا بِدْعَةٌ"

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہونگے:

اَلاِمَامُ الْعَادِلُ:

عدل وانصاف کرنے والا حکمران

مسند حکومت پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے۔ جہاں ہر قسم کے لوگوں کے مطالبات اور انکی توقعات ہیں ان توقعات کو پورا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں پھر حکومت کا نشہ عجب نشہ ہے یہاں آکر اکثر اللہ کو بھول جاتے ہیں انہیں اپنی موت بھول جاتی ہے وہ ظلم وعدوان پر اتر آتے ہیں اور ظلم کی چکی یوں پستی ہے کہ الامان الحفیظ ۔ طاقت کا نشہ انسان کو

فرعون بنا دیتا ہے۔اس کا نفس امارہ سرکشی کی حدود کو پھلانگ جاتا ہے جب وہ زیادتی پر آتا ہے تو کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

نفس امارہ کم تر از فرعون نیست

ہاں وہ خوش قسمت اہل ایمان جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر آپے سے باہر نہیں ہوتے بلکہ اقتدار کو ایک امانت تصور کرتے ہوئے مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے ہر طرف اطمینان وسکون کی بہاریں ہوتی ہیں ایسے عادل حکمران اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہیں جب تک تمام رعایا کھانا نہ کھالے وہ اپنے حلق سے نوالہ نہیں اتارتے جب تک مظلوم کو انصاف نہ مل جائے انہیں چین نہیں آتا۔رعایا تو رات آرام سے سوتی ہے لیکن عدل وانصاف کرنے والا حکمران ساری رات رعایا کے غم میں بے قرار رہتا ہے۔اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جرم کرے تو اسے بھی سزا دینے سے نہیں ہچکچاتا بلکہ اگر اس کا اپنا بیٹا اس کا جگر پارہ بھی جرم کرلیتا ہے تو اسے بھی سرعام کوڑوں کی سزا دیتا ہے ایسے خوش قسمت افراد کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی انتظار کررہا ہوگا۔جیسے ہی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے انہیں ظل الٰہی میں جگہ دے دی جائے گی۔

شَابّ" نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ:

وہ جوان کتنا سعادت والا ہے جس کی جوانی عبادت الٰہی میں بسر ہورہی ہے اس کا دامن معصیتوں کے داغوں سے پاک ہے اس کے چہرے پر اطاعت الٰہی کا نور ہے وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اس کا ہر سانس خالق ومالک کے ذکر سے لبریز ہے وہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ چکا ہے اسے دنیا اور متاعِ دنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ الباقی

کی یاد میں مگن ہے۔

اس جوان کے بختوں پر نثار جائیں جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں گزر رہی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کا فدائی ہے وہ سر سے لے کر پاؤں تک سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اس کی آنکھیں خشیت الٰہی سے جھکی ہوئی ہیں اس اسکی زبان ذکر الٰہی کے مے سے تروتازہ ہے نفس اور خواہشات نفس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا نفس پوری قوت صرف کرتا ہے کہ اسے مغلوب کر دیا جائے لیکن وہ تائید الٰہی سے اس درجہ طاقت ور ہے کہ شیطانی ونفسانی قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

یہ وہ جوان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیقی جمال وکمال سے نوازا ہے اس کی آنکھوں کا خمار بتاتا ہے کہ اس کی راتیں جلوہ الٰہی میں بسر ہوتی ہیں یہ ذکر الٰہی میں اس درجہ مستغرق ہو چکا ہے کہ اس پر دیوانگی کا گمان ہوتا ہے لیکن سن لیجئے ایسے دیوانے کی ایک دیوانگی پر ہزاروں فرزانے قربان کیے جاسکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم سے حد درجہ محبت کرتا ہے قرآنی انوار اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر یہ بولتا ہے تو قرآن کریم کی تائید واعانت سے بولتا ہے اور چلتا ہے تو انوار قرآن کی معیت میں چلتا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت جوان کیلئے قیامت کے دن ظل الٰہی میں جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

رَجُل "قَلْبُهٗ مُعَلَّق" بِالْمَسَاجِد:

عمارات کو رنگ وروغن کیا جاتا ہے انہیں آراستہ کیا جاتا ہے انکی سجاوٹ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ان میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں غالیچے بچھائے جاتے ہیں لیکن جس عمارت میں مکین نہ ہو اسکی یہ سجاوٹ چہ معنی دارد جس عمارت کو کوئی آباد ہی نہ کرے تو یہ اہتمام کس کام کا۔

عمارت کا اصلی حسن اس کے مکیں سے ہوتا ہے۔

بیت اللہ - مسجد کی تعمیر کی جاتی ہیں اسے بڑے اہتمام سے بنایا جاتا ہے اس میں قندیلیں تک لٹکائی جاتی ہیں لیکن مسجد کا اصل حسن اس کے آباد کرنے والوں کی وجہ سے ہے مسجد اگرچہ ظاہر طور پر اتنی دل کش نہ ہو لیکن اس کے مکین وہاں صلاۃ ادا کرنے والے تقویٰ وطہارت کی دولت سے آراستہ ہوں ذکر الٰہی سے شادکام ہوں وہ مسجد حقیقی طور پر آباد ہے اس مسجد کا حسن ہی حقیقت میں دوبالا ہے۔

وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق ہے ہر وقت اسے مسجد کا خیال رہتا ہے اگرچہ وہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کا دل مسجد میں رہتا ہے اسے سکون ملتا ہے تو مسجد میں اسے آرام ملتا ہے تو مسجد میں وہ مسجد سے دور یوں ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی سے دور ہوتی ہے ایسے آدمی کو رجل ،،معلق بالمساجد کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

مسجد میں قندیل سے مسجد منور ہوتی ہے اس میں اجالا ہوتا ہے لیکن مسجد کی حقیقی قندیل اس آدمی کا دل قرار پاتا ہے مسجد کے روحانی ماحول کو اس کا دل یوں منور کرتا ہے جیسے ظاہری ماحول کو قندیل منور کرتی ہے۔ مساجد میں حقیقی اجالا ایسے ہی افراد کی وجہ سے ہے یہ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتے ہیں مسجد میں ایک عجب کیف چھا جاتا ہے دلوں کے پیمانے چھلک اٹھتے ہیں انکی آمد سے ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھتا ہے دلوں کی زبانیں فوراً سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرتی ہیں۔

قیامت کے دن ایسے افراد کو بھی ظل الٰہی میں جگہ دی جائے گی۔

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ:

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت بہت بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے

ایک کلمہ گو کی اپنے دوسرے کلمہ گو بھائی سے محبت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔ وہ محبت جو حرص ولالچ کے بغیر ہو اور اس محبت میں ذاتی مفاد نہ ہو تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے اور ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهُ فِیْ قَرْیَةٍ فَاَرْصَدَاللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخاً لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لاَ غَیْرَ اِنِّی اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد۲	صفحہ ۳۳۱
قال شعیب الارونو:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد۵	صفحہ ۱۴۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۵۰)		صفحہ ۱۲۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۶۵)	جلد۱۳	صفحہ ۵۱
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد۹	صفحہ ۱۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۳)	جلد۱۰	صفحہ ۳۸۷
تھذیب الترغیب والترھیب			صفحہ ۴۳۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کی دوسرے گاؤں میں زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتے کو مقرر فرمادیا۔ جب وہ زیارت کرنے والا اس فرشتے کے قریب آیا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میرا ایک بھائی اس گاؤں میں ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا کیا تجھ پر اس کا کوئی احسان ہے کہ جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں سن لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تو اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! حدیث پاک میں مذکور آدمی صرف اللہ کی رضا کیلئے اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے کیلئے نکلتا ہے تو اسکی راہ میں فرشتہ کھڑا اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رضا الٰہی کیلئے اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سن لے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لوجہ اللہ اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا قیامت کو ظل الٰہی میں جگہ دے دے گا جسے عرصہ محشر میں ظل الٰہی نصیب ہو وہ بڑا سعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہے۔

رَجُل " دَعَتْهُ اِمْرَأَة " ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ:

عورت کا فتنہ اعظم فتنہ ہے۔ اس فتنہ سے بچ نکلنے والا کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ عورت

کے مکروفریب سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت کے بغیر ناممکن ہے۔

منصب وجمال والی عورت خود دعوت دے ایسی صورت میں ظاہری طور پر کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ انسان نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر اپنا دین وایمان ضائع کر جاتا ہے۔ایسے نازک لمحات میں جو اپنے نفس پر قابو پالے اور کہہ دے

اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰہَ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تو یقیناً وہ آدمی تائید ایزدی سے مالا مال ہے اور اللہ تعالی کے لطف وکرم کے حصار میں ہے۔

رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخۡفَاھَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہو ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی قبیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا ہے۔ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الٰہی کے مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے

خصوصی انعامات کا مستحق ہوگا۔

رَجُل" ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ:

خلوت میں بیٹھ کر یوں ذکر الٰہی کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

جلوت کی بجائے خلوت میں ذکر کئی فوائد کا حامل ہے۔ یہ ریا کاری کے عیب سے مُعرّا ہوتا ہے۔ دلجمعی نصیب ہوتی ہے یکسوئی وہ نعمت ہے جو کسی کسی کو ملا کرتی ہے۔ عالم تنہائی میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا اور پھر اللہ کی محبت یوں غالب آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں بہت بڑی سعادت ہے۔ ایسے سعید آدمی کیلئے بھی ظل الٰہی ہوگا۔

ضیافت الٰہیہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ جتنی مرتبہ وہ صبح یا شام مسجد کی طرف گیا، کے بدلے اس کی جنت میں مہمانی فرمائے گا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٦٢)	جلد١	صفحہ٢٠٩
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٦٩)	جلد٢	صفحہ١١٧
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٢٠٣٧)	جلد٥	صفحہ٣٨٥
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٤٦٧)	جلد٢	صفحہ٣٥٢
قال البغوی:	حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (١٤٩٦)	جلد٢	صفحہ٣٧٦
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (٤٩٧٠)	جلد٣	صفحہ٨٨
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٠٥٥٧)	جلد٩	صفحہ٥١٦
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

جنت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہونگی۔انسانی تصورات سے بڑھ کر وہاں نعمتیں ہونگی۔ جنت جنت ہے اس کی ہر نعمت حقیقی نعمت ہے اور اس کا ہر کمال حقیقی کمال ہے۔

ان ساری نعمتوں سے اس نعمت کا درجہ بہت بلند ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف فرمادے ساری نعمتیں جملہ اکرامات اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن ان میں سے جس نعمت وکرم کو وہ اپنا کہہ دے یقیناً وہ نعمت وکرم باقی انعامات سے فائق وبرتر ہے۔

جنت میں اس خوش بخت کے بختوں تک کسی کی رسائی ہے جس کے بارے میں خالق ومالک فرمائے۔

میں اس کی ضیافت ومہمانی کروں گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس کیلئے ہے جو وہ صبح وشام اللہ کے گھر، مسجد کی طرف کشاں کشاں جاتا ہے اس دنیا میں جتنی مرتبہ وہ اللہ کے گھر جائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ اس کی ضیافت ومہمانی کا اہتمام فرمائے گا۔

کھانے کی لذت اپنی جگہ لیکن کھلانے والے ہاتھ کی لذت وکیف کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنت کی نعمتیں اپنی جگہ لیکن اللہ تعالیٰ کی ضیافت ومہمانی کے کیف وسعادت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اے بندۂ مومن! آج اللہ کے گھر سے رشتہ استوار کیجئے۔ مسجد سے محبت کیجئے صبح وشام قصداً بیت اللہ کی زیارت کیجئے اس میں صلاۃ ادا کیجئے۔ اس پاک وطیب جگہ سے تعلق ورشتہ ختم نہ کیجئے تو یقین رکھیے اللہ قادر وقیوم قیامت کے دن رشتہ وتعلق ختم نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ بات اس کے کرم سے بعید ہے کہ کوئی اسے اس جہاں فانی میں یاد کرے تو وہ غیر فانی جہاں میں اسے یاد نہ کرے۔

اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جورات کی تاریکی میں چل کر (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) مسجد آیا تو وہ قیامت کے دن نور کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۳
قال الارنووط:	صحیح بشواھدہ		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۳۳
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		

سبحان اللہ!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات بہت بڑی سعادت ہے کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور کون سی ہوگی اور یہ وہ بڑا انعام ہے کہ اس کے سامنے جملہ انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ خاک کے پتلے کیلئے اللہ عزوجل کا یہ لطف وکرم، فرزند آدم پر اللہ تعالیٰ یہ عنایات، اس لطف وکرم اور عنایات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزۃ سے ملاقات؟ اللہ اکبر

آج کسی دنیاوی حکمران سے ملاقات کا وقت طے ہو تو انسان کو رات کو نیند نہیں آتی ساری رات اس ملاقات کے تصور میں گم رہتا ہے اور یہ تصور ملاقات اسکی پلکوں سے نیند چھین لیتا ہے۔

احکم الحاکمین رب العالمین سے ملاقات یوم قیامت کو یہ تصور بھی اھل ایمان کی پلکوں سے نیند اڑا دیتا ہے۔ رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ وحدہٗ لاشریک کا ذکر کرتے ہیں ٹھنڈی راتوں کو اٹھ کر وضو کر کے مصلی پر کھڑے ہو جاتے ہیں احکم الحاکمین سے مناجات کا لطف ولذت لیتی ہیں۔

اس رب العالمین اور خالق ارض وسما کا وعدہ ہے جسے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: مَنْ مَشٰی فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِنُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَة.

جو رات کی ظلمت وتاریکی میں عازم مسجد ہوا تو وہ قیامت کے دن عزت وجلال والے اللہ سے نور کی معیت میں ملاقات کرے گا۔

تاریک رات میں اللہ کے گھر، مسجد میں جبین بندگی جھکانے کیلئے آنے والا یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل ہر کسی سے مخفی ہے ہوسکتا ہے اعزہ واقارب سے یہ عمل پوشیدہ رہ جائے لیکن جس خالق و مالک کے گھر جا کر سجدہ ریزیاں کرتا ہے اس خالق و مالک سے یہ عمل پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا یہ عمل اللہ رب العزت کی خصوصی رحمتوں سے لبریز ہو کر لکھا جا رہا ہے۔

یہ جہان جہان فانی ہے ناپائیدار اور ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ابدی وسرمدی ہے غیر فانی ہے اس جہان فانی میں تاریک رات میں مسجد جا کر سر بندگی جھکانے والے کو اللہ الباقی باقی جہاں میں ملاقات کا شرف بخشے گا۔ جب کسی بڑے سے ملاقات ہوتی ہے تو انسان کے چہرے کی رونق قابل دید ہوا کرتی ہے خوشی ومسرت کے سوتے اس کے بشرے سے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ الباقی سے ملاقات کے وقت اس مومن کی ملاقات یوں ہوگی کہ اس کے اطراف میں نور ہی نور ہوگا نور کی معیت میں شرف ملاقات بخشا جائے گا۔ گویا وحدہٗ لاشریک سے ملاقات کے وقت اس عبادت گزار کے چہرے سے نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا بلکہ جملہ اعضاء نور کی پھوار سے لبریز ہونگے۔

ایک عظیم بشارت:

اس حدیث پاک میں غور کیا جائے تو رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے کیلئے ایک بہت بڑی نوید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ کیونکہ قیامت کو نور اسے ہی ملے گا جو دنیا سے باایمان جائے گا۔ اب رات کو اٹھ کر مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا وہ خوش نصیب ہے کہ وعدہ الٰہی ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور اسکی دنیا سے رخصتی ایمان سے ہوگی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااللّٰہُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْن.

مسجد حرام میں ایک صلاۃ
ایک لاکھ صلاۃ سے افضل

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ، اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ؛ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، اَفْضَلُ مِنْ مِئَۃِ اَلْفٍ فِیْمَا سِوَاہُ.

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۱۷۳)		جلد ۲	صفحہ ۱۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۴۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری مسجد میں ایک صلاۃ (نماز) دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور

مسجد حرام میں ایک صلاۃ دیگر مساجد میں ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے بہتر ہے۔

-☆-

مسجد حرام مکہ مکرمہ کی وہ مبارک مسجد ہے جس میں کعبہ مشرفہ ہے۔ اھل ایمان اس کعبہ کی جانب رخ کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ اھل ایمان کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد مبارک میں مقام ابراھیم بھی ہے جس کے بارے میں اللہ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد گرامی ہے:

فَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

مقام ابراھیم کو جائے صلاۃ بناؤ۔

یہ مسجد مبارک پہلے ہمارا قبلہ نہ تھی بلکہ پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا اسی کی جانب رخ کر کے صلوات ادا کی جاتی تھیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند لگی کہ اھل ایمان کا قبلہ مسجد حرام ہو جائے اور آپ نے اپنا چہرہ بار بار آسمان کی طرف بلند کیا۔ فوراً جبریل امین وحی الٰہی لے کر آ گئے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام کا بطور قبلہ ہونا پسند ہے) اس لیئے اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے مسجد حرام! تیری جلالت شان پر قربان جائیں تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب میں آ گئی ہے۔ ہمارا قبلہ تو بیت المقدس تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو پسند آ گئی اس لیئے اللہ تعالیٰ نے تجھے اھل ایمان کا قبلہ مقرر کر دیا۔ تجھے جو شرف و بزرگی ملی یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک کا فیضان ہے۔ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری ایک صلاۃ کو ایک لاکھ صلاۃ سے افضل و برتر کر دیا۔

مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر

عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفْتِنَافِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ قَالَ: هُوَ اَرْضُ الْمَحْشَرِوَاَرْضُ الْمَنْشَرِ، اِيْتُوهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَاِنَّ صَلاةً فِيْهِ كَاَلْفِ صَلاةٍ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَن يَتَحَمَّلَ اِلَيْهِ؟

قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَأْتِيَهُ فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ زَيْتاً يُسْرَجُ فِيْهِ فَاِنَّ مَنْ اَهْدٰى اِلَيْهِ زَيْتاً كَانَ كَمَنْ قَدْ اَتَاهُ.

مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث(۷۰۸۸)	جلد۱۲	صفحہ۵۲۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث(۴۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۵۸۷۲)	جلد۳	صفحہ۶۷۵
قال الھیثمی:	ورواہ ابویعلی بتمامہ من حدیث میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم ورجالہ ثقات		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۷۴۹۸)	جلد۱۸	صفحہ۶۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۴۳۱۶)	جلد۲	صفحہ۶۱۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۵۵)	جلد۲۵	صفحہ۳۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۸۰۸۷)	جلد۱۲	صفحہ۴۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ارض المحشر اور ارض المنشر ہے وہاں جاؤ اور صلاۃ ادا کرو کیونکہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ! جو وہاں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا جو وہاں (بیت المقدس) جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہاں وہ تیل بطور ہدیہ بھیج دے تا کہ اس سے چراغ فروزاں ہوں کیونکہ جس نے وہاں ھدیۃً تیل بھیجا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے وہاں حاضری دی۔

-☆-

فَاِنَّ صَلاۃً فِیْهِ کَاَلْفِ صَلاۃٍ:

بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔ مسجد اقصیٰ اھل ایمان کا قبلہ اول ہے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کی طرح ہے۔ یہی وہ مبارک مسجد ہے کہ معراج کی رات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد میں تشریف لے گئے اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ یہی وہ عظیم المرتبت مسجد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں فرمایا:

اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ

مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔

یہ سراپا خیر و برکت مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول اس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کے مترادف ہے۔یعنی اگر کسی آدمی نے مسجد اقصیٰ جا کر ایک صلاۃ الفجر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار صلاۃ الفجر کا اجر وثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ایک پورے دن کی صلوات (پانچ نمازیں) ادا کیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار دن کی صلوات (پانچ ہزار نمازوں) کا ثواب عطا فرمائے گا۔

مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمانَ ابْنِ الْاَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْاَرْقَمِ أَنَّهُ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ، أَيْنَ تُرِيْدُ ، فَقُلْتُ : اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ اِلٰى تَجَارَةٍ؟ فَقُلْتُ لاَ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَالَ،

صَلاَةٌ" هٰهُنَا – يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ – خَيْرٌ" مِنْ اَلْفِ صَلاَةٍ هٰهُنَا – يُرِيْدُ اِيْلِيَا.

ترجمة الحديث:

حضرت الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے

سلسلہ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۹۰۲)	جلد ۶	صفحہ ۹۴۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۱۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۶۴۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
تلخیص المستدرک		جلد ۳	صفحہ ۵۰۴
قال الذھبی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۸۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۷۲
قال الھیثمی:	ورجال الطبرانی ثقات		

مجھ سے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی ''بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تجارت کی غرض سے جانا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں وہاں صلاۃ ادا کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں مسجد نبوی میں ایک صلاۃ وہاں بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

-☆-

ابھی پچھلی حدیث پاک میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔ اس حدیث پاک میں ہے کہ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ ادا کرنا بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ (ہزار کو ہزار سے ضرب دیجئے) مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے۔ اس بات کو تھوڑا اور عام فہم لیجئے

حدیث پاک میں مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے تو

مسجد اقصیٰ میں	دو صلاۃ	دو ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	دس صلاۃ	دس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پچاس صلاۃ	پچاس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	سو صلاۃ	ایک لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پانچ سو صلاۃ	پانچ لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	ایک ہزار صلاۃ	دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی دوبارہ پڑھیے

صَلاۃٌ ھٰھُنَا - یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ - خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاۃٍ ھٰھُنَا - یُرِیْدُ اِیْلِیَا.

میری مسجد نبوی میں ایک صلاۃ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ سے بہتر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ کا اجر دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے تو مسجد نبوی میں ایک صلاۃ (جو مسجد اقصیٰ کی ہزار صلاۃ کے برابر ہے) کا اجر و ثواب دس لاکھ صلوات (نمازوں) سے افضل و اعلیٰ ہے۔

مسجد حرام میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے وجہ واضح ہے کہ مسجد حرام ہمارے آقا و مولیٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آ گئی جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند آئے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و اعلیٰ ہے۔ مسجد حرام ہمارا قبلہ نہ تھا بلکہ ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس مسجد حرام سے اللہ کے محبوب کو پیار ہو گیا تو رب تعالیٰ نے اسے قبلہ قرار دیا۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضَاھَا فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام پسند ہے) اس لیئے آپ اپنا چہرہ بوقت صلاۃ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے اھل ایمان! اپنے ایمان سے پوچھیئے جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند ہو وہاں تو ایک لاکھ صلاۃ کا اجر و ثواب ہے اور جس جگہ وہ خود رہتے ہوں اور جہان آپ نے قیامت تک آرام کرنا ہو وہاں ثواب کم ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو اس صحیح حدیث پاک نے بات بالکل واضح کر دی کہ مسجد نبوی کی ایک صلاۃ بقیہ مساجد کی دس لاکھ صلوات سے افضل و اعلیٰ اور شان والی ہے۔

یاد رہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و برتر

ہیں۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت باقی تمام امتوں سے افضل واعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے صحابہ سے افضل واعلیٰ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، مسجد نبوی تمام انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل واعلیٰ شان والی ہے۔

مرتب احقر العباد محمد کریم سلطانی کہتا ہے

چند سال قبل مدینہ منورہ حاضری کا اتفاق ہوا۔رات عشاء کی صلاۃ کے بعد جب حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بند کر دیا جاتا ہے مسجد شریف سے فارغ ہوکر بازار کتابوں کی دوکان پر چلا گیا۔وہاں سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد ششم نظر آئی اور اسے خرید کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

رات گئے تک اس کتاب کو پڑھتا رہا تو جب اس حدیث

صَلاۃ" ھٰھُنَا – یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ – خَیْر" مِنْ اَلْفِ صَلاۃٍ ھٰھُنَا – یُرِیْدُ اِیْلِیَا.

تک پہنچا تو یہاں رک گیا اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھا اور ہوٹل کے کمرے میں دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔

اتفاق سے حضور سیدی وابی زید مجدہ مدینہ منورہ حاضر تھے۔صبح صلاۃ الفجر کے بعد کتاب لے کران کے کمرے میں چلا گیا اور کتاب حضور کے سامنے رکھ دی۔

آپ نے دیکھ کر میرے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میرا ماتھا چوم لیا اور فرمایا:

بیٹا! کل تم نے روزہ رکھنا ہے؟ میں نے عرض کی کل نہ پیر ہے نہ جمعرات کل بدھ ہے کل کے روزہ میں کیا حکمت ہے؟

آپ نے فرمایا:

بیٹا! ہم نے ابھی چند دن یہاں رہنا ہے ہم جمعرات کو روزہ رکھ لیں گے اور تمہاری پرسوں بروز جمعرات واپسی ہے اس لیئے تم کل روزہ رکھ لو اور فرمایا:

اس حدیث پاک کی روشنی میں اللہ کے کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت وشفقت سے امید رکھنا

مدینہ منورہ کا ایک روزہ دس لاکھ روزہ سے افضل واعلیٰ ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حمداً کَثِیْراً والصَّلاۃَ والسلام یَا سَیِّدَالمَرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم.

تین مبارک مساجد کی طرف سفر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِی هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۹۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۸
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۵۸۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۸۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ اسناد سابقہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۱
قال البیہقی:	اخرجہ البخاری ومسلم فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۹۱۵۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف۔ میری مسجد۔ مسجد حرام اور مسجد اقصٰی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین مساجد کی جلالت شان کی وجہ سے ایسا انداز اختیار فرمایا۔ واقعی یہ مساجد افضل المساجد ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی مسجد ان مساجد کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ ایک مسجد میں ہزار صلاۃ کا اجروثواب تو ایک مسجد میں لاکھ صلاۃ سے زائد اجروثواب تو ایک مسجد میں دس لاکھ صلاۃ سے بہتر اجروثواب۔

لیکن اس حدیث پاک کا یہ مفہوم لینا کہ کوئی اور سفر جائز نہیں اس نظریہ کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر یہی مفہوم ہے کہ صرف ان تین جگہ سفر جائز ہے تو اسلام ایک متحرک دین نہیں رہے گا پھر یہ دین راھبوں کے دین سے مشابہ ہو جائے گا۔ یہ دین ایک متحرک دین ہے اور اس دین نے فلاح وخیر سے بھرپور کئی سفر کیے جاتے ہیں۔

طلبِ علم کیلئے سفر:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَطْلُبُ بِہٖ عِلْماً سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۶۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۱۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ترجمۃ الحدیث:

جوکسی راستہ میں چلا کہ اس سے علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت جانے کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۵
قال المحقق:	حدیث حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۸

علم کیلئے سفر کرنا محمود و مستحسن ہے۔ایسے مسافر کا اللہ جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنیئے آپ فرماتے ہیں: رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ. (1)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث پاک کی خاطر حضرت عبداللہ بن انیس تک ایک ماہ کا سفر کیا۔

-☆-

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔دین متین سے انہیں کس درجہ الفت وپیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے کس درجہ محبت وچاھت تھی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پاک ہے وہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں جانے کیلئے ایک ماہ کا سفر درکار ہے تو یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق حدیثِ نبوی میں سرشار ہو کر اور طلبِ علم کے جذبہ سے لبریز ہو کر ایک ماہ کا سفر کر کے حضرت عبداللہ بن اُنیس کے پاس پہنچتے ہیں اور ایک حدیث پاک کا علم حاصل کر کے واپس آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرام رضیَ اللہ عنہ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو سمجھتے تھے اور یہ زیادہ فیضان نبوت سے لبریز تھے۔ان کا ہر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اور آپ کے ارشادات کے موافق ہوا کرتا تھا۔

(1) صحیح البخاری باب الخروج فی طلب العلم ۱/ ۱۴۱

سفرِ ھجرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِراً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْوَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْماً۔(1)

اور جو اپنے گھر سے نکلے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اسے (راہ میں) موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

-☆-

مسلمین حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملنے کی نیت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے اور یہ سفر سفرِ ہجرت بڑا مبارک اور خیرات سے لبریز سفر ہے۔ دورانِ سفر اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔ جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے اسکی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا. اَوْاِمْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ا	صفحہ ۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴

(۱) سورۃ النساء ۴/۱۰۰

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۵۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۰)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۸

نے ھجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ھجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے اور جس نے ھجرت دنیا کیلئے کی تا کہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے تا کہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ھجرت کی ہے۔

-☆-

مھاجر صحابہ کرام کا کتنا اجر ہے اگر تین مساجد کے علاوہ دیگر سفر ممنوع ہوتے تو مھاجر کو اتنا بڑا اجر ہرگز نہ ملتا۔

سفر جہاد:

......سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهُ اِلاَّ اِيْمَانٌ" بِيْ وَتَصْدِيْقٌ" بِرُسُلِيْ ، اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلاَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَاقَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَاثُمَّ اُقْتَلُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶)	جلد۱	صفحہ۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد۴	صفحہ۱۴۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۷)	جلد۷	صفحہ۱۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۱۱)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۴۸۴)	جلد۹	صفحہ۲۶۴
قال البیہقی:	حدیث الکلم رواہ البخاری الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس آدمی کا ضامن وکفیل ہے جو اس کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے اور اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی جہاد کیلئے نکالتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میں اسے گھر لوٹاؤں اجر وغنیمت کے ساتھ یا اسے جنت میں داخل کر دوں۔

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور یقیناً میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

جو جہاد کیلئے سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہے۔ اگر اس جہاں میں رہنا باقی ہے تو اسے اجر وثواب کے ساتھ مال غنیمت بھی دے گا اگر اگلے جہاں جانے کا فیصلہ ہے تو اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ سفر ممنوع وحرام ہوتا تو ملت اسلامیہ جہاد نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کا کبھی بھی کفیل وضامن نہ ہوتا اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی لشکر جہاد میں روانہ ہوتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے خیبر جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے تبوک جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے سب سے

پہلے، غزوۂ بدر میں شرکت کی

کیا کوئی اھل ایمان سوچ سکتا ہے کہ یہ سفر ممنوع وحرام ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

مقصد صرف ان تین مساجد کی شان وعظمت بیان کرنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخصوص انداز میں ان کی جلالت شان بیان کی لیکن کم فہمی نے ان مساجد کے علاوہ ہر سفر کو ممنوع قرار دے دیا۔

قبور کی زیارت کیلئے سفر:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلاَ فَزُوْرُوْهَا۔[1]

میں نے تمہیں قبور کی زیارت سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

بعض امور ابتداء اسلام میں اور حکم رکھتے تھے بعد میں اس سابقہ حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم فرمادیا گیا۔ انہیں امور میں زیارۃ قبور بھی ہے۔ ابتداء اسلام میں اس سے منع کیا گیا لیکن بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

اب دنیائے اسلام کے مسلمین قبور کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر وثواب پاتے ہیں۔

اب ایک مسلم کا گھر قبور سے فاصلہ پر ہے اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے تو اسے بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کفار کے اس علاقہ میں رہتا ہے جہاں مردوں کو جلا دیتے ہیں اور اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کی تڑپ ہے تو وہ اس ارشاد گرامی پر عمل کرنے کیلئے اگر

---

(۱) صحیح البخاری

کسی دوسرے شہر بھی جاتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ان قبور کی اپنی اپنی حیثیت ہے لیکن سید العالمین فخر آدم و بنی آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی شان سب سے نرالی اور جداگانہ ہے۔ اب اگر کوئی مسلم اس پاک جگہ کی زیارت کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اگرچہ اسے کئی شہر عبور کرنا پڑیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے اور عامل بالسنۃ کا اجر وثواب سب سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

آیئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ کریں اور اس سے اپنی کشتِ ایمان کو تروتازہ کریں:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ اَخَاهُ الْقُرْاٰنَ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ اِلٰی قَبْرِهٖ كَمَا يَحُجُّ النَّاسُ اِلٰی بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ۔[1]

الحديث صحيح: قال الالبانی، رجاله كلهم ثقات غير ابن شبيب قال فی طبقات الأصبهانيين(٢٤٣):محمد بن عبدالرحيم بن شبيب ابوبكر،توفی سنة ست وتسعين ومائتين، كان من ائمة القراء، حدث عن عثمان بن ابی شيبة وابن ماسر جس، واسحاق بن اسرائيل ومشكدانه وَمما لَمْ نكتب الاعنه۔[2]

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱) لمحات الانوار للغافقی المتوفی (۶۱۹ھ) رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ا صفحہ ۹۱

(۲) تعليق لمحات الانوار الدكتور رفعت فوزی عبدالمطلب جامعه ام القریٰ-مكة المكرمة

نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بھائی کو قرآن سکھایا ملائکۃ اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ الحرام کی زیارت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ! لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ وہ معلم قرآن جس کی قبر کی زیارت فرشتے کریں جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو ایک مسلم بھائی اس کی قبر کی زیارت کیلئے کیوں نہ جائے جبکہ قبور کی مطلقاً زیارت کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے۔ جس نے ایک بھائی کو قرآن کی تعلیم دی اس کی قبر کا یہ عالم ہے کہ وہ زیارت گاہِ قدسیاں ہے تو جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور میں قرآن اترا اور انہوں نے ایک کو قرآن نہیں سکھایا بلکہ سب مسلمین کو قران کی تعلیم دی تو ان کے روضہ اقدس پر قدسیوں کے ہجوم کا عالم کیا ہوگا۔ اب اگر کوئی کلمہ گو حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس واطہر کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو اس پر اللہ ذوالجلال والاکرام کی رضا کے انوار کا عالم کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر دل وجان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں آپ کے ارشادات پر قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین کیلئے سفر:

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهٗ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلاً وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰی كِسْرٰی فَلَمَّا قَرَأَهٗ مَزَّقَهٗ

فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط مبارک دیکر ایک آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر کو دیا جائے تو بحرین کے گورنر نے اسے کسریٰ تک پہنچایا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ راوی کا گمان ہے کہ حضرت ابن مسیّب نے یہ کہا، خط مبارک چاک کرنے کی خبر پہنچنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعائے قہر فرمائی کہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرین اپنے ایک صحابی کو بھیجتے ہیں تاکہ آپ کا مکتوب مبارک گورنر بحرین تک پہنچا دے۔ تو کیا سینکڑوں میل کا سفر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق ہو بے کار جائے گا اور اس سفر کو بھی ممنوع اور حرام قرار دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٤)	جلد١	صفحہ٣٦
جامع الاصول	رقم الحدیث (٩٤٦٩)	جلد١١	صفحہ٧٦٨
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٥٨٤٥)	جلد٥	صفحہ٦٦

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سفر مبارک ہمارے ہزاروں سفروں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اھل ایمان کو دین کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے ایک مومن ومسلم کا ہر سفر خیرات وبرکات سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا کوئی بھی سفر ثواب واجر کی نیت کے بغیر نہیں ہوتا اسے علم ہے کہ

اگر میں علم کے حصول کیلئے سفر کروں گا تو فرشتے اپنے پروں سے سائیاں تان دیں گے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

اگر ہجرت کرنی ہے تو اسے مھاجر الی اللہ ورسولہ کا اجر وثواب ملے گا۔

اگر سفر جہاد کیلئے نکلتا ہے تو شھادت کا سودا سر میں لیکر نکلتا ہے پھر اللہ الکریم کی مرضی جو چاہے عطا فرمادے۔

اگر تبلیغ دین کیلئے نکلتا ہے تو تبلیغ کا اجر وثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

ایک اور مفہوم:

حدیث شدِّ رحال کا ایک اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے کہ

ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف حصول ثواب کیلئے سفر ممنوع ہے۔ یہ مفہوم بھی شریعت اسلامیہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں قابل قبول نہیں ہے۔

مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ، ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ ، فَصَلّٰى فِيْهِ صَلاَةً ، كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا وہاں اس نے صلاۃ ادا کی تو اسے عمرہ جتنا اجر ملے گا۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث اتصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۵)	جلد۲	صفحہ۴۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۶۵۷)	جلد۴	صفحہ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۲۳)	جلد۱۲	صفحہ۴۰۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظَهِيْرِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهُ قَالَ: صَلاَةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۸
قال الترمذی:	حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث اُتصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نے بیان فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد قباء میں ایک صلاۃ (نماز) عمرہ کی طرح ہے۔

یعنی مسجد قباء میں ایک صلاۃ ادا کرنے سے عمرہ کا اجر وثواب مل جاتا ہے۔

اب اگر کوئی مومن عمرہ کا ثواب لینے کیلئے مسجد قباء کی طرف سفر کرتا ہے تو کیا یہ اس کا سفر ممنوع قرار پائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اُسے اس کا اجر وثواب ملے گا اور اسے عمرہ کا اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک آدمی علاقہ بدر میں رہتا ہے اور وہ گھر سے مسجد قباء کی نیت کر کے اپنی سواری، کار پر (جہاں جنگ بدر ہوئی) آتا ہے اور صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی صلاۃ کو کوئی بھی مسلمان ناقص یا ممنوع نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ قُبَا كُلَّ سَبْتٍ رَاكِباً وَمَاشِياً وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهٗ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۵)	جلد۲	صفحہ ۱۷۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۹۹)	جلد۳	صفحہ ۱۸۴

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آتے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل اور حضرت عبداللہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد کی طرف ہر ہفتہ کے دن آئیں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تو اس مسجد کی طرف سفر کر کے صلاۃ ادا کرنا بہت بڑا اجر وثواب ہو عمرہ کا ثواب تو ہے ہی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر وثواب بھی مل جاتا ہے۔

عامل بالسنۃ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس عمل کو۔مسجد قباء میں حاضری کو جاری وساری رکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین متین کی صحیح سمجھ کی سعادت عطا فرمائے۔

ہمارے ایک محبت والے برطانیہ میں رہتے ہیں وہ چند سال پہلے ملنے کیلئے آئے میں نے ان سے احوال پوچھے تو دوران گفتگو انہوں نے بتایا مسجد میری رہائش سے 60یا 80 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے جب بھی شوق آتا ہے تو میں اپنی گاڑی پر بیٹھ کر 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد جا کر صلاۃ ادا کرتا ہوں۔

اب غور کیجئے! ایسے جذبہ والا مسلم اگر صلاۃ الجماعۃ کی سعادت کیلئے مسجد جاتا ہے اور وہاں جانے کیلئے اسے 60یا80 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یہ نہیں کہ اس کا یہ سفر بے کار گیا

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۴۸۴۶)　جلد ۴　صفحہ ۴۲۰

قال احمد محمد شاکر:　اسنادہ صحیح

اور یہ سفر سفر معصیت ہوگا بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ رب العزۃ اس کے اس جذبہ پر اسے بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے لبریز جب بندہ مومن مسجد کا رخ کرتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا نزول جوبن پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مساجد سے محبت عطا فرمائے اور انکی طرف جانے کا جذبہ صادقہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ان تصریحات کی موجودگی میں اب حدیث شدّ رحال کا یہ مفہوم لینا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا حرام وممنوع ہے اور وہ سفر سفر معصیت ہے اس مفہوم کا مزاج شریعت اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاَ اِعْتِكَافَ اِلاَّ فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلاَثَةِ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۸۶) جلد ۶ صفحہ ۶۶۷

قال الالبانی: صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۸۵۷۴) جلد ۴ صفحہ ۵۱۹

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۹۵۱۱) جلد ۹ صفحہ ۳۵۰

المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۸۰۱۶) جلد ۴ صفحہ ۳۴۸

المصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۹۱

ترجمة الحديث:

اعتکاف نہیں مگر تین مساجد میں۔

یہاں بھی ان تین مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے اور بس۔تو کیا دنیا کی باقی مساجد میں اعتکاف ممنوع وحرام ہے اور باقی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں۔

جب دیگر مساجد میں اعتکاف حرام وممنوع نہیں تو کسی اور طرف سفر بھی حرام وممنوع نہیں ہاں جیسے ان مساجد میں اعتکاف بیٹھنا دیگر مساجد کے اعتکاف سے افضل وبرتر ہے اسی طرح ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا بھی افضل وبرتر ہے۔

-☆-

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرمان ذیشان سے کسی حدیث کی خود تشریح فرمادیں تو پھر کسی کو رائے زنی کا اختیار نہیں وہ امت کے والی اور ہم سب کے خیر خواہ ہیں نبوت ورسالت کے تاج مرصع سے مزین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ مَارَكِبَتْ اِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِىْ هٰذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقُ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۶) جلد۴ صفحہ۴۹۵

باب ذکر المساجد المستحب للمرء الرحلة الیھا۔

قال الارنووط: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن جگہوں کی طرف قافلے چلتے ہیں (سفر کیا جاتا ہے) ان میں سے بہتر میری یہ مسجد اور بیت عتیق (مسجد حرام) ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! بات بے غبار ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں دیگر جگہوں کی طرف سفر کو ممنوع اور حرام نہیں کیا بلکہ اجازت دی ہے اور ان مساجد کی طرف سفر کو باقی سفروں سے بہتر وافضل قرار دیا ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَااَللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الشُّكْرُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِيْباً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَزْكٰهَا.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۴۷۱۸) — جلد ۱۱ — صفحہ ۵۳۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد — جلد ۴ — صفحہ ۶ بالفاظ مختلفہ

وقال الھیثمی: رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن

باجماعت صلاۃ الفجر اور
صلاۃ العصر کی اہمیت

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ" صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: آگ میں داخل نہ ہوگا جو (بقیہ صلوات پر مداومت کے ساتھ خصوصی اہتمام سے) طلوع شمس سے پہلے صلاۃ (الفجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے صلاۃ (العصر) ادا کرتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۸)	جلد۵	صفحہ۳۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے یہ دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں صلاۃ ادا کرنا نفس پر بہت شاق گزرتا ہے۔ طلوع شمس سے پہلے نیند زوروں پر ہوتی ہے بستر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس وقت بندہ مومن اٹھتا ہے اسے نیند سے زیادہ اللہ الواحد کی رضا محبوب ہے محبت الٰہی کے نشہ سے سرشار ہو کر وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے بقیہ اھل اسلام کے ساتھ صلاۃ الفجر ادا کرتا ہے، یہ مومن اس قابل ہے کہ اسے انعامات سے نوازا جائے۔

غروب شمس سے پہلے عموماً کاروبار زوروں پر ہوتا ہے رات آنے سے پہلے کام سمیٹنا ہوتا ہے اس وقت صلاۃ العصر کے لئے وقت نکالنا شیوۂ ایمانی ہے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

صلوات (نمازوں) پر مداومت اختیار کرو خصوصاً صلاۃِ وسطیٰ (نماز عصر) پر۔ جو مرد مومن اس صلاۃ کو بڑے اہتمام سے ادا کرتا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اسے بھی انعامات سے نوازا جائے۔

درج بالا حدیث پاک میں ایسے اھل ایمان کیلئے نوید ہے کہ وہ آگ سے محفوظ رہیں گے اور عذابِ آگ سے کوسوں دور ہوگا۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اور وہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر تم میں رات گزارنے والے فرشتے عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے تم میرے بندوں کو کس حال میں

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٤٧١)	جلد ا	صفحہ ١٠٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٧٣٦)	جلد ٥	صفحہ ٢٩
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٧٣٧)	جلد ٥	صفحہ ٢٩
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

چھوڑ کر آئے ہو؟ تو وہ جواباً عرض کرتے ہیں: ہم انہیں اس حال میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

باجماعت صلاۃ الفجر اور
صلاۃ العشاء کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِيْ صَلاةِ العِشَاءِ وَصَلاةِ الْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْواً.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر میں شرکت کا کس درجہ اجر ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں اگر چہ انہیں گھٹنوں کے بل رینگ کر آنا پڑے۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۴) جلد۱
قال المحقق: صحیح التعلیق علی ابن ماجہ
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۶) جلد۱ صفحہ۴۴۳
قال المحقق: صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۸۰۳) جلد۱ صفحہ۲۴۴
قال الالبانی: صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک منافقین پر بوجھل ترین صلاۃ، صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر ہے اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان میں شرکت کا کتنا اجر وثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شریک ہوں اگر چہ گھٹنوں کے بل چل کر نہ آنا پڑے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۵)	جلد ۱	
قال المحقق:	صحیح		
الارواء	رقم الحدیث (۴۸۶)		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۸۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْماً الـصُّبْحَ فَقَالَ: "شَاهِدٌ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ "شَاهِدٌ فُلاَنٌ"؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الـصَّلاَتَيْـنِ اَثْـقَـلُ الـصَّـلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوهَا وَلَوْ حَبْـواً عَـلَـی الـرُّكَـبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَـضِيْلَتُهٗ لاَ بْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلاَةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلاَتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلاَتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلاَتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثِيْرٌ " فَهُوَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.

ترجمة الحديث:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی پھر حضور نے فرمایا کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ نے عرض کی نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پھر) فرمایا: کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک

صحیح سنن ابی داود — رقم الحدیث (۵۵۴) — جلد۱ — صفحہ۱۶۵

قال الالبانی: حسن

سنن ابی داود — رقم الحدیث (۵۵۴) — جلد۱ — صفحہ۲۰۷

ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں علم ہو کہ ان دو صلوات میں کس درجہ اجر و ثواب ہے تو تم ضرور شریک ہوا گرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ بیشک صفِ اول صفِ ملائکہ کی طرح ہے۔ اگر تمہیں علم ہو کہ پہلی صف میں شرکت کا کیا درجہ ہے تو تم جلدی جلدی اس صف میں شرکت کرو۔ بیشک ایک آدمی کی دوسرے کے ساتھ صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پاک ہے اور آدمی کی دو آدمیوں کے ساتھ صلاۃ ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے سے زیادہ پاک ہے۔ صلاۃ میں جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ کو محبوب ہوگی۔

-☆-

مسجد میں
عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے
نصف رات عبادت کا ثواب اور
فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے
پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابی داود - رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی: حسن
سنن ابی داود رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

جس نے صلاۃ العشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے نصف رات قیام (عبادت) کا ثواب پایا اور جس نے عشاء اور فجر باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام (عبادت) کا اجر وثواب پایا۔

-☆-

اے ایمان والے! اپنی قسمت پر ناز کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بن مانگے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا ہے۔ یہ سب شرف اور سب عزتیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہیں۔ پہلی امتیں رات رات بھر عبادت کرتیں تو انہیں اس کا اجر وثواب ملتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خیر الامم پر یہ لطف وکرم فرمایا کہ جو بھی مسلمان رات عشاء کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے اور اللہ رب العزۃ اسے آدھی رات کی عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو آدمی عشاء کی صلاۃ کے ساتھ فجر کی صلاۃ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری رات عبادت کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت میں جنت اور جنت کی بہاریں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بنایا ہے۔ ایک ایک عمل پر اتنا اجر وثواب اللہ اکبر!

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے اے اھل ایمان! آیئے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عہد کریں اے خالق ومالک پہلی کوتاہیاں اور لغزشیں اور معصیتیں معاف فرما۔ آئیندہ سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی صلاۃ باجماعت قضا نہیں ہوگی زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں تیری توفیق وامانت سے صلاۃ الجماعت ادا کرتے ہیں گے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی رحمتوں سے مالا مال فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی بندگی کی توفیق وسعادت عطا فرما۔

ای ارحم الراحمین! ہمیں اپنی یاد کا کیف اور سجدوں کا لطف عطا فرما

یہ تو سعادت صرف اس کیلئے ہے جو عشاء اور فجر کی صلاۃ مسجد جا کر با جماعت ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی سعادتوں کا اندازہ لگایئے جو فجر وعشاء با جماعت ادا کرنے کے ساتھ ساری رات بندگی کے مزے لوٹتا ہے۔رات بھر اس کے دل کی تار اللہ اللہ کے نغمے چھیڑتی ہے وہ صلاۃ التہجد کو بھی پابندی سے ادا کرتا ہے۔سحری کے استغفار کو بھی جانے نہیں دیتا اور رات کی طویل گھڑیوں میں اللہ کے حضور دست بدعا بھی رہتا ہے۔

مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعاً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۲)		جلدا
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۸)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۶)	جلدا	صفحہ۴۲۹
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلدا	صفحہ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلدا	صفحہ۲۰۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	جلدا	صفحہ۳۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا صلاۃ باجماعت ادا کرنا اس کے گھر میں تنہا اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے ۲۰ سے کچھ اوپر درجے ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱٦)	جلد۱	صفحہ۴۲۱
قال ابوعیسیٰ:	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۰۹)	جلد۹	صفحہ۴۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۵۲)	جلد۹	صفحہ۴۹۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰٦۹۰)	جلد۹	صفحہ۵۵۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۴)	جلد۹	صفحہ۵۷۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۱٦٦
قال الالبانی:	صحیح		

اسلام ایک اجتماعی دین ہے یہ دین پوری انسانیت کے بھلے کیلئے آیا ہے اور جو خوش قسمت افراد اس نور بھرے دین کی سنہری لڑی میں پروے جاتے ہیں اسلام ان پر خصوصی توجہ اور شفقت فرماتا ہے۔

اگر تنہا صلاۃ کا حکم ہوتا تو اکثر حضرات اس کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے اور یہ غفلت انکی اُخروی محرومی کا ذریعہ بن جاتی اس نقصان سے بچاؤ کیلئے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صلاۃ باجماعت کا حکم دیا ہے کہ کمزور ارادے والے بھی اس کی ادائیگی کے خوگر ہو جائیں۔

نورانی ماحول میں اذان کی پیاری آواز کانوں کے ذریعے دل میں اتر ی جارہی ہو اور نبی کریم وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی جوق در جوق مسجد کا رخ کر رہے ہوں تو اگر کوئی آدمی سستی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بھی اس ماحول سے متاثر ہو کر مسجد کا رخ کرے گا اور ہو سکتا ہے اسے صلاۃ باجماعت میں سجدہ کا وہ کیف نصیب ہو جائے کہ پھر عمر بھر اللہ کی بارگاہ میں جھکنا اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔

انسان تنہا ۲۰ سے زائد صلوات ادا کرے لیکن باجماعت ایک صلاۃ ان انفرادی ۲۰ سے زائد صلوات سے بہتر ہے۔

ذَالِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَشَاءُ.

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: صَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰی صَلاَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَ صَلاَتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذَالِکَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلاَةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلاَّ رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰی يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِیْ صَلاَةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۳)	جلد۵	صفحہ۳۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد۱	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۳)	جلد۷	صفحہ۲۳۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۰)	جلد۲	صفحہ۲۷۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اسکے گھر میں یا بازار میں تنہا ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ

صلاۃ ادا کرنے والوں میں سے کوئی جب وضو کرے اور احسن طریقے سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے مسجد آنے کا ارادہ صرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے ہو تو اس کے مسجد داخل ہونے تک وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اللہ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے ذریعے اس کا گناہ معاف فرمائے گا۔

اور جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے گی اس وقت تک وہ مسلسل صلاۃ میں ہی ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِیْ الْجَمَاعَةِ تَضْعَفُ عَلٰى صَلاَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِکَ اَنَّهٗ إِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ لاَ يُخْرِجُهٗ اِلاَّ الصَّلاَةُ لَمْ يَخطُ خُطْوَةً اِلاّ رُفِعَتْ لَهٗ بِهَادَرَجَةٌ" وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ" فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزِلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلاَّهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلاَ يَزَالُ فِیْ صَلاَةٍ مَاانْتَظَرَ الصَّلاَةَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلدا	صفحہ۲۰۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۲۰۸
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلدا	صفحہ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۹۹مختصراً
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الموطالاامام مالک			صفحہ۵۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلدا	صفحہ۴۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھر میں صلاۃ ادا کرنے اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے اس آدمی کی صلاۃ پچیس درجے زیادہ اجر رکھتی ہے جو مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرتا ہے۔

یہ ایسے کہ

جب وہ وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے تو پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی طرف) نکلے اس کے نکلنے کا قصد صرف صلاۃ کی ادائیگی ہو تو جو بھی وہ قدم اٹھائے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ جب وہ صلاۃ ادا کرے گا تو ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے صلوات بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی صلاۃ کی جگہ میں رہے گا۔

اے اللہ! اس پر صلوات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما

جب تک وہ صلاۃ کا انتظار کرے گا صلاۃ میں رہے گا۔

-☆-

قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ

المصنف لعبد الرزاق رقم الحدیث (۲۲۱۰) جلد ۱ صفحہ ۵۸۰

المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: صَلاَۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلاتِہٖ فِی بَیْتِہٖ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی باجماعت صلاۃ (نماز) اس کی گھر میں تنہا صلاۃ سے پچیس درجے زائد ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۲)	جلد ۱	
قال المحقق:	صحیح		
التعلیق الرغیب		جلد ۱	صفحہ ۱۵۲
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۹)		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جُزْأً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے کسی کی باجماعت صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۴۲)	جلد ۱	
قال المحقق:	صحیح الروض أیضاً		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵ مطولاً

ولفظ النسائی

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال تفضل صلاة الجمع على صلاة احدكم وحده بخمسة وعشرين جزءاً ويجتمع ملائكة الليل والنهار فى صلاة الفجر واقرأوا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا.

عَنْ اُبَيّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
صَلاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَرْبَعاً وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْساً وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۳)	جلد ۱	
قال المحقق:	حسن		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۳)		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۳
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا با جماعت صلاۃ ادا کرنا آدمی کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۶۴۲)　جلد ۱
قال المحقق:　صحیح　الروض (۹۹۔۱۰۹۸)
سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۷۸۹)　جلد ۱　صفحہ ۴۳۰
قال المحقق:　متفق علیہ
صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۷۹۶)　جلد ۱　صفحہ ۲۴۲
قال الالبانی:　صحیح
صحیح البخاری　رقم الحدیث (۶۴۵)　جلد ۱　صفحہ ۲۰۶

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَلصَّلاۃُ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِیْنَ صَلاۃً فَاِذَا صَلاّھَا فِیْ فَلاۃٍ فَأَتَمَّ رُکُوْعَھَا وَسُجُوْدَھَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلاۃً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت صلاۃ ادا کرنا تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے برابر ہے پس جب اس نے کی جنگل میں صلاۃ ادا کی تو اس کے رکوع وسجود کو مکمل کر کے ادا کی تو اس صلاۃ کی فضیلت پچاس صلوات (نمازوں) تک پہنچ جاتی ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود　رقم الحدیث (۵۶۰)　جلد۱　صفحہ۱۶۷
قال المحقق: صحیح

مساجد میں
خرید وفروخت کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَيْعِ وَالابْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِى الْمَسَاجِد.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں خرید وفروخت اور (بیہودہ) شعر گوئی سے منع فرمادیا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	حسن		
ارواء الغلیل مختصراً		جلد ۷	صفحہ ۳۶۳
قال الالبانی، قال الترمذی/ حدیث حسن			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷

خرید وفروخت کے وقت انسان بالکل دنیادار نظر آتا ہے۔اپنا مال بیچنے کیلئے عموماً جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔جھوٹ بول کر گاہک کو مال کا قائل کیا جاتا ہے۔مال کی وہ خوبیاں بھی بیان کردی جاتی ہیں جو اس میں نہیں ہوتیں۔مال کا عیب چھپایا جاتا ہے جس سے خریدنے والا ظاہر کو دیکھ کر دھوکہ کھاجاتا ہے انہیں وجوھات کی بنا پر بازار کو ابغض البلاد کہا جاتا ہے۔

لیکن مساجد میں انسان دنیا سے کٹ کر آتا ہے اپنے کئے پر نادم ہونے کیلئے آتا ہے۔ اپنے تعلق باللہ کو مستحکم کرنے کیلئے آتا ہے جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی سے سچی توبہ کیلئے آتا ہے اپنی آخرت سنوارنے اور اپنے اللہ کو راضی کرنے کیلئے آتا ہے اور طویل سجدے کر کے اپنے خالق و مالک کا قرب پاتا ہے۔انہیں وجوہات کی بنا پر مسجد کو احب البلاد کہا جاتا ہے۔اب اگر مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دے دی جائے تو خرید وفروخت کے تمام لوازمات بھی مسجد میں آجائیں گے اور پھر مسجد جو احب البلاد ہے کی بجائے استغفر اللہ کچھ اور بن جائے گی اس لئے مساجد میں خرید وفروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

مساجد میں بیہودہ شعر گوئی کو بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ایسے اشعار سے انسان میں نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔مساجد میں آمد نفسائی خواہشات کو مٹانے اور روح کو تقویت دینے کیلئے ہے گناہوں سے لوح دل پاک کرنے اور نیکیوں سے آراستہ ہونے کیلئے ہے اگر مساجد میں بیہودہ اشعار پڑھنے کی اجازت مل جائے تو مساجد کا مقصد فوت ہوجاتا ہے پھر یہ مسجد کی بجائے کسی اور چیز کا روپ دھارلیں گی۔العیاذ باللہ! اسی لیئے بیہودہ اشعار سے مساجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِی الْمَسْجِدِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان سے منع فرمایا۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۳۵) جلد ۱

قال الالبانی: حسن

التعلیق علی ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۳۰۴، ۱۳۰۶)

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۶) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ رَجُلاً یَنْشُدُ ضَالَّتَهٗ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لاَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷٦۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۷
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٦۲۸)	جلد	صفحہ ۲۳٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵٦۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	جلد ۲	صفحہ ٦۲٦
قال المحقق:	رواہ مسلم فی صحیح عن ابی الطاہر		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے

جو آدمی سنے کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کررہا ہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ کہے اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ لوٹائے۔ مساجد گم شدہ چیزوں کے اعلان کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

-☆-

مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّـفْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَكَفَّارَتُهٗ اَنْ تَوَارِیَهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تو اسے صاف کردے۔

-☆-

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۷۴) جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۷۴) جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

قال الالبانی: صحیح

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْماً اِذْرَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانَ فَلَطَخَهُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ اَحَدِكُمْ اِذَا صَلّٰى فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک روز حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضور نے مسجد کے قبلہ میں نخامہ دیکھا تو حضور حالت غیض میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے کرید کر صاف کرنے کا حکم دیا ارشاد فرمایا۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد۱	صفحہ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد۱	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد۲	صفحہ۲۸

راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے یہ بھی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوائی اور اس جگہ زعفران کو ملوایا اور ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ سامنے نہ تھوکے۔

-☆-

مساجد کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے اسکی نظافت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ مساجد صاف کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دل پاک وصاف کر دیتا ہے۔ اگر کہیں غلاظت نظر آ جائے تو مسجد کی اس جگہ کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے اگر ہو سکے تو صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی جائے یہ بھی سنتِ مصطفیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا بے حساب اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الثَّوْمِ فَلَا یُؤْذِیْنَا بِهَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس درخت سے کھایا یعنی کچا لہسن کھایا تو وہ ہماری اس مسجد میں اس کی بو سے ہمیں اذیت نہ دے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۴۴
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۶۶۲)	جلد۳	صفحہ۸۲

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّهٗ غَدَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ فَوَجَدَ فِیْ بُسْتَانِهَا بَصَلاً وَثَوْماً فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَهُمْ جِیَاعٌ" فَلَمَّا رَاحَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ اِذاً رِیْحُ الْمَسْجِدِ بَصْل" وَثَوْم" فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلاَ یَقْرُبْنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن پایا تو لوگوں نے حالت بھوک میں پیاز اور لہسن کھایا جب لوگ مسجد میں (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) آئے تو مسجد کی ساری فضا پیاز اور لہسن کی بو والی ہوگئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے کھایا ہے (جب تک اس کی بو زائل نہ ہو) وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث (۵۶۵) جلد۲ صفحہ۳۷

مجمع الزوائد جلد۲ صفحہ۲۱

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:
مَنْ اَكَلَ ثُوْماً اَوْ بَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن کھایا (ان کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بو آتی ہے اس لیئے) وہ ہم سے دور رہے اور ہماری مسجدوں سے بھی دور رہے اسے چاہیئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد:		جلد ۲	صفحہ ۲۰
قال الھیثمی:	صحیح		

یہ کتنی بڑی وعید ہے اس آدمی کیلئے جس کے منہ سے بو آ رہی ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیئے مسواک کا حکم دیا ہے۔ جس سے منہ کا کریہہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور منہ سے بو ختم ہو جاتی ہے۔ مساجد میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے تو وہاں بھی پاک وصاف منہ لیکر جانا چاہیئے ایسی کوئی چیز کھا کر نہ جانا چاہیئے جس سے منہ بدبودار ہو جائے۔ یہ بدبو اھل ایمان کو تکلیف دیتی ہے اور مساجد میں موجود فرشتوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پرجلال کلمات ہیں

فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ.

جس کے منہ سے بو آتی ہے وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور وہ اپنے گھر بیٹھا رہے۔

پیاز وغیرہ کھا کر مساجد نہیں آنا چاہیئے تاوقتیکہ اس کی بو ماردی جائے یا اس سے بو ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک دین کی پاک تعلیمات پر اور معطر دین کی عطر بیز تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِبَرْکَةِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

مساجد میں الحاد- گناہ کبیرہ

عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ مَيَّاسٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ فَأَصَبْتُ ذُنُوباً لاَآرَاهَا اِلاَّمِنَ الْكَبَائِرِ. فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَاهِيَ؟ قُلْتُ كَذَاوَكَذَا قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ مِنَ الْكَبَائِرِ هُنَّ تِسْعٌ": اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ نَسْمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَاِلْحَادٌ" فِي الْمَسْجِدِ وَالَّذِىْ يَسْتَسْخِرُ وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوْقِ قَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ اَتَفْرَقُ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتَ اَىْ وَاللّٰهِ! قَالَ: اَحَيٌّ" وَالِدَاكَ قُلْتُ عِنْدِىْ اُمِّىْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْأَلَنْتَ لَهَا الْكَلاَمَ اَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

ترجمۃ الحدیث:

طیلسۃ بن مَیّاس فرماتے ہیں

میں نجدات کے ساتھ میں چند گناہوں میں مبتلا ہوا جن کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ یہ کبائر میں سے ہیں۔ تو میں نے اسکا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے کر دیا تو

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۸) جلد صفحہ ۳۵
قال الالبانی: صحیح

آپ نے فرمایا وہ کون سے گناہ ہیں میں نے عرض وہ ایسے ایسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا یہ گناہ کبائر سے نہیں ہیں۔

کبائر نو ہیں

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ جان کا قتل کرنا

۳۔ جہاد سے بھاگ جانا

۴۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا

۵۔ ربا (سود) کھانا

۶۔ یتیم کا مال کھانا

۷۔ مسجد میں بے دینی کرنا

۸۔ جو کسی کا تمسخر اڑاتا ہے

۹۔ نافرمانی کے سبب والدین کو رلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم آگ کے عذاب سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میں نے کہا میرے پاس میری ماں ہے تو آپ نے فرمایا اگر تو اپنی ماں سے نرمی سے بات کرے اور اسے کھانا کھلائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا تاوقتیکہ تو کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

-☆-

اِلْحاد" فِی الْمَسْجِد:

مساجد کو بیوت اللہ، اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ ان کو پاک وصاف رکھنا اھل ایمان پر فرض ہے۔ یہ مسجدیں اس لیے ہیں کہ ان میں صلاۃ باجماعت ادا کیجائے۔ ذکر کی مجلسیں منعقد کی جائیں قرآن کریم کے درس وتدریس کا انتظام کیا جائے تلاوت قرآن کریم سے اسکی رونق کو دوبالا کیا جائے اس کی آبادکاری ایمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ

بیشک مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان لاتے ہیں۔ مسجدیں اس لیے ہیں کہ انسان جب بازار کی رونقوں میں کھو کر اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کا اللہ سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔ مسجد سے باہر کی دنیا میں انسان فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا باطن ظلمات میں گھر جاتا ہے وہ دوبارہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کے باطن سے فسق وفجور کی تاریکیاں چھٹ جائیں اور نہاں خانۂ دل عبادت کے انوار سے چمک اٹھے۔

جو آدمی مسجد کی آبادکاری کے خلاف اس کی بے آبادی کی تگ ودو کرے اور اس میں بے دینی کو فروغ دینے کی کوشش کرے وہ یقیناً کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے ایسے آدمی کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ابھی در توبہ کھلا ہے فوراً اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیئے اپنے کیے پر ندامت کرنی چاہیئے تاکہ اس کی رحمتیں واپس آکر اسے اپنی آغوش میں لے لیں اگر وہ توبہ نہ کرے بلکہ اپنے عمل پر اترانا شروع کرے تو اسکے ایمان کے رخصت ہونے میں کوئی رکاوٹ

باقی نہیں رہتی۔

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ.

اِلْحَاد کا معنی ملاحظہ ہو

اَلْحَدَ فُلاَن" : عَدَلَ عَنِ الْحَقّ وَاَدْخَلَ فِیْهِ مَالَیْسَ مِنْه

اَلْحَدَ – اِلْحاداً کا معنی ہے حق سے پھر جانا اور اس میں وہ چیز داخل کرنا جو اس سے نہیں ہے۔

اَلْحَدَ فی الحرام : اِسْتَحَلَّ حُرْمَتَهٗ وَانْتَهَکَهَا

اَلْحَدَ فی الحرام : حرم کی حرمت ختم کرنا اور اسے پامال کرنا

اَلْحَدَ فی الدین : طَعَنَ

اَلْحَدَ فی الدین : دین میں طعنہ زنی کرنا[1]

اب تینوں معانی پر غور کیجئے۔

اَلْحَدَ : عَدَلَ عَنِ الْحَقّ وَاَدْخَلَ فِیْهِ مَالَیْسَ مِنْهُ

مساجد اس لیئے ہیں کہ ان میں حق کا بول بالا ہو، احکامات الٰہیہ اور سنت مصطفویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والتسلیم کی اشاعت وترویج ہو۔ وہ آدمی کتنا بدنصیب ہے جو مساجد میں حق سے عدول وانحراف کرے اور حق میں باطل کی آمیزش کرے ایسا کرنا یقیناً گناہِ کبیرہ ہے۔ وہ خطباء جو جوش خطابت میں حق سے عدول کرتے ہیں منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ کر حق اور باطل کی آمیزش کرتے ہیں صرف اپنی واہ واہ کروانے کیلیئے بے سروپا باتیں کر کے حق کے حسن کو

(۱) المعجم الوسیط ۲/ ۸۱۷

داغدار کرتے ہیں انہیں یہ فرمان ذیشان اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ یہ ارتکاب کبیرہ ہے اور کبیرہ پر اصرار انسان کو کفر تک لے جاتا ہے۔

اَلْحَدَ فِی الْحَرمِ : اِسْتَحَلَّ حُرْمَتَهٗ وَانْتَهَكَهَا.

اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کرنا اس کے تقدس کو نظر انداز کرنا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ مسجد، اللہ کا گھر ہے اس کی عزت و حرمت ہر مسلم پر فرض ہے اور اسکے ایمان کا تقاضا ہے اس کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کا مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ترین ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا.

اس بدنصیب سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرتا ہے اور اسے بے آباد و خراب کرنے کی سعی کرتا ہے۔

اَلْحَدَ فی الدین : طعن

دین میں طعنہ زنی کرنا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے اور پھر دین میں طعنہ زنی کیلئے مساجد کا انتخاب پرلے درجے کی حماقت اور بدنصیبی ہے۔ دینِ اسلام نے ہمیں عزتیں عطا فرمائیں اس دین کے صدقے ہم پر اللہ ذوالجلال لطف و کرم فرماتا ہے تو جو بدبخت ان میں طعن و تشنیع کرے اسے اپنا انجام نہیں بھولنا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْقَانِتِيْ الْعَابِدِيْنَ آمِيْنَ بِبَرْكَةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلاَّدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْماً فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ لَایُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکَ آذَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۱۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسھل السائب بن خلاد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں سے روایت ہے کہ

ایک آدمی اھل اسلام کی ایک جماعت کی امامت کیا کرتا تھا تو اس نے (ایک دن) قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔

جب وہ فارغ ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ اب تمہیں صلاۃ کی امامت نہ کرائے۔

اس نے اس کے بعد انہیں صلاۃ پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا دیا۔

اس آدمی نے اس بات کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو حضور نے فرمایا:

ہاں میں نے ہی تمہیں امامت کرانے سے منع کیا ہے۔

راوی حدیث بیان کرتے ہیں

میرا یہ گمان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

بے شک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔

-☆-

ایک آدمی خیر القرون میں اھل اسلام کو صلوات کی امامت کرواتا ہے وہ ایک دن قبلہ

کی جانب تھوک دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منصب امامت سے برطرف کردیتے ہیں حالانکہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا اور کعبہ مشرفہ ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہے۔ اس کی یہ غلاظت کعبہ پر جا کر نہیں پڑی اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امامت سے ہٹادیا وجہ واضح ہے کہ اگرچہ کعبہ مشرفہ دور ہے لیکن اس نے اس سمت کا ادب نہیں کیا جدھر کعبہ ہے۔ غور فرمایئے جو سمتِ کعبہ کا ادب نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں تو جو کعبہ کے کعبہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب واحترام نہ کرے وہ امامت کے کیسے لائق ہوسکتا ہے۔ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں نامناسب بات کہے اور آپ کی شانِ رفیع کا خیال نہ رکھے تو اسے کیسے امامت کے لائق سمجھا جاسکتا ہے۔

اِنَّکَ قَدْ آذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

بیشک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی۔

کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفیع کا خیال نہ رکھے اور آپ کی شانِ اقدس میں عام الفاظ استعمال کرے تو یقیناً اس نے بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی ہے اور فرمان الٰہی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا والآخِرۃ.

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

اھل ایمان کو چاہیئے کہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے لگیں تو دیکھ لیں مصلی امامت پر کون ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادب کے پیچھے سجدہ کر کے اپنی زندگی بھر کی کمائی ضائع کردیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا نیاز مند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، بے ادبی اور بے ادبوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

ببرکة سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

روئے زمین مسجد وطہور

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجِداً.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد ۶	صفحہ ۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنادیا گیا ہے۔

-☆-

پہلی امتوں کو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے عبادت خانہ جانا پڑتا تھا وہ عام جگہ پر صلاۃ ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کو اس قابل بنادیا کہ اس میں بلا جھجک صلاۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

اس خیر الامم پر کتنا بڑا کرم ہے کہ جہاں کہیں محو سفر ہو اور دوران سفر صلاۃ کا وقت آجائے اور قریب کوئی مسجد نہ ہو تو وہیں صلاۃ ادا کرلی جائے یہ تمام زمیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مسجد قرار دے دی ہے۔

اس حدیث پاک میں

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُھُوْراً وَمَسْجِداً میں "لی" (میرے لئے) قابل غور ہے۔

اللہ کے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ جس کی شان الصمد ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے لیکن حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس درجہ محبت ہے کہ آپکی خاطر آپ کو خوش کرنے کیلئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زمین کو صرف مسجد ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے طھور بھی قرار دیا ہے یعنی اتنا پاک وصاف کردیا ہے کہ اس امت کا کوئی بھی فرد کہیں بھی

ہو اور اسے صلاۃ کے وقت وضو کرنے کیلئے پانی میسر نہ ہو تو اسی طیب و طاہر زمین سے تیمم کر لے اور تیمّم کے بعد بلا جھجک صلاۃ ادا کر لے۔

ہر دین و مذہب اپنی عبادت گاہ کا بڑا خیال رکھتا ہے عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی غیر کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ کرنا چاہے تو اس دین و مذہب کے پیروکار عبادت گاہ کے تحفظ کیلئے اپنا سر تک کٹوا دیتے ہیں۔ اپنے بیوی بچے قربان کر دیتے ہیں لیکن کسی غیر کا تسلط برداشت نہیں کرتے۔

ایک مسلم کی غیرت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کا جذبہ بے نظیر و بے مثال ہوا کرتا ہے یہ اپنے دین وایمان کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کیلئے تیار رہتا ہے سرفروشی اور جانثاری اس کے خمیر میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کے ضمیر کو بیدار کیا ہے اور اس کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیا ہے یہ اعلان کر کے کہ **جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُهُوْرًا وَّمَسْجِدًا۔**

تمام روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ ایک مسلم کو یہ باور کرایا ہے کہ ساری زمین تیری عبادت گاہ ہے اٹھ اور اس عبادت گاہ سے غیر کا عمل دخل ختم کر دے اور اللہ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کا پرچم ہر جگہ بلند کر دے۔

لیکن

الامان اے گردشِ نہ آسماں
مسجدِ مومن بدستِ دیگراں

مَبَارِکِ الْاِبِلِ اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِیْ مَبَارِکِ الْاِبِلِ فَقَالَ

لَا تُصَلُّوْا فِیْ مَبَارِکِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنَ

وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟

فَقَالَ صَلُّوا فِيْهَا فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ".

سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
قال الترمذی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۷۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۷۷۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد۴	صفحہ۵۹۹
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۴
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابن شیبہ		جلد۱	صفحہ۳۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد۲	صفحہ۸
مسند ابن عوانہ		جلد۱	صفحہ۴۰۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۳
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
مجمع البحرین	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۳
قال محمد حسن محمد:	حسن		

اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کی آماجگاہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا گیا

تو حضور نے ارشاد فرمایا

بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ برکت سے لبریز ہے۔

-☆-

اونٹ بڑے ہوتے ہیں اور انکی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اور جب وہ مست ہو جائے تو انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس لیئے مبارک الابل میں صلاۃ ادا کرنے سے منع فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن صلاۃ میں مشغول ہو اور اونٹ بپھر جائے اور اسے زخمی کر دے۔

اگر صلاۃ کا وقت آجائے کوئی اور جگہ نہ ہو اور اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور انسان ان سے کچھ فاصلے پر جس سے کسی قسم کے نقصان و تکلیف کا اندیشہ نہ ہو وہاں صلاۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۳۰) جلد ۱ صفحہ ۱۵۳

شرح السنۃ للبغوی جلد ۲ صفحہ ۴۰۵

ترجمة الحديث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما کو دیکھا وہ اپنے اونٹ کی طرف صلاۃ ادا کر رہے تھے (ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو) انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے صلاۃ ادا کرتے دیکھا ہے۔

-☆-

فضائل الصلاۃ

رکن اسلام

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ وسلم.

عَنِ ابنِ عُمررَضِیَ اللّٰہ عَنھُماقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: بُنِیَ الاِسْلَامُ عَلٰی خَمسٍ: شَھَادَۃِ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالْحج وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۸)	جلد۱	صفحہ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علٰی شرط الشیخین۔		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۶)	جلد۱	صفحہ۴۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث(۱۶۷۵)	جلد۱	صفحہ۵۲۶
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث(۶)	جلد۱	صفحہ۱۷
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح متفق علٰی صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۹
المسند الحمیدی	رقم الحدیث(۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۶۰۹)	جلد۵	صفحہ۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ صلاۃ قائم کرنا۔

المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد۱۲	صفحہ۳۰۹
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۵۱۸)	جلد۱۲	صفحہ۴۱۲
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۱۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
المسند للامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	جلد۵	صفحہ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد۸	صفحہ۱۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۳۴۴)	جلد۶	صفحہ۱۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۲)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد۱	صفحہ۵۷۹
قال المحقق:	صحیح		

۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

صلاۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان وشوکت کی ہو اس کا انحصار اسکی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور ہو جائے تو عمارت کا قائم ودائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلام کا قصرِ رفیع جن ستونوں پر ایستادہ ہے ان میں سے ایک صلاۃ ہے تو جس نے صلاۃ کو ضائع کردیا تو گویا اس نے اپنے اسلام کو ضائع کردیا اور جس نے اس صلاۃ کو قائم رکھا اس نے اپنے دین وایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیثِ مقدسہ میں صلاۃ کے ساتھ اقامۃ کا لفظ آیا ہے تو آیئے اس لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں: **یُقِیمونَ الصَّلاۃَ اَی یُدَاوِمُونَ علٰی فِعلِھَا وَیُحَافِظُونَ عَلَیھَا وَقِیلَ مَعنَاہُ یُؤَدُّونَھَا مُقَوَّمَۃَ الاَرکَان وَالسُنَنِ غیرَ مُخلِّینَ بِشَیءٍ مِّنھَا مِن اَقَامَ الاَمرَ اِذَا اَتی بِہٖ عَلٰی اکمَلِ ھَیئَاتِہٖ**۔[1]

یقیمون الصلاۃ کا معنی ہے وہ صلاۃ کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے ہیں۔

یقیمون الصلاۃ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے صلاۃ کے ارکان اور اسکی سنتوں میں کسی قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ "**اَقَامَ الاَمرَ**" سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

(۱) عمدۃ الحفاظ ۳/۳۱۴ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء

گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ

عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ :
أنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:
أرَأَیتم لواَنَّ نَهراً بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغتَسِلُ فِیهِ کُلَّ یومٍ خَمساً مَاتَقُولُ:
ذَالِکَ یُبْقِیُ مِن درنِہِ قَالُوا : لاَ یُبْقِیُ مِن درنِہِ شَیئاً قَالَ:
فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمسِ یَمحُو اللّٰهُ بِهِ الخَطَایَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۹
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۰
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۹
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرمارہے تھے: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کا اس طرح غسل کرنا اس کے بدن پر میل باقی رہنے دے گا؟

صحابہ کرام نے عرض کی روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر ذرا سی میل بھی نہیں رہنے دے گا۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۴)	جلد۱	صفحہ ۳۰۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۵۹)	جلد۱	صفحہ ۲۶۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۹۹۸)	جلد۱۰	صفحہ ۴۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	جلد۱	صفحہ ۲۸۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلد۲	صفحہ ۱۸۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	جلد۱	صفحہ ۴۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بس یہ صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔

-☆-

صلاۃ ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ رحمت الٰہی کا پانی اس خوش نصیب کے قلب سے تمام کدورتیں دھو دیتا ہے۔ جب صلاۃ ادا کرنے والا روزانہ پانچ مرتبہ اس رحیم وکریم اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے تو وہ پانچ مرتبہ اللہ کی عنایات کریمانہ کے دریا میں غسل کرتا ہے۔ رحمت الٰہی اس کے دل سے تمام ظلمتیں ختم کر دیتی ہے اور تمام گناہوں کے داغ دھو دیتی ہے۔

اب غور فرمائیے! اس آدمی کا دل کتنا مُجلّٰی و مصفّٰی ہوگا جو ہمہ وقت اللہ کی بندگی میں مشغول رہتا ہے اس کی پیشانی ہر لحہ اس کی ذات کے آگے جھکنے کیلئے بیقرار رہتی ہے۔

یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

عَن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم :

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ المَکتُوبَاتِ کَمَثَلِ نهرٍ جَارٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُم یَغتَسِلُ مِنهُ کُلَّ یَومٍ خمسَ مَرَّاتٍ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۵) جلد ۵ صفحہ ۱۳

قال شعیب الارنوط: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلوات مکتوبات (فرض نمازوں) کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس نہر سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔

-☆-

عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ النَّبِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَأخَذَ بِغُصْنَینِ مِن شَجَرَةٍ قَالَ : فَجَعَلَ ذَالِکَ الوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ:

یَااَبَاذَرٍّ قُلتُ لَبَّیکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ العَبدَ المُسلِمَ لَیُصَلِّیَ الصَّلَاةَ یُرِیدُبِهَا وَجهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنهُ ذُنُوبُهُ کَمَا یَتَهَافَتُ هَذَاالوَرَقُ عَن هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسم سرما میں اس وقت باہر نکلے جب درختوں کے پتے گرتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان ٹہنیوں کے پتے گرنے شروع ہو گئے۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۱۴۴۸) — جلد ۱۶ — صفحہ ۲۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۵۷۶) — جلد ۱ — صفحہ ۱۸۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر!

میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ!

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

بندۂ مسلم جب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے گرتے ہیں۔

-☆-

وہ درخت جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں اگر ذرا ہوا چلے یا کوئی پکڑ کر اس درخت کو جھنجھوڑے تو اس درخت کے تمام خشک پتے نیچے گر جاتے ہیں۔

یہ مثال ایک مومن وموحد کے صلاۃ ادا کرتے ہوئے گناہوں کے گرنے کی ہے۔ جب کوئی مومن صلاۃ ادا کرنے کیلئے اللہ اکبر کہتا ہے تو گویا رحمتِ الٰہی کی ہوا چلنا شروع ہوگئی ہے جس سے اس کے گناہ گرنا شروع ہو گئے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے وجود کو جھنجھوڑ رہی ہے جس سے اس کے گناہ گر رہے ہیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا ہوتا جارہا ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ شفیق ورحیم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب صلاۃ ادا کرنے کیلئے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ گرنے لگتے ہیں پھر جیسے جیسے اس کی صلاۃ مکمل ہوتی جاتی ہے وہ بھی اسی طرح گناہوں کی ظلمت اور انکی سیاہی سے پاک وصاف ہوتا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلم بھائی کو صلاۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جب تک وہ اس وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائے اس وقت تک اسے چین وقرار نصیب نہ ہو۔

حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بنُ الاَسْقع قَالَ جَاءَ رَجُل" اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصَبْتُ حَدّاً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنهُ ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصَبْتُ حَدّاً فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَاَعرَضَ عَنهُ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصبتُ حَدّاً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَل تَوَضَّأْتَ حِينَ اَقْبَلتَ؟ قَالَ نَعَم قَالَ وَصَلَّيتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَم قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۵
قال شعیب الارنووط:	رجالہ رجال الصحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۷۴۲)	جلد ۹	صفحہ ۷۷
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۹۱)	جلد ۲۲	صفحہ ۷۷
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۲۲	صفحہ ۶۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۳۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۳۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۰
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۶۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۶۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یارسول اللہ! مجھ سے ایک جرم سرزد ہو چکا ہے جو حد کے نفاذ کا تقاضا کرتا ہے اس لیئے مجھ پر حد قائم کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اعراض فرمالیا۔ پھر اس نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے رخ انور پھیرلیا۔

اس کے بعد صلاۃ ادا کی گئی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا (یعنی صلاۃ مکمل ہوگئی) تو اس آدمی نے پھر عرض کی:

یارسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا مجھ پر حد قائم کی جائے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو آیا اس وقت تو نے وضو کیا اس نے عرض کی ہاں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ہم نے صلاۃ ادا کی تو تو نے ہمارے ساتھ صلاۃ ادا کی، اس نے کہا ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ چلے جاؤ اللہ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۱۶۷) جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری دینے والے کتنے پاک دل ہوا کرتے ہیں۔ جرم سرزد ہو گیا تو فوراً بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے تاکہ پاک صاف ہو جائیں۔ ان کا ضمیر انہیں جھنجھوڑ کر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لے آتا ہے تاکہ جو گرد و غبار ان پر پڑا ہے وہ اتر جائے اور ان کی روح پہلے کی طرح طیب و طاہر ہو جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صلاۃ ادا کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ ان لوگوں کی قسمت پر سارا جہاں قربان کر دیا جائے تو حق ادا نہ ہو گا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صلاۃ ادا کرتے رہے۔

حالت صلاۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تجلیات کا ورود عجب جوبن پر ہوتا تھا اور اس سے وہ غلام بھی محروم نہ رہتے تھے جو آپ کی اقتداء میں صلاۃ ادا کرتے تھے اور آپ کے پیچھے صلاۃ ادا کرنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ سعادت مند تھا جسے حضور کے پیچھے صلاۃ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس سعادت نے اس کے باطن کو پاک و صاف کر دیا گناہ کی آلودگیوں اور ظلمات کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتیں فقط اس وقت تک محدود نہ تھیں جب آپ ظاہری حیات میں مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوتے تھے بلکہ اب حضور کے صدقے آپ کا جو بھی امتی مصلیٰ پر کھڑے ہو کر صلاۃ کی امامت کراتا ہے اس کے پیچھے صلاۃ ادا کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کے طفیل گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔

فللہ الحمد باللہ ملأ السموات والارض

عَنْ اَبِی هُرِيرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الخَمْسُ وَالجُمُعَةُ اِلَی الجُمُعَةِ ، كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَم يُغْشَ الكَبَائِرُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۱۷۳۳)	جلد۵	صفحہ۲۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۶۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۱۴)	جلد۱	صفحہ۴۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث(۴۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۶۵۶
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث(۲۰۷۵۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۵
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۳۱۴)	جلد۱	صفحہ۱۶۲
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۸۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۵۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۳۴۵)	جلد۲	صفحہ۱۷۷
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث(۲۴۷۰)		صفحہ۳۲۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۰۸۶)	جلد۲	صفحہ۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

-☆-

صلوٰۃ اس درجہ نور و برکت والی ہے کہ کبائر کے علاوہ جتنے گناہ سرزد ہوں اس صلاۃ کی ادائیگی سے وہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نیکی اور بدی کی جنگ جاری ہے اور انسان ان کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ شیطان اپنا پورا زور صرف کرتا ہے کہ انسان بدی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے لیکن رحمان کی رحمت کا تقاضا ہے کہ انسان نیکی کی خوشبو سے ہمیشہ معطر رہے۔ بندہ جب بھی صلاۃ ادا کرتا ہے رب تعالیٰ کی بارگاہِ کریمانہ میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے تو رحمان کی رحمت اسے فوراً شیطانی دلدل سے نکال کر پاک وصاف کر دیتی ہے اور جو فرزند آدم عبادت کا خوگر ہوا سے یہ یقین رکھنا چاہیئے

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۸۹۷) — جلد۱ — صفحہ۳۴۲
قال الالبانی: صحیح
تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۱۴۰۳۸) — جلد۱۰ — صفحہ۲۳۱
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۲۳۴) — جلد۹ — صفحہ۴۳۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

کہ رحمان کی رحمت اسے اپنے حصار میں لیئے ہوئے ہے اور یہی رحمتیں قبر کی دیواروں تک اس کے ایمان کی نگران ہونگی۔

عَن جُبَیرِ بنِ نُفَیرٍ اَنَّ عَبدَاللّٰہِ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنھما رَأی فَتیً وَھُوَ یُصَلِّی قَد اَطَالَ صَلاتَہُ وَاَطنَبَ فِیھَا فَقَالَ مَن یَعرِفُ ھٰذَا؟ فَقَالَ رَجُل" : اَنَا فَقَالَ عَبدُاللّٰہِ : لَو کُنتُ اَعرِفُہُ لَاَمَرتُہُ اَنْ یُطِیلَ الرّکُوعَ وَالسُّجُودَ فَاِنِّی سَمِعتُ النَّبِیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ :اِنَّ العَبدَ اِذَاقَامَ یُصَلِّی اُتِیَ بِذُنُوبِہٖ فَوُضِعَت عَلٰی رَأسِہٖ اَو عَاتِقِہٖ فَکُلَّمَارَکَعَ اَوسَجَدَ تَسَاقَطَت عَنہُ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک جوان کو دیکھا جس نے طویل قیام سے صلاۃ ادا کی اور اسے زیادہ طوالت دے دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کون پہچانتا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی میں اسے جانتا ہوں تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں اسے جانتا ہوتا تو اسے حکم دیتا کہ (قیام کے ساتھ) رکوع اور سجدہ بھی لمبا کرو کیونکہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے: بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر یا اسکے کندھوں پر رکھ دیے جاتے ہیں جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ نیچے گر جاتے ہیں۔

صحیح ابن حبان　　رقم الحدیث (۱۷۳۴)　　جلد ۵　　صفحہ ۲۶

وقال شعیب الارنووط: حدیث صحیح رجالہ ثقات إلا أن العلاء بن حارث قد اختلط لکنہ متابع

السنن الکبریٰ　　رقم الحدیث (۴۶۹۷)　　جلد ۳　　صفحہ ۱۶

حلیۃ الاولیاء　　جلد ۶　　صفحہ ۹۹

اللہ تعالیٰ کی معافی کے کیا سہانے رنگ ہیں۔ بندہ، بندہ ہے اس کا کام ہی بندگی کرنا ہے جب بھی سر بندگی جھکانے کیلئے اس کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جنہوں نے اس کے دل میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے انہیں دل سے نکال کر اس کے سر یا کندھوں پر رکھ دیتا ہے اور یہ بات تو یقینی ہے جب کوئی چیز سر یا کندھوں پر ہو انسان جب ذرا سا جھکتا ہے وہ گر جاتی ہے۔ اسی طرح بندہ جب رکوع وسجدہ کرتا ہے تو گناہ اس کے سر اور کندھوں سے نیچے گر جاتے ہیں اور اسے گناہوں سے بری قرار دے دیا جاتا ہے۔

یہ کتنی بڑی نوید ہے کہ بندہ جب اسکی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو فقط تکبیر تحریمہ کہنے سے اسکے گناہ اس کے باطن سے نکال دیئے جاتے ہیں اور اسکے کندھوں پر رکھ دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کتنا محبوب ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو گناہ سر اور کندھوں سے گر جاتے ہیں اور بندہ طیب وطاہر ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی گواہی

عَن اَبی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَتعَاقَبُونَ فِیکُم مَلائِکَۃُ اللَّیلِ وَمَلائِکَۃُ النَّھَارِ فَیَجتَمِعُونَ فِی صَلاۃِ الفَجرِ وَصَلاۃِ العَصرِ ثُمَّ یَعرُجُ اِلَیہ الَّذِیْنَ بَاتُوا فِیکُم فَیَسْأَلُھُم رَبُّھُم وَھُوَ اَعلَمُ بِھِم : کَیفَ تَرَکتُم عِبَادِی ؟ قَالوا تَرَکنَاھُم وَھُم یُصَلُّونَ اَتَینَاھُم وَھُم یُصَلُّونَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد۵	صفحہ۲۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۲)	جلد۲	صفحہ۸۹
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد۲	صفحہ۲۲۶
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۸۶)	جلد۴	صفحہ۲۳۳۶
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۶۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال الالبانی:	متفق علیہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد۱	صفحہ۳۱۵
قال المحقق:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ دونوں گروہ صلاۃِ فجر اور صلاۃِ عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر صلاۃ کے بعد جو فرشتے تمہارے درمیان رہ چکے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پرواز کرتے ہیں پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے۔

میرے بندوں کو تم کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان سے رخصت ہوئے تو وہ صلاۃ میں مشغول تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ میں مشغول تھے۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۸۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ملائکہ - فرشتے اللہ تعالیٰ کی معزز مخلوق ہے جسے خالق و مالک نے نور سے پیدا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کائنات کا انتظام اسی مخلوق کے سپرد کیا ہے جن کی شان یہ ہے

لَایَعْصُوْنَ اللّٰه مااَمَرَهم وَیَفْعَلُوْنَ مایُؤْمَرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ جوانہیں حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جسکا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

کچھ فرشتوں کی ڈیوٹی صبح کی اور کچھ کی رات کی اور یہ دونوں گروہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں اے اللہ! ہم جب گئے تھے تو وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب واپس آئے تو پھر بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

صلاۃ ادا کرنے والے مومن کیلئے کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے احوال اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ احوال انہیں کے پوچھے جاتے ہیں جن سے محبت ہوا کرتی ہے تو صلاۃ ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں عبادی میرے بندے کہہ کر ذکر کرتا ہے۔ کیا یہی ایک اعزاز کافی نہیں کہ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں لیکن جو صلاۃ ادا کرتا ہے اسے اللہ عبادی کہہ کر ذکر فرماتا ہے۔ فرشتے صلاۃ کے پابند افراد کی گواہی دیتے ہیں تو جو فرشتے آج اللہ کی بارگاہ میں صلاۃ ادا کرنے کی گواہی دیتے ہیں وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھرے مجمع میں بھی گواہی دیں گے۔

عَن زَیدِ بنِ خَالِدِ الجُھنِی قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : مَن صَلَّی سَجدَتَینِ لاَیَسھُو فِیھِمَا غَفَرَاللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت صلاۃ (نماز) ادا کی اور ان دو رکعتوں میں اسے سہو کا عارضہ لاحق نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا دریائے جود و کرم جب جوش میں آتا ہے تو اس کی لہریں تاحد نگاہ پھیل جاتی ہیں۔ اس وقت جو بھی ان لہروں سے اپنی پیاس بجھانا چاہے یہ اس کیلئے سنہری موقع ہوا کرتا ہے۔

انسان جب اللہ کی بارگاہِ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا سحاب رحمت کھل کر برستا ہے تو اس کے حیات بخش قطرے انسان کی جملہ کوتاہیوں کو دھو ڈالتے ہیں اور اسکی لوحِ دل سے گناہوں کی سیاہی مٹا دیتے ہیں بلکہ کراماً کاتبین کے دفتر سے ظلمات کے داغ ختم کردیے جاتے ہیں۔

مسند الامام احمد　　رقم الحدیث (۲۱۵۸۷)　　جلد ۱۶　　صفحہ ۶۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اے انسان! تو کتنا خوش نصیب ہے کہ صرف دو رکعت ادا کرنے سے مغفرت و بخشش کا پروانہ حاصل کر لیتا ہے۔

عَن ابنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَجُلاً أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ انَّهُ اَصَابَ مِنْ اِمرَأَةٍ قُبلَةً كَأنَّهُ يَسئَلُ عَن كَفَّارَتِهَا فَانزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلاَ : اَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِنَ اللَّيلِ اِنَّ الحَسَنَاتِ يُذهِبنَ السَّيِّئاتِ ذَالِكَ ذِكرَى للذَّاكِرِينَ (ھود۱۱۴)قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَذِهِ ؟ قَالَ هِيَ لِمَن عَمِلَ بِهَامِن أمَّتِي.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ اس سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے گویا وہ یہ عرض کر کے گناہ کے کفارہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۹)	جلد۵	صفحہ۱۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۳)	جلد۵	صفحہ۲۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۷۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۵۴)	جلد۴	صفحہ۵۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۵۰)	جلد۳	صفحہ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		

فرمان نازل فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفاً مِنَ الَّیْلِ اِنَّ الحَسَنَاتِ یُذْھِبنَ السَّیِّئاتِ ذَالِکَ ذِکرَیٰ لِلذَّاکِرِینَ.

دن کے دونوں اطراف میں صلاۃ پورے حقوق سے ادا کرو اور رات کے حصوں میں بھی بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔

اس آدمی نے عرض کی

کیا یہ نوید صرف میرے لیئے ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا:

بلکہ یہ میرے ہر اس امتی کیلئے ہے جو اس پر عمل کرتا ہے۔

-☆-

گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں۔

آج ہم گناہ صغیرہ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے بلکہ بے دریغ کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ جانتے بھی ہیں لَاصَغِیْرَۃَ مَعَ الاِصرَارِ. جو گناہ بار بار کیا جائے وہ چاہے نفس الامر میں صغیرہ ہی کیوں نہ ہو بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

اللہ ہم سب کو گناہوں کی ظلمت سے محفوظ رکھے۔

لاَ تَنْظُرُوا اِلَی صِغَرِ الذُّنُوبِ وَحَقَارَتِھَا وَلٰکِنِ انْظُرُوا اِلَی مَنِ اِجْتَرَأتُم.

گناہ کے چھوٹے اور حقیر ہونے کی طرف نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو تم کس کی نافرمانی کی

جرأت کررہے ہو۔

گناہ گناہ ہے چاہے جیسا بھی ہو یہ اللہ اکبر کی نافرمانی ہے۔ اکبر کی نافرمانی چھوٹی نہیں ہوا کرتی وہ کسی بھی نافرمانی سے ناراض ہوسکتا ہے۔ اگر وہ ناراض ہوگیا تو اے انسان بتا تیرا کہاں ٹھکانا ہوگا۔

خیرالقرون میں بسنے والے لوگ کس درجہ پاک باطن تھے اگر شیطان کی وسوسہ اندازی کے سبب کوئی حرکت ہو بھی گئی تو فوراً بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دیتے اور برملا اپنی کوتاہی کا اظہار کردیتے۔ انہیں معلوم تھا کہ ایک ہی بارگاہ ہے جہاں حاضری دینا ہے اگر در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹ گیا تو پھر کچھ بھی پاس نہیں رہے گا۔ اس لیئے ہر حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر اپنا سب کچھ عرض کردیا کرتے تھے اور اسی میں عافیت سمجھتے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کریم کے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کا جود وکرم بھی کسی کو محروم نہیں رکھتا تھا۔ جو بھی آتا عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوجایا کرتا تھا۔ یہاں بھی حاضری دینے والے کو اپنے پیچھے کھڑا کرکے ہر قسم کی میل دھو کر اسے نوید وبشارت سے سرفراز فرمادیا ہے۔

عَن اَبِی سَعید الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَلصَّلَوَاتُ الخَمسُ کَفَّارَة" لِمَا بَینَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَرَأَیتَ لَو اَنَّ رَجُلاً کَانَ یَعتَمِلُ وَکَانَ بَیْنَ مَنزِلِهٖ وبَیْنَ مُعتَمَلِهٖ خَمسَةُ اَنهَارٍ. فَاِذَا اَتٰی مُعتَمَلَهُ عَمِلَ فِیهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَصَابَهُ الوَسخُ اَوِ العَرقُ فَکُلَّمَا

مَرَّ بِنَهرٍ اِغْتَسَلَ مَاكَانَ ذَالِكَ يَبقى مِنْ دَرَنِهِ ؟ فَكَذَالِكَ الصَّلاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِيئَةً فَدَعَا وَاسْتَغفر غُفِرَلَهُ مَاكَان قَبلَهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے: صلوٰات خمس (پانچ نمازیں) کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو سرزد ہوجاتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک آدمی کام کرتا ہو اور اس کے گھر اور اس کے کارخانہ کے درمیان پانچ نہریں ہیں جب وہ اپنے کارخانہ میں آتا ہے وہاں جتنا اللہ کو منظور ہو کام کرتا ہے دورانِ کام اس کے جسم پر میل کچیل آجاتی ہے اور پسینہ بھی آتا ہے جب بھی وہ نہر سے گزرے اس نہر سے نہالے تو کیا ایسا بار بار نہانا اس کے جسم پر ذرہ سی میل چھوڑے گا؟ ایسے ہی صلاۃ کا معاملہ ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہوئی تو اس نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اور استغفار کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۵۲)		جلد۱	صفحہ۱۴۱
قال الالبانی:	حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۴۴۴)	جلد۶	صفحہ۳۷
مسند البزار	رقم الحدیث (۳۵۶)	جلد۲	صفحہ۱۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۵۵)	جلد۲	صفحہ۳۲
قال المحقق:	رجالہ رجال الصحیح		

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ اِمْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلاَةٌ مَکتُوبَةٌ فَیُحسِنُ وضُوئَهَا وَ خُشُوعَهَا وَ رَکُوعَهَا اِلاَّ کَانَت کَفَّارَةً لِمَا قَبلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَالَم تُؤتَ کَبِیرَة" وَذَالِکَ الدَّهرَ کُلّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۰۴۶)		صفحہ ۴۳۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸)	جلد ا	صفحہ ۲۶۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۷)	جلد ا	صفحہ ۳۱۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۵
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۲
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد ا	صفحہ ۹۴

مردِ مسلم پر صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کا وقت آ جائے پس وہ بطریق احسن وضو کرے اور صلاۃ کے خشوع ورکوع کو بھی بطریقِ احسن ادا کرے تو یہ صلاۃ اس کے گزشتہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوگی اور رحمتِ الٰہی کا یہ معاملہ ہر وقت رہتا ہے۔

وہ صلاۃ جسے ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے وہ صلاۃ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔اس حدیث پاک میں خشوع اور رکوع کے احسن طریقہ سے ادا کرنے کا ذکر ہے گویا رکوع ذکر کر کے حقوق ظاہریہ کی طرف اشارہ کر دیا گیا اور خشوع ذکر کر کے حقوق باطنیہ کی طرف راہنمائی کی گئی۔

ہاں واقعی وہ بندہ مومن جو صلاۃ ادا کرے تو اس شان سے کہ اس کا باطن اجلا اور مصفی ہو اور محبت الٰہیہ کے فیضان سے معمور ہو اور ظاہر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے انوار سے آراستہ ہو ایسے مردمومن کا گناہوں سے پاک وصاف ہو جانا ایک بدیہی امر ہے۔

احبّ الاعمال

اَبُـوعَـمَـرو الشیبـانـی یَـقُـولُ : حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ – وَأشَارَ اِلَی دَارِعَبـدِ اللّٰهِ – قَالَ : سَألتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أیُّ العَمَلِ اَحَبُّ اِلَـی الـلّٰـهِ قَـالَ : الصَّلاَةُ عَلٰی وَقتِهَا قَالَ : ثُمَّ اَیّ" قَالَ : ثُمَّ بِرُّالوَالِدینِ قَالَ : ثُمَّ أیّ" قَالَ : اَلجِهَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنِی بِهِنَّ وَلَوِ استَزدَتُّهُ لَزَادَنِی.

ترجمة الحديث:

ابوعمروشیبانی بیان کرتے ہیں ہمیں اس گھر کے مالک نے حدیث پاک بیان کی اور

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۲۷)	جلد۱	صفحہ۱۷۹
مصابیح السنہ للبغوی	رقم الحدیث(۳۹۶)	جلد۱	صفحہ۲۵۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۵۶۸)	جلد۱	صفحہ۱۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۸۵)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
شرح السنہ	رقم الحدیث(۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۷۶
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۳۹۷۳)	جلد۴	صفحہ۱۰۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ من طریق ابی الاحوص صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۸۳۴۱)	جلد۱۳	صفحہ۹۵

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی

اللہ کے ہاں کون سا عمل سب سے محبوب ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔

عرض کی پھر اس کے بعد کون سا عمل ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پھر اس کے بعد والدین سے نیک برتاؤ کرنا۔

عرض کی پھر اس کے بعد کونسا عمل ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاد فی سبیل اللہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ ارشاد فرمایا اگر میں مزید سوالات کرتا تو حضور اور زیادہ بتا دیتے۔

-☆-

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کا کرم اس کے غضب سے زیادہ ہے۔ بندہ جب بھی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اللہ کا لطف وکرم فوراً اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی

اللہ عنہم اس رمز سے آشنا تھے ان کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی تھی کہ ان سے ان کا کریم خالق و مالک راضی رہے تو اسی جذبہ کے پیش نظر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔ اگر بندہ واقعی اپنے اس قول میں سچا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنی چاہیئے تو اس پر لازم ہے کہ صلاۃ کو اپنے وقت پر ادا کرے جیسے ہی صلاۃ کا وقت ہو وہ فوراً مسجد کا رخ کرے اور اُسے اس وقت تک چین نہ آئے جب تک وہ اپنے کریم اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائے۔

عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَن أفضَلِ الاَعمَالِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلاةُ قَالَ ثُمَّ "مَه" ؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلاةُ قَالَ ثُمَّ مَه ؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلاةُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ لِي وَالِدَينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امرُکَ بِوَالِدَيکَ خيراً فَقَالَ وَالَّذِى بَعَثَکَ نَبِيّاً لَأُجَاهِدَنَّ وَلَاَترُکَنَّهُمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَنتَ اَعلَمُ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۲) جلد ۵ صفحہ ۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۶۰۲) جلد ۶ صفحہ ۱۷۴

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل الاعمال، سب عملوں سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صلاۃ (نماز)

اس نے پھر عرض کی اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر صلاۃ (نماز)

اس نے عرض کی اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا صلاۃ (نماز)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جواب ارشاد فرمایا۔

اس نے عرض کی پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاد فی سبیل اللہ۔ اللہ کی رضا کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ زندہ ہیں۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱٦٧٤) جلد ۲ صفحہ ۳۸

قال المحقق: رجالہ رجال الصحیح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تجھے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں۔

اس نے عرض کی

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو خلعتِ نبوت سے سرفراز فرما کر بھیجا میں اللہ کی رضا کیلئے اللہ کی راہ میں ضرور جہاد کروں گا اگر چہ مجھے ان دونوں کو ترک کرنا پڑے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے حالات کو بہتر جانتے ہو۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور وفکر کرنے سے صلاۃ کی اہمیت اظہر من الشمس ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک اسے افضل الاعمال قرار دیتی ہے۔ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دینے والا بار بار یہ پوچھتا ہے اس کے بعد کونسا عمل افضل و برتر ہے اس کے بعد کونسا عمل افضل واعلیٰ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ صلاۃ کا ہی ذکر فرمایا اور چوتھی مرتبہ جہاد کا ذکر فرمایا۔

جہاد اسلامی شعار ہے۔ مسلمان جہاد سے کبھی دست کش نہیں ہوتا اس کی یہ تڑپ اور تمنا رہتی ہے کہ اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ الٰہی میں پیش کردے اور اپنا خون بہا کر اپنے اللہ کو راضی کرلے۔ فی سبیل اللہ جہاد کی فضیلت معمولی نہیں لیکن نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وتربیت پر قربان جائیں صلاۃ (نماز) کو جہاد سے بھی افضل قرار دیا بلکہ درج بالا حدیث پاک میں جہاد سے صلاۃ کو تین درجہ افضل واعلیٰ قرار دیا۔ یعنی جو خوش قسمت صلاۃ سے محبت رکھتا ہے

اس کی ادائیگی کے بغیر اسے چین نہیں آتا اور ہمہ وقت خالق و مالک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کیلئے بے قرار رہتا ہے ایسے شخص کے مرتبہ کو مجاہد فی سبیل اللہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

دیگر احادیث مقدسہ میں ماں باپ کی خدمت کو جہاد فی سبیل اللہ سے افضل قرار دیا گیا ہے بلکہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اسے جہاد کی بجائے ماں باپ کی خدمت کا حکم دیا گیا بلکہ یہاں تک فرمایا گیا:

فَفِیۡهِمَا فَجَاهِد ماں باپ کی خدمت کر تجھے جہاد فی سبیل اللہ کا اجر مل جائے گا۔ لیکن اس حدیث پاک میں معاملہ کچھ اور نظر آ رہا ہے۔ اس حدیث پاک میں اور دیگر احادیث میں ہم آہنگی دکھائی نہیں دیتی۔

اس سلسلہ میں اتنا عرض ہے کہ اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ پر غور کریں تو عقدہ خود بخود کھل جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اسے ارشاد فرماتے ہیں

اٰمُرُکَ بِوَالِدَیۡکَ خَیۡراً

میں تجھے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہوں۔

ان الفاظ سے بھی علم ہوتا ہے کہ خدمت والدین مقدم ہے اور خدمت والدین کا تقدم ہر حالت میں برقرار رہے گا۔

شارح البخاری حافظ الحدیث علامہ ابن حجر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے وضاحت فرماتے ہیں:

وَهُوَ مَحۡمُول" عَلٰی جِهَادِ فَرضِ العَینِ تَوفِیقاً بَینَ الحَدِیثَین[1]

---

(۱) تعلیق ابن حبان ۵/۹

یہاں اس جہاد کی بات ہو رہی ہے جو جہاد فرض عین ہو اور دیگر احادیث میں جس جہاد کی بات ہے وہ جہاد فرض کفایہ ہے۔

اہل اسلام کے کسی شہر پر دشمن حملہ کر دے وہ دشمن افرادی قوت اور اسلحہ میں بھی زیادہ ہو تو اس وقت اہل اسلام کے تمام افراد پر جو اس شہر میں موجود ہوں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے بلکہ عورتوں اور قریب البلوغ بچوں پر بھی جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ان حالات میں جہاد ہی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر شہر ہی سلامت نہ رہا اور اس میں دشمن نے خون کی ندیاں بہادیں تو ماں باپ کیسے سلامت رہیں گے اگر شہر سلامت رہے اور ماں باپ سلامت رہے تو خدمت کیلئے باقی ساری عمر پڑی ہے۔

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور صورت بھی سمجھ آتی ہے۔

ہوسکتا ہے اس صحابی کے ماں باپ ضعیف نہ ہوں بلکہ جسمانی اور مالی اعتبار سے کئی درجے فائق ہوں اس صحابی رضی اللہ عنہ کے دیگر بھائی ہر وقت ماں باپ کی خدمت کیلئے مستعد ہوں۔ ماں باپ کو اس کے جہاد پر جانے سے کسی قسم کی کمی کا احساس تک نہ ہو اور وہ بخوشی بلکہ باسرار اسے جہاد کی ترغیب دیتے ہوں تو ایسی نادر صورت میں جہاد کرنا یقیناً افضل واعلیٰ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

درجات کی بلندی

حَدَثَنِی مَعدَان بنُ اَبِی طَلحَةَ الیَعمَرِی قَالَ :

لَقِیتُ ثَوبَانَ مَولَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلتُ لَہُ حَدِّثنِی بِحَدِیثٍ عَسَی اللّٰہُ اَن یَنفَعَنِی بِہٖ فَقَالَ عَلَیکَ بِالسُّجُودِ فَاِنِّی سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ :

مَامِن عَبدٍ یَسجُدُ لِلّٰہِ سَجدَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰہُ لَہُ بِھَادَرَجَةً وَحَطَّ عَنہُ بِھَا خَطِیئَةً

قَالَ مَعدَان : ثُمَّ لَقِیتُ اَبَاالدَّردَاء فَسَأَلتُہُ فَقَالَ لِی مِثلَ ذَالِکَ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۵) جلد۵ صفحہ۲۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۴۲۳) جلد۲ صفحہ۱۹۵

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۱۷۸) جلد۱ صفحہ۴۲۷

قال الالبانی: صحیح

ارواء الغلیل رقم الحدیث (۴۵۷) جلد۲ صفحہ۲۰۷

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

معدان بن ابی طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں

میں حضرت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا، میں نے ان سے عرض کی مجھے ایک حدیث سنا دیجئے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا فرمادے۔تو آپ نے ارشاد فرمایا:

سجدہ (نماز) کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سنا آپ فرمارہے تھے:

جب اللہ کا کوئی بندہ اللہ کیلئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے وسیلہ سے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اس سے اس کی خطاء معاف فرمادیتا ہے۔

راوی حدیث حضرت معدان کہتے ہیں میں اس کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور آپ سے میں نے سوال کیا تو آپ نے اسی کی مثل جواب ارشاد فرمایا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۵۶۷)	جلد۲	صفحہ۶۸۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۴۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۴۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۶۵)	جلد۸	صفحہ۲۳۵

ہر اہل ایمان کی یہی خواہش ہے کہ اس کی زندگی کی کوتاہیوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی نے کتنا کرم فرمایا ہے کہ جب بندہ اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معصیتوں کو اور اسکی خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس کا کرم در کرم یہ ہوتا ہے کہ اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔ جس کے درجات کو بلندی و رفعت سے نوازنے والا اللہ ہو اس کی قسمت کا کیا کہنا۔

عَن سَعدِ بنِ اَبِی وَقّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَ قَالَ:

كَانَ رَجُلاَنِ اَخوَانِ، فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَبلَ صَاحِبِهِ بِاَربَعِينَ لَيلَةً فَذُكِرَت فَضِيلَةُ الاَوَّلِ مِنهُمَا عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَم يَكُنِ الآخِرُ مُسلِماً ؟ قَالُوا بَلٰى وَكَانَ لاَبَاسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

مَا يُدرِيكُم مَابَلَغَت بِهِ صَلاَتُهُ" ؟ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلاَةِ كَمَثَلِ نَهرٍ عَذبٍ غَمرٍ بِبَابِ اَحَدِكُم يَقتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَومٍ خَمسَ مَرَّاتٍ، فَمَاتَرَونَ فِي ذَالِكَ يُبقِي مِن دَرَنِهِ ؟ فَاِنَّكُم لاَ تَدرُونَ مَابَلَغَت بِهِ صَلاَتُهُ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۳۵) جلد ا صفحہ ۳۱۷
قال المحقق: صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۳۴) جلد ۲ صفحہ ۲۴۸
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے۔ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی سے چالیس دن پہلے فوت ہو گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا کہ پہلے فوت ہونے والا بھائی دوسرے سے افضل واعلیٰ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا دوسرا بھائی مسلم نہ تھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یارسول اللہ اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم اس دوسرے کی چالیس دن کی زائد صلاۃ (نماز) نے اسے کہاں تک پہنچا دیا۔ بیشک صلاۃ کی مثال تو ایک میٹھی اور ٹھنڈی نہر کی مثال ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے ایسے پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے جسم پر کوئی میل چھوڑے گا۔

بیشک تم نہیں جانتے اس دوسرے بھائی کی چالیس دن کی صلاۃ (نمازوں) نے اسے کہاں تک پہنچا دیا۔

صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۳۱۰) جلد ۱ صفحہ ۱۶۰

قال الدکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۴۵) جلد ۱ صفحہ ۴۴۷

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح

طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے جسے اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ مومن کا ایک ایک سانس بڑا قیمتی ہے مومن کا ہر سانس ذکر الٰہی میں بسر ہوتا ہے اور اس کا ہر سانس اس کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

صلاۃ (نماز) تو صلاۃ ہے اس کے علو المرتبت ہونے کا کون انکاری ہے۔ صلاۃ ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کرم بالائے کرم ہوا کرتا ہے تو جس کے صحیفہ میں صلاۃ کی کثرت ہوگی جس کے نامہ اعمال میں سجدوں کی کثرت ہوگی اس کے درجات تک کس کی رسائی ہے۔

انسان کا نیکی اور پارسائی کا معیار اور ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں معیار اور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وہی پارسا ہے جس کی صلوات (نمازیں) مکمل ہیں جس کے سجدوں کی تعداد زیادہ ہے اور جس کے ماتھے پر نشان بندگی نمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے صلوات ادا کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

عَن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

کَانَ رَجُلاَنِ مِن بَلِیّ مِن قُضَاعَةَ أسلَمَامَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاستُشهِدَ اَحَدُهُمَا وَاُخِّرَ الآخَرُسَنَةً فَقَالَ طَلحَةُ بنُ عُبَیدِاللّٰهِ فَرَأیتُ المُؤَخَّرَ مِنهُمَا اُدخِلَ الجَنَّةَ قَبلَ الشَهِیدِ فَتَعَجَّبْتُ لِذَالِکَ فَأصبَحتُ فَذَکَرتُ ذَالِکَ لِلنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَوذُکِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ألَیسَ قَدصَامَ بَعدَهٗ رَمَضَانَ، وَصَلَّی سِتَةَ ألافِ رَکعَةٍ وَکَذَاوَکَذَارَکعَة صَلاةِ سَنَةٍ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث(۵۳۶) جلد۱ صفحہ۳۱۸

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(۳۹۲۵) جلد۴ صفحہ۳۵۲

(عن طلحہ بن عبیداللہ)

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(۳۱۸۵) جلد۳ صفحہ۲۸۴

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

قضاعہ کی بلیّ شاخ کے دو آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے ان میں سے ایک راہِ حق میں شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک سال بعد دنیا سے رخصت ہوا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے دیکھا کہ بعد میں انتقال کرنے والا شہید سے پہلے جنت جا رہا ہے۔ میں اس رویت سے متعجب ہوا میں نے صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اس دوسرے نے شہید کے بعد رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے کیا اس دوسرے نے چھ ہزار رکعتیں اور اتنی اتنی رکعتیں ایک سال کی صلاۃ کی ادا نہیں کیں۔

-☆-

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۵۰۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۱
السنن الكبرىٰ للبيهقي	رقم الحديث (۶۵۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۳۸۰)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۷۵۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۹

اس حدیث پاک میں غور کیجئے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ایک سال پہلے شہید ہونے والے کو سال بعد شہید ہونے والے سے اچھا سمجھتے تھے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا بلند درجات اسے نصیب ہیں جس کے اعمال نامہ میں نیکیوں کی کثرت ہے صلوات (نمازیں) اور روزے کثیر تعداد میں ہیں اور جنت میں بھی وہی پہلے جائے گا جس کی صلوات دوسرے سے زیادہ ہیں جس کے روزے دوسرے سے زیادہ ہیں۔

اس حدیث پاک میں جتنا گہرائی میں جائیں گے اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ ایک مومن کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنے فرائض کا خیال رکھے اس کے بعد نوافل کی جانب مشغول ہو۔ اگر فرائض میں کوتاہی ہے تو نوافل کا کیا اعتبار ہاں جس نے فرائض پابندی سے ادا کیئے پھر اللہ کی توفیق واعانت سے نوافل کی جانب مشغول ہوا اس طرح کہ یہ نوافل اس کی روح کی غذا بن گئے جب تک وہ ان کو ادا نہ کرے اسے چین نصیب نہیں ہوتا اور ان کے بغیر وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔

ایک مومن کی جتنی لمبی عمر ہوگی فرائض کی حفاظت اور نوافل پر مداومت اسے اتنا ہی بلند درجات تک پہنچائیں گے اور وہ ان صلوات ونمازوں کے سبب درجات میں دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

آسمان کے دروازے کھلنا

عَن سَهلِ بنِ سَعدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَاعَتَانِ تُفتَحُ فِيهِمَا اَبوَابُ السَّمَاءِ : عِندَ حُضُورِ الصَّلاةِ وَعِندَ الصّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں:

۱۔ صلاۃ (نماز) کے قیام کے وقت

۲۔ جہاد فی سبیل اللہ میں صف بناتے وقت

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۵
قال شعیب الارنوط:	اسنادہ صحیح لکن اختلف فی رفعہ ووقفہ		
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۶۱)		صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۵۷۷۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۰
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۲۹۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۴

آسمان کے دروازے کھلے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔آسمان کے دروازوں کا کھلنا اس بات کا واضح اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے راضی ہے۔

صلاۃ کتنی اعلیٰ وارفع چیز ہے اس کی ادائیگی کیلئے ہاتھ اٹھتے ہیں تو رحمت الٰہی کو فوراً جوش آتا ہے اور آسمان کے بند دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جب دروازہ کھلا ہو تو جیسے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے اسی طرح بندے کی التجائیں اس کی مناجاتیں اور اسکی دعائیں انہیں دروازوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے حریم تک رسائی حاصل کر لیتی ہیں اور اس دعا کا اس کی ذات تک پہنچنا دعا کی قبولیت کی نشانی ہے۔

زمرہ صدیقین میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

جَاءَ رَجُلٌ" اِلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ! أَرَأَيتَ اِنْ شَهِدتُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَصَلَّيتُ الصَّلَوَاتِ الخَمسَ وَاَدَّيتُ الزَّكَاةَ وَصُمتُ رَمَضَانَ وَقُمتُهُ فَمِمَّن اَنَا ؟ قَالَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۲۲) جلد۱ صفحہ۳۱۱

قال المحقق: صحیح

مجمع الزوائد جلد۱ صفحہ۵۱

قال الھیثمی: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح

خلاشیخی البزار وأرجو إسنادہ أنہ إسناد حسن أو صحیح

صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۲۲۱۲) جلد۳ صفحہ۳۴۰

قال الدکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی/اسنادہ صحیح

یارسول اللہ!

اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کروں

تو یارسول اللہ! آپ کے خیال میں میں کن لوگوں میں ہوں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیقین اور شہداء میں سے۔

-☆-

مقام صدیقیت ایک بلند و برتر مقام ہے اور یہ مقام فیضان نبوت سے لبریز ہے اس مقام پر ازلی سعادت مند ہی فائز ہوا کرتے ہیں۔ اس مقام سے انہیں افراد کو حصہ ملا کرتا ہے جو شریعت مطہرہ پر دل وجان سے کاربند ہوا کرتے ہیں بلکہ اوامر شریعت پر عمل ان کی طبیعت ثانیہ بن جایا کرتی ہے۔ عام آدمی کی زندگی سانس کے بغیر نہیں سانس رک گیا تو وہ موت کی وادی میں چلا جاتا ہے تو گویا حیات سانس کے آنے جانے کا نام ہے لیکن صدیقین کیلئے شریعت مطہر کی پابندی صلاۃ وصوم کی پاسداری بمنزلہ سانس بن جاتی ہے وہ ہر حالت میں عبادت الٰہی کو مقدم سمجھتے ہیں اور انہیں ظاہری سانس کے بند ہونے کا فکر نہیں ہوتا بلکہ انہیں فکر ہے تو فکر بندگی ہے وہ ہمہ وقت عبادت الٰہی کے نشہ میں مخمور رہتے ہیں اور کسی لحہ بھی عابد و معبود کے رشتہ کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔

وہ مرد حق آگاہ جو صوم وصلاۃ کی پابندی کرے اور ہر وقت اس کا دھیان خالق و مالک

کی طرف ہو اور صلاۃ کے کیف سے یوں مست ہو کہ جیسے ہی اذان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائے دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو جائے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کیلئے بے تاب ہو جائے تو ایسے خوش بخت افراد کو اگر اللہ تعالیٰ مراتب رفیعہ پر فائز فرمادے تو یہ اس خالق و مالک کا کرم وعطا ہے۔

درِ جنت کھلنا

عَن اَبِی هُرَیرَةَ وَاَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یوماً فَقَالَ :

وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِهٖ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أُکِبَّ فَأَکَبَّ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا یَبکِی لاَ نَدرِی عَلٰی مَاذا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فِی وَجهِهِ البُشرَی وَکَانَت اَحَبَّ اِلَینَامِن حُمرِ النَّعَمِ قَالَ

مَامِن عَبدٍ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ الخَمسَ وَیَصُومُ رَمَضَانَ وَیُخرِجُ الزَّکَاةَ وَیَجتَنِبُ الکَبَائِرَ السَّبعَ اِلَّا فُتِحَت لَهُ اَبوَابُ الجَنَّةِ وَقِیلَ لَهُ اُدخُل بِسَلَامٍ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۶)	جلد۱	صفحہ۳۱۲
قال المحقق:	حسن		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۴)	جلد۵	صفحہ۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۰۷۹)	جلد۳	صفحہ۳۶۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۹۹۷)	جلد۲	صفحہ۶۱۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۴۸)	جلد۵	صفحہ۴۳
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۲۰۷۶۰)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے؛ ایسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضور نے رخ انور نیچے کرلیا پس ہم میں سے ہر ایک نے اپنا چہرہ نیچے کیا اور رونا شروع کر دیا۔ ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ قسم کیوں فرمائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا، آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے انوار تھے اور یہ کیفیت ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بھی بندہ جب صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، زکاۃ ادا کرتا ہے، ساتوں کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے کہا جاتا ہے سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہوگا اور یہ داخلہ کئی مراحل سے گزر کر ہوگا۔ اللہ کی بارگاہ میں پیشی ہوگی۔ میزان پر اعمال تولے جائیں گے۔ جہنم سے گزرنا ہوگا پھر اگر قسمت نے یاوری کی تو جنت میں داخلہ ہوگا۔

لیکن کریم اللہ کی کرم نوازی ملاحظہ ہو جو صلاۃ ادا کرتا ہے اور اسکے ساتھ دیگر فرائض بھی بجالاتا ہے اس کیلئے ابھی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور نور بھری صدا آتی ہے سلامتی کے ساتھ

داخل ہو جاؤ۔

صلاۃ سے محبت کرنے والے کی روح لطیف سے لطیف تر ہو جاتی ہے محبت الٰہی سے سرشار یہ روح ارجمند اسی کے دیدار کی تمنا میں محو پرواز ہوتی ہے جونہی یہ پر کشا ہوتی ہے اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ندا آتی ہے اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔

جسم تو وعدہ الٰہی کے مطابق قیامت کے بعد جنت میں داخل ہوگا لیکن روح اسی کی کرم نوازیوں سے اس عالم رنگ و بو میں ہوتے ہوئے اس جہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور جلوہ الٰہی سے شاد کام ہوتی ہے ایسے خوش قسمت افراد کی آنکھیں جلوہ الٰہی کے خمار سے مست ہوتی ہے اور زبان حال سے کسی اور جہاں کی بات کر رہی ہوتی ہے۔

قربِ الٰہی

عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ انَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَال یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ أُعِیذُکَ بِاللّٰہِ مِنْ إِمَارَۃِ السُّفَھَاءِ اِنَّھَا سَتَکُونُ أمَرَاءَ مَن دَخَلَ عَلَیھِم فَاَعَانَھُم عَلٰی ظُلْمِھِم وَصَدَّقَھُم بِکَذِبِھِم فَلَیسَ مِنِّی وَلَسْتُ مِنْہُ وَلَنْ یَرِدَ عَلَیَّ الحَوضَ وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْھِم وَلَم یُعِنْھُم عَلٰی ظُلْمِھِم وَ لَم یُصَدِّقْھُم بِکَذِبِھِم فَھُوَ مِنِّی وَاَنَامِنْہُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الحَوضَ۔

یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ الصَّلاۃُ قُربَان" وَالصَّومُ جُنَّۃ" وَالصَّدَقَۃُ تُطفِئُ الخَطِیئَۃَ کَمَا یُطفِئُ الماءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِیَانِ فَمُبتَا ع" نَفسَہُ فَمُعتِق" رَقَبَتَہُ وَمُوبِقُھَا۔

یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ اِنَّہُ لایَدخُلُ الجَنَّۃَ لَحم" نَبَتَ مِن سُحتٍ۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴۵
المستدرک	رقم الحدیث (۲۰۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرۃ!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ ورسم رکھا ان کے ظلم وعدوان پر ان کی اعانت کی اور ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۲۶۳)	جلد۵	صفحہ۴۴۵
قال المحقق:	رواہ احمد رجال الصحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۷۶
قال المحقق:	اسنادہ قوی		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۸)	جلد۱	صفحہ۶۶۲
قال المنذری:	رواہ ابو یعلی باسنادہ صحیح		
وقال المحقق:	صحیح		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۱۳۴۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم وسفیہ حکمرانوں سے راہ ورسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد واعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

اے کعب بن عُجرہ! صلاۃ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الٰہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ! جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاۃ کو قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاۃ کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الٰہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحِبَبْتُهُ فَاِذَا اَحبَبْتُهُ کُنتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذی یَبصُرُبِهِ وَیَدَهُ الَّتی یَبطِشُ بِهَاوَرِجلَهُ الَّتِی یَمشِی بِهَا وَلَاِن سَاَلنِی لَاُعطِیَنَّهُ وَلَئِن استَعَاذَنِی لَاُعِیذَنَّهُ.

بندہ نوافل ادا کرتے کرتے میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے

محبت کرتا ہوں۔ بس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ پس اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آئے تو میں ضرور اسے اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے نفل ادا کرتے اللہ کا قرب ملتا ہے اللہ کی محبت ملتی ہے اللہ کی بے پناہ عنایات ملتی ہیں۔ نفل تو پھر نفل ہے جو خلوصِ دل سے فرائض ادا کرتا ہو اور ان کی حلاوت میں یوں مکیف ہو جائے کہ دنیا کے کیف اس کے سامنے بے معنی ہو جائیں ایسے خوش نصیب کے قرب الٰہی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے ہیں کہ زندگی بھر صلاۃ قضاء نہ ہوئی اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ صلاۃ ادا کرتے رہے اگر ایسے نور بھرے افراد کو قرب الٰہی کی دولت مل جائے تو جائے تعجب نہیں۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سلک اولیاء کی ایک سنہری کڑی سے ہیں جنہوں نے سفر و حضر میں باجماعت صلاۃ کا اہتمام فرمایا اور زندگی بھر اللہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ صلاۃ ادا کی تو باجماعت ادا کی اگر ایسے افراد قرب الٰہی کی دولت سے مالا مال ہوں اور ان کی نگاہوں میں جمال الٰہی کا خمار ہو اور جلوہ الٰہی سے مخمور نگاہوں سے دلوں کی زندگی بخشتے جائیں تو اس کریم اللہ کی کرم نوازی ہی ہے اور اسکی کرم نوازی پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتا۔

نور

عَن اَبی مَالِکِ الاَشعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اَلطُّھُورُ شَطرُ الایمَانِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ تَملأُ المِیزَانَ وَسُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ تَملآنِ(اَوتَملأُ) مَابَینَ السَّمَاءِ وَالاَرضِ وَالصَّلاۃُ نُور" وَالصَّدَقَۃُ بُرھَان" وَالصَّبرُ ضِیَاء" وَالقُرآنُ حُجَّۃ" لَکَ اَوعَلیکَ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۳۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۱۷
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۵۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۲۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۲۱۶۷)	جلد۹	صفحہ۲۸۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۳۰۰)	جلد۲	صفحہ۴۱۱
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۹۷۱)	جلد۴	صفحہ۱۶۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۵۹
جامع الاصول	رقم الحدیث(۷۳۰۴)	جلد۷	صفحہ۶۹۱
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۴۳۳)	جلد۵	صفحہ۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۴۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۷۴

ترجمة الحديث:

حضور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ یہ دونوں زمین وآسمان کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔ صلاۃ (نماز) نور ہے، صدقہ برھان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن کریم (اگر تو اس پر عمل کرتو) تیرے حق میں حجت ہے یا (اگر تو اس کی مخالفت کرے تو) تیرے خلاف حجت ہے۔

-☆-

صلاۃ نور ہے جو فرزند آدم صلاۃ سے محبت رکھتا ہے اس پر محافظت کرتا ہے اس کے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۷)	جلد ۵	صفحہ ۵۳۵
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال البغوی:	الحدیث صحیح		

ظاہری اور باطنی حقوق کا خیال رکھتا ہے تو یہ نور اس کی روح میں سرایت کر جاتا ہے پھر اس کے قلب سے انوار کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

نور خود روشن ہوتا ہے اور جس پر پڑے اسے بھی روشن کر دیتا ہے۔ صلاۃ کا نور بڑا بابرکت نور ہے۔ جسے یہ نصیب ہو جائے یہ جہاں تو یہ جہاں رہا اس کی قبر بھی منور ہو جاتی ہے۔ قبر تو قبر ہی یہ نور میدانِ حشر میں بھی اس کے کام آ رہا ہوگا۔

روح کے زخموں کی مرہم

عَن طَارِقِ بنِ شَهَابِ :

انَّـهُ بَـاتَ عِـنـدَ سَلمَانِ الفَارِسِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ لِیَنظُرَ مَااجتِهَادهُ ؟ قَالَ : فَـقَـامَ یُـصَـلِّـی مِـن آخِـرِ الَّیلِ فَکَأَنَّهُ لَم یَرَالَّذِی کَانَ یَظُنُّ فَذَکَرَ ذَالِکَ لَهُ فَقَالَ سَلمَان : حَـافِـظُـوا عَـلٰـی هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الخَمسِ فَإِنَّهُنَّ کَفَّارَات'' لِهَذِهِ الجِرَاحَاتِ مَالَم تُصِبِ المَقتَلَةُ.

ترجمة الحديث:

جناب طارق بن شھاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات قیام کیا تا کہ اپنی آنکھوں سے انکی رات بھر کی عبادت وریاضت کا مشاھدہ کرسکیں۔

طارق بن شھاب کا جیسے گمان تھا انہیں ایسا تو دکھائی نہ دیا ہاں اتنا نظر آیا کہ رات کے

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۵۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۱۰
قال المحقق:	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۹۲۹)	جلد۱	صفحہ۴۹۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۱۰۴۲)	جلد۸	صفحہ۲۶۳

آخری تہائی حصہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور صلاۃ اللیل (نماز تہجد) ادا فرمائی۔

اس بات کا ذکر جناب طارق نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان صلوات پنجگانہ پر پابندی کرو یہ کبیرہ گناہوں کو چھوڑ کر باقی گناہ جو روح کو زخمی کرنے والے ہیں کا کفارہ ہیں۔

-☆-

نیکی اور بدی اپنا اثر رکھتی ہیں نیکی کا اثر روح پر اچھا پڑتا ہے اور بدی کے اثراتِ بد سے بھی روح محفوظ نہیں رہتی۔ بسا اوقات یہ گناہ یہ نافرمانیاں یہ معصیتیں روح انسانی کو زخمی کر دیتی ہیں۔ اگر ان کا بروقت تدارک نہ کیا جائے تو یہی روح کے زخم ناسوروں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور فاسد و کریہہ مادہ ہر وقت روح سے رستا رہتا ہے۔ صاحبِ نظر افراد اس منظر کو دیکھ کر کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ ان زخموں کا مرہم اور ان ناسوروں کا علاج صلاۃ ادا کرنے میں ہے جو انسان حقوق ظاہری اور باطنی سے صلاۃ ادا کرتا ہے اس کے زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو جاتے ہیں پھر اس کی روح اسی پرانی کیفیت پر آ جاتی ہے کہ اس کی سطح پر کسی قسم کا کوئی داغ اور دھبہ نہیں ہوتا۔ پھر اگر توفیق الٰہی یاوری کرے اور اللہ کی بندگی میں مزہ آتا جائے اور علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ سے سر اٹھانے کو جی ہی نہ چاہے تو یہی روح بقعہ انوار بن جاتی ہے اور اس سے انوار و برکات کے سوتے پھوٹتے ہیں اور اہل نظر حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ محمد

سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کی حضور آپ لوگوں سے زیادہ ملتے کیوں نہیں تو آپ نے جواباً فرمایا:

گناہوں اور معصیتوں کے سبب اکثر افراد کی شکلیں بدل چکی ہوتی ہیں اس لیئے میں کیسے ملوں۔

اللہ اکبر! یہ خانوادۂ اولیاء کی نگاہ کی پاکیزگی ہے کہ ان کی نگاہ ظاہر کے پردے کو چیر کر باطن تک چلی جاتی ہے اور باطن ان کے سامنے بالکل آشکارا اور عیاں ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کا باطن روشن و منور فرمائے۔

شعلے بجھانے والی

عَن اَنسِ بنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکاً یُنَادِی عِندَ کُلِّ صَلاۃٍ یَابَنِی آدَمَ! قُومُوا اِلَی نِیرَانِکُم الَّتِی اَوقَدتُمُوھَا فَأَطفِئُوھَا.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو ہر صلاۃ کے وقت ندا دیتا ہے! اے اولاد آدم! اٹھو گناہوں کے سبب اپنے لیئے جو تم نے نارِ جہنم بھڑکائی ہے اسے صلاۃ ادا کر کے بجھادو۔

-☆-

انسان جتنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کیلئے جہنم میں اتنی ہی آگ بھڑکادی جاتی ہے۔ معصیت میں جیسے جیسے شدت آتی جاتی ہے نارِ جہنم کے شعلے ایسے ہی بھڑکتے چلے

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۱۹) جلد۱ صفحہ۳۰۹
قال المحقق: حسن
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۶۵۹) جلد۲ صفحہ۳۲

جاتے ہیں۔ ہاں جیسے ہی وہ صلاۃ کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر دیا جاتا ہے۔ جب انسان خلوص وللّٰہیت سے صلاۃ ادا کرے خشوع وخضوع سے سرِ بندگی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں جھکا دے تو اس کے حصے کے شعلے بجھا دیئے جاتے ہیں۔ گویا اس کا نام جہنمیوں کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے تاوقتیکہ وہ دوبارہ معصیت ونافرمانی کی طرف راغب نہ ہو جائے۔

رُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰه عَنهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

یُبعَثُ مُنَادٍ عِندَ حَضرةِ کُلِّ صَلاۃٍ فَیَقُول یَابَنِی آدَم قُومُوا فَأطفِئُوا عَنکُم مَااَوقَدتُم عَلَی اَنفُسِکُم فَیَقُومُونَ فَتَسقُطُ خَطَایَاهُم مِن اَعیُنِهِم وَیُصَلُّونَ فَیُغفَرُلَهُم مَابَینَهُمَا ثُمَّ تُوقَدُونَ فِیمَا بَینَ ذَالِکَ فَإِذَا کَانَ عِندَ الصَّلاۃِ الاُولَی نَادَی :

یَابَنِی آدَم! قُومُوا فَأطفِئُوا مَا اَوقَدتُم عَلَی اَنفُسِکُم فَیَقُومُونَ فَیَتَطَهَّرُونَ وَیُصَلُّونَ الظُّهرَ فَیُغفَرُلَهُم مَابَینَهُمَا فَإِذَا حَضَرتِ العَصرُ فَمِثلُ ذَالِکَ فَإِذَا حَضَرتِ المَغرِبُ فَمِثلُ ذَالِکَ. فَإِذَا حَضَرتِ العَتَمَةُ فَمِثلُ ذَالِکَ فَیَنَامُونَ وَقَدغُفِرَلَهُم فَمُدْلِج" فِی خَیرٍ وَمُدلِج" فِی شَرٍّ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۲۰)	جلد۱	صفحہ۳۱۰
قال المحقق:	حسن		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۴۵۲)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۶۰)	جلد۲	صفحہ۳۳
حلیۃ الاولیاء		جلد۴	صفحہ۱۸۹

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صلاۃ کے وقت اللہ کی جانب سے ایک نداد ینے والے کو بھیجا جاتا ہے جو یہ صدا لگاتا ہے

اے اولادِ آدم! اٹھو اور اپنی اس آگ کو بجھا دو جو تم نے خود اپنے لیئے جلائی ہے۔ پس توفیق الٰہی سے لبریز افراد صلاۃ ادا کرتے ہیں تو ان کے گناہ ان کی آنکھوں سے نیچے گر جاتے ہیں اور وہ صلاۃ ادا کرتے ہیں تو دونوں صلاتوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر (اے اولاد آدم) تم گناہ کر کے اپنے لیئے آگ جلا لیتے ہو۔

پس جب صلاۃ فجر کا وقت ہوتا ہے تو نداد ینے والا ندا دیتا ہے:

اے بنی آدم! اٹھو اور اس آگ کو سرد کرو جو تم نے اپنی جانوں کے خلاف خود جلائی ہے۔ پس خوش قسمت افراد اٹھتے ہیں صلاۃ ادا کرتے ہیں اور پاک وصاف ہو جاتے ہیں اور وہ صلاۃ ظہر ادا کرتے ہیں تو فجر اور ظہر کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پس جب صلاۃ عصر کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ پس جب صلاۃ مغرب کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے اور جب صلاۃ عشاء کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے پھر اس کے بعد جب وہ سوتے ہیں تو ان کے سارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

پس صلاۃ ادا کرنے والے خیر کے انوار میں داخل ہونے والے ہیں۔

اور صلاۃ کو ادا نہ کرنے والے شر کے شعلوں میں داخل ہونے والے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس کی کرم نوازی پر قربان جائیں ہم غافل، عصیاں کی دلدل میں پھنسنا ہمارا شعار، پے درپے نافرمانیاں کرنا ہمارا مشغلہ لیکن کریم پھر بھی کرم کئے جاتا ہے۔ ہر صلاۃ کے وقت اعلان کرواتا ہے اپنے ہی جلائے ہوئے شعلوں کو سرد کرلو۔ اپنے آپ کو ہلاکت کی آگ میں جلا کر خاکستر نہ کرو اور بندگی کی طرف آ ؤ عبادت کے جذبہ سے لبریز ہو کر سر جھکا دو۔ جلی ہوئی آگ بجھ جائے گی۔ تمہاری بختوں کو خاکستر کرنے والی آگ خود ختم ہو جائے گی۔

اب بھی اگر انسان اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو اور اسکی عبادت سے لطف اندوز نہ ہو تو یہ اس کی بدنصیبی ہے مولا کریم کی عطا و کرم میں تو کوئی کمی نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الصُّبحَ غَسَلَتهَا ، ثُمَّ تَحتَرِقُونَ تَحتَرِقُونَ فَاِذَا صَلَّیتُمُ الظُّهرَ غَسَلَتهَا، ثُمَّ تَحتَرِقُونَ تَحتَرِقُونَ فَاِذَا صَلَّیتُم العَصرَ غَسَلَتهَا، ثُمَّ تَحتَرِقُونَ تَحتَرِقُونَ فَاِذَا صَلَّیتُم المَغرِبَ غَسَلَتهَا، ثُمَّ تَحتَرِقُونَ تَحتَرِقُونَ فَاِذَا صَلَّیتُم العِشَاءَ غَسَلَتهَا، ثُمَّ تَنَامُونَ فَلَا یُکتَبُ عَلَیکُم حَتّٰی تَستَیقِظُوا.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۹
قال المنذری:	رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط واسنادہ حسن		
وقال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۴
قال الھیثمی:	الحدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم آگ میں جلتے ہو تم آگ میں جلتے ہو۔ پس جب تم صبح کی صلاۃ ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ صبح اس آگ پر پانی پھیر کر اسے بجھا دیتی ہے۔ تم معصیت کر کے پھر جلتے ہو تم آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آتے ہو پس جب تم صلاۃ ظہر ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ آگ کو بجھا دیتی ہے۔ پھر معصیتوں سے جلنے والی آگ میں جلتے ہو، پس جب صلاۃ عصر ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ آگ کے شعلوں کو رحمت کے پانی سے بجھا دیتی ہے۔ پھر تم جلتے ہو جلتے ہو پس جب تم صلاۃ مغرب ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ گناہوں کی آگ کو دھو دیتی ہے۔

پھر تم معصیت کر کے غضبِ الٰہی کی آگ میں جلتے ہو جلتے ہو پس جب تم صلاۃ عشاء ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ رحمتِ الٰہی کے پانی سے غضب کی آگ کو دھو دیتی ہے۔ پھر جب تم سوتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔

صبح بیدار ہونے تک۔

-☆-

انسان کبھی کبھی ایسے نقصان میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کا اسے بروقت علم نہیں ہوتا اسے اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ پوری طرح مصیبت کے شکنجے میں پھنس چکا ہوتا ہے۔

ایسے ہی گناہ اور نافرمانی سے وہ نقصان ہوتا ہے کہ عام آدمی کو اس کا شعور تک نہیں ہوتا۔ گناہ کرنے سے اس کے حصہ کی جہنم کی آگ بھڑکتی ہے اور مسلسل نافرمانیوں سے اس میں

اضافہ ہوتا جاتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کا ایمان جلتا ہو لیکن نافرمانی کرنے والے کو اس کا شعور نہ ہو۔ اگر وہ نیکی کرے تو اس نیکی کی مقدار اس کی آگ سرد ہوجاتی ہے ورنہ مسلسل نافرمانیوں سے ایمان پوری طرح شعلوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ جس کا ایمان شعلوں کی لپیٹ میں ہو اس کیلئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ ہر صلاۃ کے وقت ندا دینے والا ندا دیتا ہے

اے اولاد آدم! صلاۃ ادا کر کے اپنی جلائی ہوئی آگ کو سرد کرلو۔ جو خوش قسمت اس نور بھری آواز کو سن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاتے ہیں ان کی آگ بجھ جاتی ہے اور انکا ایمان سکون کا سانس لیتا ہے اور اسے اپنی سلامتی کا یقین ہوجاتا ہے۔

ہاں سن لیجئے! اصل دولت ایمان ہے جو اس دنیا سے جاتے ہوئے اپنا ایمان سلامت لے گیا وہ اپنا سب کچھ سلامت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر امتی کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسے صلاۃ کی لذت و چاشنی نصیب فرمائے۔

قبر میں کرم بالائے کرم

عَن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
اِذَا دَخَلَ المَیِّتُ القَبرَ مُثِّلَت لَہُ الشَّمسُ عِندَ غُرُوبِھَا، فَیَجلِسُ یَمسَحُ عَینَیہِ وَیَقُولُ : دَعُونِی اُصَلِّیَ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت قبر میں داخل ہوتی ہے اسے سورج غروب ہونے کے قریب دکھایا جاتا ہے۔ پس وہ بیٹھتا ہے اور آنکھیں ملتا ہے اور حساب لینے والے فرشتوں سے کہتا ہے:
مجھے چھوڑ دو مجھے صلاۃ ادا کرنی ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۴۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۸۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		

ذخیرہ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت ہر ایک کے نصیب میں نہیں بلکہ یہ سعادت وفیروز بختی صرف ان احباب کیلئے ہے جو صلاۃ کی ادائیگی میں دل وجان سے کمر بستہ رہتے ہیں اور صلاۃ ان کیلئے بمنزلہ روح ٹھہرتی ہے۔ مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی یہ احباب بھی صلاۃ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے بلکہ صلاۃ کے وقت ان کی ادائیگی فرض میں کوئی رکاوٹ بننا چاہے تو یہ مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہیں اور جب تک علیم وخبیر جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائیں انہیں چین نہیں آتا۔

کتنا سہانا منظر ہوتا ہے قبر میں سوال کرنے والے فرشتے جن کے تصور سے آج رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جن کے نام میں اتنی ہیبت ہے کہ آج بھی ان کا نام سن کر بڑوں بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے یہ ہیبت سے لبریز مخلوق اس عالم تنہائی میں سوال کرتی ہے

مَنْ رَبُّک؟ تیرا رب کون ہے؟

ادھر اس میت پر عجیب کیفیت طاری ہے اور انہیں فوراً کہہ دیتا ہے مجھے صلاۃ عصر ادا کرنے دو میری صلاۃ کا وقت جا رہا ہے۔

فرشتے اس وقت کہتے ہوں گے اس سے سوال کرنے کا کیا فائدہ جو قبر میں آ کر بھی صلاۃ کو نہیں بھولتا اس کے تعلق باللہ کا عالم کیا ہوگا۔

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کس شان سے اپنے اپنے مزارات میں جلوہ افروز ہیں کہ وہ اپنے اپنے مزارات میں صلاۃ (نماز) کی ادائیگی میں مصروف رہتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک ہے:

اَلانَبِیَاءُ اَحیاء" فِی قُبُورِھِمْ یُصَلُّونَ.

ترجمة الحديث:

انبیاءکرام زندہ ہیں اوراپنے اپنے مزارات میں صلاۃ (نماز) ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک کی صحت کے بارے میں محمد ناصر الدین البانی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَقَدْ كُنْتُ بُرْهَةً مِنَ الدَّهْرِ أَرىٰ أَنَّ هَذَا الْحَدِيْث ضَعِيْف" لِظَنِّيْ أَنَّهُ مِمَّا تَفَرَّدَبِهِ ابْنُ قُتَيْبَةَ – كَمَا قَالَ الْبَيْهَقِيُّ – وَلَمْ اَكُنْ قَدْوَقَفْتُ عَلَيْهِ فِي (مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى وَأَخْبَارِ أصبهَان) فَلَمَّا وَقَفْتُ عَلٰى إِسْنَادِهِ فِيهِمَا تَبَيَّنَ لِيْ أَنَّهُ إِسْنَاد" قَوِيّ" وَأَنَّ التَّفَرُّدَ الْمَذْكُوْرَ غَيْرُ صَحِيْح وَلِذَالِكَ بَادَرْتُ إِلٰى إِخْرَاجِهِ فِيْ هَذَا الْكِتَاب تَبْرِئَةً لِلذِّمَّةِ وَأَدَاءً لِلأَمَانَةِ الْعِلْمِيَّةِ ، وَلَوْأَنَّ ذَالِكَ قَدْ يَفْتَحُ الطَّرِيْقَ لِجَاهِلٍ أَوْحَاقِدٍ إِلَى الطَّعْنِ وَالْغَمْزِ وَاللَّمْزِ فَلَسْتُ أُبَالِيْ بِذَالِكَ مَادُمْتُ أَنِّيْ أَقُوْمُ بِوَاجِبِ دِيْنِي أَرْجُوْثَوَابَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحْدَهُ – فَإِذَارَأَيْتَ أَيُّهَاالْقَارِئُ الْكَرِيْمُ فِيْ شَيْئٍ مِنَ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۶۲۱) جلد۲ صفحہ ۱۸۷

مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۶۷۰) جلد۶ صفحہ ۱۴۷

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۳۸۱۲) جلد۸ صفحہ ۳۸۶

قال الھیثمی: رواہ ابویعلیٰ والبز ار رجال ابی یعلیٰ ثقات

تَـالِیْـفِی خِلاَفَ ھَذا التَّحْقِیْقَ فَاضْرِبْ عَلَیْہِ وَاعْتَمِدْ ھٰذَا وَعُضَّ عَلَیْہِ بِالنَّوَاجِذِ — فَإِنِّیْ لاَ أَظُنُّ أَنَّہٗ یَتَیَسَّرُ لَکَ الْوُقُوْفَ عَلٰی مِثْلِہٖ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ۔(1)

عرصہ دراز تک میں اس حدیث کو ضعیف کہتا رہا کیونکہ میرا گمان تھا کہ اس حدیث کی روایت میں ابن قتیبہ متفرد ہے۔ جیسے امام بیہقی نے فرمایا ہے میں مسند ابی یعلیٰ موصلی اور اخبار اصفہاں میں روایت شدہ اس حدیث پاک سے مطلع نہ تھا۔ جب میں نے ان دونوں کتابوں میں اس کی سند کو ملاحظہ کیا تو یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ اس کی سند قوی ہے۔ صرف ابن قتیبہ کا تفرد درست نہیں اس لیئے میں نے اس کتاب سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں اس کی بسرعت تخریج کردی ہے تاکہ اپنی ذمہ داری سے براءت حاصل کروں اور علمی امانت کو ادا کروں اگرچہ یہ بات جاہل اور کینہ پرور شخص کو طعن و تشنیع اور اتہام کا موقع فراہم کرے گی لیکن مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں جب تک میں اپنے دینی فرائض سرانجام دیتا رہوں گا اللہ وحدہ لاشریک سے اجر وثواب کا امیدوار رہوں گا۔

محترم قارئین کرام!

اگر آپ میری تالیفات میں اس تحقیق کے خلاف کوئی بات دیکھیں تو اسے پرے پھینک دیجئے اور اس پر اعتماد کیجئے اور اس تحقیق کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔ میرے گمان میں ایسی تحقیق آپ کو کہیں اور نہیں ملے گی۔

وَاللّٰہ ولی التوفیق.

-☆-

(۱) سلسلۃ الاحدیث الصحیحہ از البانی ۲/۱۹۰

قبر میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صلاۃ ادا کرنے کا تذکرہ بایں الفاظ آج بھی کتب صحاح کی زینت ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی (معراج کی رات) تو میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے کثیب احمر کے نزدیک سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے صلاۃ (نماز) ادا کر رہے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۴
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۴۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۴

قیامت کو پہلا سوال

عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ قُرط رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ مَایُحَاسَبُ بِهِ العَبدُ یَومَ القِیَامَةِ اَلصَّلاَۃُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِن فَسَدَت فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۹)	جلدا	صفحہ ۳۱۹
قال المحقق:	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۰)	جلدا	صفحہ ۳۲۰
قال المحقق:	حسن		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۰۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلدا	صفحہ ۵۴۵
قال الحاکم:	حدیث صحیح		
قال الذھبی:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلدا	صفحہ ۵۴۵
قال الذھبی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۹
قال الترمذی:	حدیث ابی ھریرہ حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۵۷۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۸۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۶۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۰۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۰۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے اس کی صلاۃ (نمازوں) کا حساب لیا جائے گا۔ اگر صلاۃ کا معاملہ درست ہوا تو بقیہ تمام سوال درست قرار پائیں گے اور یہ صلاۃ کا معاملہ فاسد ہو گیا تو بقیہ تمام اعمال فساد کے وصف سے داغدار ہونگے۔

-☆-

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں صلاۃ (نماز) کا درجہ ایک نمونہ اور معیار کا درجہ ہے دوسرے اعمال کا انحصار صلاۃ پر ہے اگر صلاۃ اچھی ہے تو اس کی بقیہ نیکیاں بھی اچھی ہیں اور اگر صلاۃ میں فساد ہے تو بقیہ اعمال میں بھی فساد ہے۔ گویا صلاۃ باقی اعمال صالحہ کی بنیاد قرار پاتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر بنیاد و اساس درست ہے تو ساری عمارت درست ہو سکتی ہے اور اگر بنیاد ہی ٹیڑھی ہے تو باقی عمارت کو کیسے درست کیا جا سکتا ہے۔

المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۱
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۲۵۵۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۷۸۵۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۳
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۷۷۵۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۰۸
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۰۴۷۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۱

اگر صلاۃ درست ہے اس میں اخلاص وللّٰہیت ہے تو بقیہ عبادات میں اخلاص پیدا ہوسکتا ہے۔ اگر صلاۃ میں مداومت ہے تو بقیہ ارکان اسلام میں مداومت ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر صلاۃ میں ہی اخلاص نہ ہو بلکہ بددلی سے رسم ادا کی جائے تو بقیہ عبادات میں کسی صورت میں اخلاص پیدا نہیں ہوسکتا۔ باقی عبادات کا حسن صلاۃ کے حسن پر موقوف ہے اور بقیہ نیکیوں کا جمال صلاۃ کے جمال کا پرتو ہے۔ قیامت کے دن سب اعمال سے پہلے صلاۃ کا سوال اسی حکمت کے پیش نظر ہے۔ اگر صلاۃ درست ہے تو لامحالہ دیگر عبادات بھی درست ہونگی اور اگر صلاۃ ہی درست نہیں باقی اعمال کا کیا اعتبار۔

عَن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَایُحَاسَبُ بِہِ العَبدُ یَومَ القِیَامَۃِ الصَّلاۃُ فَنُظِرَ فِی صَلاَتِہٖ فَاِن صَلَحَت فَقَد اَفلَحَ وَاِن فَسَدَت خَابَ وَخَسِرَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے صلاۃ (نماز) کا حساب لیا جائے گا۔ اس کی صلاۃ (نمازوں) کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ پس اگر صلاۃ کا معاملہ درست ہوا تو وہ کامیاب وکامران قرار دیا جائے گا اور اگر صلاۃ کے معاملہ میں گڑبڑ ہوئی تو اسے نامراد اور خسارے والا قرار دیا جائے گا۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۰)	جلد ا	صفحہ ۳۲۰
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۰

جنت میں داخلہ

اَبُو اَمَامَۃَ یَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
أَعْبُدُوا رَبَّکُم وَصَلُّوا خَمْسَکُم وَصُومُوا شَهْرَکُم وَاَدُّوا زَکَاۃَ أموَالِکُم
وَاَطِیعُوا اِذَا اَمَرَکُم تَدخُلُوا جَنَّۃَ رَبِّکُم.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوسنا آپ نے ارشاد فرمایا:

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۶۱)	جلد۱۶	صفحہ۲۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶۴)	جلد۸	صفحہ۱۸۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۷۶)	جلد۲	صفحہ۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۱۶)	جلد۲	صفحہ۵۱۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۲۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ قوی علیٰ شرط مسلم		

اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی صلاۃ جو تم پر فرض ہے ادا کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو اور جب وہ تمہیں حکم دے اس کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے دائمی انعامات کی جگہ ہے۔ یہ وہ عزت والا مقام ہے جہاں تمام روئے زمین کے اولین وآخرین نیک لوگ جمع ہونگے اور ابدالاباد تک وہیں قیام کریں گے۔

اس ارفع واعلیٰ مقام کو اللہ کے احکامات پر عمل کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے تو جن اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر یہ نور بھری سعادت عطا کرتا ہے ان اعمال میں سرفہرست صلاۃ (نماز) ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو صلاۃ کی بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اطیعوا اذاامر کم کی جگہ بعض کتب میں اطیعوا اذا امر کم کے لفظ ہیں تو اس وقت مفہوم ہوگا اپنے حکمران کے اس حکم کی اطاعت کرو جو قرآن سنت کے مطابق ہو۔

قَالَ عُبَادَةُ بنُ الصَّامِت أشهَدُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ

خَمسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ ، مَن أحسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقتِهِنَّ فَأتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِندَ اللّٰهِ عَهد" اَنَّ يَّغفِرَلَهُ وَمَن لَم يَفعَل فَلَيسَ لَهُ عِندَ اللّٰهِ عَهد" اِن شَاءَ غَفَرَلَهُ وَاِن شَاءَ عَذَّبَهٗ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۶۰۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۹۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۵۹۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور نے ارشاد فرمایا:

خمس صلوات (پانچ نمازیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بندوں پر فرض کر دیا ہے جس نے ان کے وضو کو احسن طریقے سے کیا اور انہیں وقت پر ادا کر دیا ان کے رکوع وسجود اور ان کے خشوع کو مکمل کیا تو اللہ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت کر دے۔

اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ کے ہاں اس کا کوئی ذمہ نہیں اگر اللہ چاہے تو اس کی مغفرت کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے دے۔

-☆-

جو آدمی صلاۃ (نماز) کا دل وجان سے گرویدہ ہے اس کے تمام حقوق وآداب کا خیال رکھتا ہے تو اس کیلئے مغفرت کا وعدہ ہے۔ صلاۃ پابندی سے ادا کرنے والے کے جملہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۳۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۲۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۳

غور فرمایئے!

جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جاتی ہے اس کی عبادت میں کتنا کیف پاتا ہے جب وضو کرنے لگے گا تو بڑے احسن طریقے سے وضو کرے گا۔ اپنے ہر عضو کو دھوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کو مدنظر رکھے گا۔ اپنے اعضاء پر پانی بہاتے ہوئے وہ تصورات کی ان دیکھی دنیا میں پہنچ جاتا ہے جہاں حقیقت اپنے رخ زیبا سے نقاب سرکا دیتی ہے جلوہ الٰہی دل کی آنکھوں کو اس درجہ مخمور کر دیتا ہے کہ سوائے اس وحدہ لاشریک کے جمال کے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔

یہی کیف سے لبریز جب اسکی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کا قیام اس کا رکوع اس کا سجود قابل دید ہوا کرتا ہے اگر دل کی آنکھیں سلامت ہوں تو اس کے جملہ اعضاء سے نور کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں اس کمال کے باوجود اس کا خشوع فرشتوں کیلئے قابل رشک ہوا کرتا ہے۔

ان سعادتوں سے بہرہ ور کیلئے اگر نوید مغفرت ہو تو حیرانگی کی کون سی بات ہے۔

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ............قال سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَى العِبَادِ مَن اَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنهُنَّ شَيئاً اِستِخفَافاً بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَهد" اَن يَدخُلَهُ الجَنَّةَ وَمَن لَم يَأتِ بِهِنَّ فَلَيسَ لَهُ عِندَ اللّٰهِ عَهد" اِن شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِن شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۵۹۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۹۲
صحیح ابن حبان		جلد ۵	صفحہ ۲۱
قال الارنووط:	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے:

صلوات خمس (پانچ نمازیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ پس جس خوش نصیب نے انہیں صحیح طریقے سے ادا کیا اور ان میں سے کسی کے حق کو استخفاف کی بنا پر ضائع نہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس کیلئے عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس بدنصیب نے ان صلوات کو ادا نہ کیا اللہ کے ہاں اس کیلئے کوئی عہد و پیمان نہیں۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف فرمادے۔

-☆-

صلاة الجماعة

(باجماعت نماز)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد!

صلاۃ الجماعۃ کے وجوب پر یہ مختصر سی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور میرے لیئے باعث نجات بنائے۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس مضمون میں جتنی احادیث درج ہوں وہ سنداً بھی صحیح ہوں اور جن کتابوں میں نظر سے وہ احادیث مبارکہ گزریں ہیں انہیں بھی درج کر دیا جائے۔

تخریج احادیث کے سلسلہ میں نو وارد ہوں۔ اللہ تعالیٰ غلطیاں اور خطائیں معاف فرمائے اور علماء کرام درگزر فرماتے ہوئے اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلم بھائیوں کو صلاۃ با جماعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی یاد کی لذت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم.

حکم الٰہی

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ.[1]

ترجمہ:

اور صلاۃ کو صحیح حقوق کے ساتھ ادا کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

یہاں رکوع ذکر کر کے پوری صلاۃ مراد ہے بطریق مجازِ مرسل کلام عرب میں جز ذکر کر کے کل مراد لینا شائع و معروف ہے۔ آیت کریمہ کے اس حصہ میں صلاۃ با جماعت کی تلقین کی گئی ہے۔

فِیْهِ اِرْشَاد" اِلٰی شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ وَالْخُرُوْجِ اِلٰی الْمَسَاجِدِ وَقَدْ وَرَدَ فِیْ ذَالِکَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ الثَّابِتَةِ وَغَیْرِهِمَا مَاهُوَ مَعْرُوْف" وَقَدْ اَوْجَبَ حُضُوْرَ الْجَمَاعَةِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.[2]

اس میں صلاۃ جماعۃ (باجماعت نماز) میں حاضر ہونے کی طرف اور مساجد کی طرف صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جانے کے بارے میں حکم ہے اور اس سلسلہ میں کئی احادیث صحیحہ ثابتہ بخاری و مسلم اور ان کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں وارد ہیں اور مشہور و معروف ہیں اور بعض اہل علم نے صلاۃ الجماعۃ میں حاضر ہونے کو واجب قرار دیا ہے۔

(۱) سورۃ البقرۃ ۲/۴۳

(۲) فتح القدیر للشوکانی ۱/۷۹

حالت خوف میں صلاۃ الجماعۃ کا حکم

وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَکَ وَلْیَأخُذُوا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوا مِنْ وَرَائِکُمْ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوا فَلْیُصَلُّوا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْتَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِهِمْ وَاَمْتِعَتِهِمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَیْلَةً وَاحِدَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِنْ مَطَرٍ اَوْکُنْتُمْ مَرْضٰی اَنْ تَضَعُوا اَسْلِحَتَکُمْ وَخُذُوا حِذْرَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْکَافِرِیْنَ عَذَاباً مُهِیْناً (1)

ترجمہ:

اے حبیب! جب آپ ان کے درمیان موجود ہوں تو آپ ان کیلئے اقامت صلاۃ کا اہتمام فرمائیں اس طرح کہ ان میں ایک جماعت آپ کے ساتھ (صلاۃ کی ادائیگی کیلئے) کھڑی ہو اور وہ اپنے ساتھ اپنا اسلحہ بھی رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ آپ کے پیچھے (سے ہٹ کر دشمن کے بالمقابل) ہو جائیں اور اور آ جائیں دوسری جماعت والے جنہوں نے ابھی تک صلاۃ ادا نہیں کی تو وہ صلاۃ ادا کریں آپ کے ساتھ اور وہ اپنے ساتھ رکھیں اپنا دفاعی سامان اور اپنا اسلحہ۔

---

(۱) سورۃ النساء ۴/۱۱۱

کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے اسلحہ اور اپنے سامانِ (دفاع) سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یکبارگی حملہ کردیں اور کوئی حرج نہیں اگر تمہیں تکلیف ہو بارش کی وجہ سے یا تم بیمار ہو تو اتار کر رکھ لو اپنا اسلحہ اور (اس حالت میں بھی) اپنی احتیاطی تدابیر کو نظر انداز نہ کرو بے شک اللہ نے کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔

-☆-

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت صدر الافاضل رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آ کر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق۔ حضرت ابن مسعود سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح نمازِ خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ نمازِ خوف پڑھتے رہے ہیں۔ حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام سے نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ **صلاۃ الجماعۃ** کی کتنی اہمیت ہے۔

اھل اسلام دشمنانِ اسلام کے سامنے سینہ سپر کھڑے ہیں دشمن انکی حرکات کا بغور جائزہ بھی لے رہا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام لحظہ بھر کیلئے غافل

---

(۱) تفسیر ضیاء القرآن ۱/۳۸۳ بحوالہ تفسیر خزائن العرفان

ہو جائیں تو حملہ کر کے انہیں نیست و نابود کر دیا جائے ان کڑے اور سخت حالات میں بھی باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اگر ایسی صورت میں بھی صلاۃ الجماعۃ کو ترک نہیں کیا جاتا تو حالتِ امن میں اپنے وطن میں مسجد میں جا کر کس دلیل اور کس زعم میں صلاۃ الجماعۃ کو ترک کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اجتماعی ہیں اس میں تمام معاشرہ کا بھلا ہے اور تمام افراد کو گھیرے ہوئے ہیں اس لیے

صلاۃ الجماعۃ کا خصوصی حکم دیا گیا ہے۔

اگر صلاۃ الجماعۃ کی کوئی اہمیت نہ ہوتی

تو حالتِ خوف میں کبھی باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔ یہ حکم یہ ارشاد گرامی اس بات کا واضح اعلان کرتا ہے کہ

اھل ایمان پر صلاۃ الجماعۃ واجب ہے اور اسے بلا عذر ترک کرنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

صلاۃ الجماعۃ کا حکم

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِيْ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيْماً رَفِيْقاً، فَلَمَّا رَأَىٰ شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا، قَالَ: اِرْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَصَلُّوْا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُم.

ترجمة الحديث:

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیس راتیں قیام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ رحم فرمانے والے اور شفقت فرمانے والے تھے۔ جب حضور نے ہمارا اپنے گھر والوں کی طرف شوق دیکھا تو فرمایا: اپنے اھل خانہ میں لوٹ جاؤ اور ان میں رہو اور انہیں اسلام کے سنہری اصولوں کی تعلیم دو اور صلاۃ ادا کرو پس جب صلاۃ کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک تمہیں صلاۃ کی طرف بلانے کیلئے اذان دے اور جو تم میں بڑی عمر والا ہو وہ امامت کرایا کرے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۱۸۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۳۶

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیس دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں رہے جب آپ کو جانے کا اذن ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا:

اِرْجِعُوا فَکُونُوا فِیْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ

اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور اپنے اھل خانہ اور اپنے قبیلہ میں رہو اور وہ علم جو تم نے یہاں سے حاصل کیا ہے اسے ان افراد تک پہچاؤ ان کے سینوں کو بھی علوم نبوت سے مالا مال کر دو۔

وَصَلُّوْا

اور صلاۃ ادا کرو۔ صلاۃ اھل ایمان کا شعار ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہر امتی کو اس کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ کفر و اسلام میں وجہ امتیاز صلاۃ (نماز) بھی ہے۔

اِذَا حَضَرَتِ الصَّلاۃَ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ

جب صلاۃ کا وقت آ جائے تو تم سے ایک تمہیں صلاۃ کی یاد دلانے کیلئے اور تمہیں مسجد میں بلانے کیلئے اذان دے دے۔ اذان جہاں بھی ہوتی ہے وہ جگہ برکات سے معمور ہوتی ہے شیاطین وہاں سے بھاگتے ہیں تو جس جگہ برکات وخیرات کا نزول ہو اور اشرار وہاں سے بھاگنے میں عافیت سمجھیں یقیناً وہ جگہ مرکز رحمت ومنبع نور بن جاتی ہے۔

وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ

جو تم میں بڑا ہو وہ صلاۃ کی ادائیگی میں تمہارا امام بن جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے عمومی طور پر عمر رسیدہ کو ناکارہ خیال کیا جاتا ہے لیکن قربان جائیں اس ذات اقدس واطہر پر جن کے سر انور پر رحمۃ للعالمینی کا تاج پوری آب وتاب سے ضوافشاں ہے ان عمر رسیدہ بزرگوں کو کتنا مرتبہ ومقام دیا انہیں اللہ کی بارگاہ میں حاضری کے

وقت امام ومقتداء بنادیا۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد گرامی کو صیغہ امر سے ذکر کیا اور امر وجوب کیلئے ہوتا ہے۔ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں اجتماعی حاضری با جماعت صلاۃ کو واجب ولازم قرار دیا ہے۔

صلاۃ الجماعۃ کا حکم

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سَعِيْدٍ: حَدَّثَنا أبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّم إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أحَدُهُم، وَأحقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أقْرَؤُهُم.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مقام پر بھی جب اھل ایمان کی تعداد تین ہو جائے تو ان میں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے وقت ان کا امام بن جائے اور ان تینوں میں سے امامت کا حقدار وہ ہے جو ان میں قرآن کریم کا زیادہ قاری ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی وضاحت سے بیان فرمادیا کہ جہاں تین اھل ایمان بھی ہوں جب صلاۃ کا وقت آجائے تو وہ تنہا تنہا صلاۃ ادا نہ کریں بلکہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی مقتدی بن کر اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضری دیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۹

صلاۃ الجماعۃ کی کتنی اہمیت وشان ہے! اگر یہ امر عظیم المرتبت نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ایسا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس درجہ اہتمام سے اسے ذکر کرنا واضح کرتا ہے کہ صلاۃ متّھم بالشان امر ہے اور اسے جس اہتمام سے ادا کیا جائے گا اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے نوازے گا۔

عرفان الٰہی کی مے سے سرشار عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک نمایاں نظر آتا ہے کہ آپ نے زندگی بھر صلاۃ الجماعۃ کا اہتمام فرمایا بلکہ اس عمل کو حالت سفر میں بھی ترک نہ فرمایا یہاں تک کہ دورانِ سفر کسی نہ کسی کو محض اس غرض سے ساتھ رکھتے تھے کہ جہاں کہیں بھی صلاۃ کا وقت آ جائے تو صلاۃ باجماعت ادا کی جائے آپ کے اسی پرخلوص عمل کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ارادت مند آج بھی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن انہیں بھی صلاۃ باجماعت کے بغیر چین نہیں آتا بلکہ بعض خوش بخت تو ایسے بھی ہیں کہ زندگی کا اتار چڑھاؤ ماہ وسال کا قصہ ماضی بنتے جانا بھی ان سے صلاۃ باجماعت کی سعادت کو ایک وقت کیلئے بھی نہ چھین سکا۔

وَاَحقُّھُمْ بِالاِمَامَةِ اَقْرَؤُھُمْ

انکی امامت کا حقدار وہ ہے جو قرآن کا زیادہ قاری ہے۔

بڑا ہونا کبھی عمر کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی تجربہ کی بناء پر اور کبھی علم کی بنا پر اور کبھی عمل کی بنا پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عمر والے کو آگے کر دیا تو کبھی علم والے کے سر پر عزت کا تاج سجا دیا۔

اذان کے بعد مسجد سے بلاعذر نکلنے کی ممانعت

حَدَّثَنَا هَاشِم" ثَنَا شَرِيك" عَنِ الْمَسْعُودِيّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ.

ترجمة الحديث:

ہمیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا

جب تم مسجد میں ہو اور صلاۃ کیلئے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرنے سے پہلے مسجد سے نہ نکلے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۷۲)	جلد ۹	صفحہ ۶۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۹۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق:	الحدیث صحیح		

کوئی مسلم مسجد میں بیٹھا ہو اسی دوران صلاۃ کا وقت ہو جائے اور مؤذن اذان دے دے تو اب اسے بلا عذر مسجد سے صلاۃ با جماعت ادا کیے بغیر نکلنے کی اجازت نہیں۔

اگر صلاۃ الجماعۃ واجب نہ ہوتی تو ایسا حکم نہ دیا جاتا۔ یہ حکم واضح اعلان کرتا ہے کہ اہل اسلام پر صلاۃ الجماعۃ واجب ولازم ہے۔

جو مسلم خوش دلی سے اللہ کے اوامر اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شان کریمی سے اس پر عنایات کے دروازے کھول دیتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی نظر شفقت سے اسے نواز دیتے ہیں۔

اس عالم رنگ وبو میں جس سے اسکا اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔

حَدَّثَنَا هَاشِم" ثنا الْمَسْعُوْدِيُّ وَشَرِيْک" عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِيْ الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَجُل" مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ شَرِيْکٍ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۸۷۵) — جلد ۹ — صفحہ ۶۰۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۵۲۰) — جلد ۹ — صفحہ ۵۰۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۹۲۸۶) — جلد ۹ — صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مؤذن کے اذان دینے کے بعد ایک آدمی مسجد سے نکل گیا تو آپ نے فرمایا:

اس آدمی نے حضور ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

پھر حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۳۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۳
صحیح سنن ابی داؤد حدیث ۵۳۶ جلد ا صفحہ ۱۶۰			
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۳)	جلد۲	صفحہ۵۵
قال بشار عواد معروف: اسنادہ حسن			
المسند الجامع		جلد۱۶	صفحہ۶۰۳
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۷
قال الالبانی:	حسن صحیح		

جب تم مسجد میں ہو اور صلاۃ کی ادائیگی کیلئے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی بھی مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ صلاۃ (نماز) ادا کرے۔

-☆-

ایک آدمی مسجد میں ہو اسی دوران صلاۃ الجماعۃ کی ادائیگی کیلئے اذان دے دی جائے اب ایسے آدمی کو بلا عذر مسجد سے نکل کر جانے کی اجازت نہیں تاوقتیکہ وہ جماعت کے ساتھ صلاۃ ادا کر لے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی دونوں جہاں میں وبال جان ہے۔ العیاذ باللہ

دوسرے لفظوں میں جو آدمی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو وہ وہیں بیٹھا رہے اور جماعت کے ساتھ صلاۃ ادا کر کے پھر مسجد سے نکلے تو ایسا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوگا۔ اگر صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی سند مل جائے تو زہے نصیب!

نابینا کیلئے عدم رخصت

عَنِ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ: قُلْتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّی رَجُل "كَبِيْر"، "ضَرِيْر"، شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِیْ قَائِد" يُلاوِمُنِیْ، فَهَلْ تَجِدُلِیْ مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَاأَجِدُلَکَ رُخْصَةً.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۳)	جلد ا	
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابی داؤد			صفحہ ۵۶۱-۵۶۲
الإرواء		جلد ۲	صفحہ ۲۴۷
الروض			صفحہ ۷۵۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۲)	جلد ا	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داود			صفحہ ۵۵۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ا	صفحہ ۴۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ا	صفحہ ۲۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۹۳۸)	جلد ا	صفحہ ۵۲۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

میں ایک عمر رسیدہ، نابینا ہوں اور میرا گھر مسجد سے دور ہے اور میرا کوئی وسیل وراہنما بھی نہیں جو مجھے اُپنے ساتھ لے چلے۔

حضور! آپ کے خیال میں ایسی صورت میں میرے لیے رخصت ہے کہ میں صلاۃ گھر پرادا کرلیا کروں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

کیاتم اذان کی آواز سنتے ہو؟

تلخیص المستدرک	رقم الحدیث (۱)		صفحہ ۲۴۷
سنن انسائی (بالفاظ مختلفہ)		جلد۲	صفحہ ۱۱۰
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد۱	صفحہ ۴۹۷
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱)		صفحہ ۳۴۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۴۸)	جلد۳	صفحہ ۸۲
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۷۸)	جلد۲	صفحہ ۳۶۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۴۲۹)	جلد۱۲	صفحہ ۲۰۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

میں نے عرض کی

ہاں یارسول اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا

میرے نزدیک تیرے لیے کوئی رخصت نہیں (بلکہ تجھ پر لازم ہے کہ تو صلاۃ مسجد میں آ کر باجماعت ادا کرے)۔

-☆-

جس کی بینائی نہیں اس کیلئے یہ روشن جہاں بھی تاریک ہے وہ انسان ہوتے ہوئے بھی دوسرے انسان کا محتاج رہتا ہے۔ایسا آدمی یقیناً معذور سمجھا جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت صلاۃ کی اہمیت کے پیش نظر ایسے نابینا کو بھی معذور شمار نہیں کیا بلکہ اسے پابند بنایا ہے کہ وہ صلاۃ الجماعۃ میں شریک ہو اور اجتماعی برکات سے مستفید ہو۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور نابینا ہیں ان کا گھر مسجد نبوی سے فاصلہ پر ہے اور ان کے پاس کوئی دلیل وراہنما بھی نہیں جو ان کو مسجد نبوی تک بوقت صلاۃ لا سکے انہوں نے اپنا یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور اپنی اس مجبوری کا ذکر کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو سن کر صرف یہ پوچھا

کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟

انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیئے کوئی رخصت نہیں یعنی ہر حال صلاۃ الجماعۃ میں حاضر ہونا پڑے گا۔

عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ فَحَيَّ هَلًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی

یارسول اللہ! مدینہ منورہ میں شیر اور درندے کثرت سے ہیں (کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں صلاۃ گھر پر ادا کر لیا کروں)؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کیا تم **حی علی الصلاۃ**/ آؤ صلاۃ کی طرف

اور

حی علی الفلاح / آؤ فلاح کی طرف

کو سنتے ہو

تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جلدی کرو۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلد ا	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلد ا	صفحہ ۱۶۴
قال الألبانی:	صحیح		

اس حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! گھر کی دوری کے ساتھ مدینہ منورہ میں شیر اور درندے بھی بکثرت ہیں شیر اور درندوں کی موجودگی میں مسجد آنا جانا تو بینا آدمی کیلئے بھی خطرے سے خالی نہیں چہ جائیکہ نابینا آدمی ہو۔ اس صورت کا ذکر کر کے انہیں شاید یقین ہوگا کہ اب مجھے گھر میں صلاۃ ادا کرنے کی اجازت مل جائے گی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم حی علی الصلاۃ آؤ صلاۃ کی طرف اور

حی علی الفلاح آؤ فلاح و کامیابی کی طرف

کی آواز سنتا ہے حضرت عبداللہ نے عرض کی ہاں یارسول اللہ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا

پھر جلدی جلدی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد آجایا کرو۔

مسجد میں صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جو جتنی جلدی آئے گا اتنا ہی اسے اجر و ثواب زیادہ ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس اجر و ثواب میں ایک نابینا کو پیچھے نہیں دیکھنا چاہتے اسے بھی اپنے دوسرے امتیوں کے ہمراہ جنت کے اعلیٰ مدارج میں پہنچانا چاہتے ہیں اس لئے فرمادیا جلدی پہنچا کرو جلدی پہنچا کرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم أن يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّي فِي بَيْتِهِ. فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَجِبْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایک نابینا آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اس نے عرض کی

یارسول اللہ! میرے پاس کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لے کر آئے۔ تو اس نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اسے رخص دے دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرلیا کرے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی۔

صحیح مسلم رقم الحدیث (۶۵۳) جلد۲ صفحہ۱۰۶

جب وہ نابینا آدمی چل دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو فرمایا

کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے دی گئی اذان کو سنتے ہو تو اس نے کہا ہاں یارسول اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم مسجد میں حاضر ہوکر صلاۃ باجماعت ادا کیا کرو۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس حدیث پاک میں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے پکڑ کر مسجد تک پہنچا آیا کرے۔ میں نابینا اور تنہا ہوں مجھے گھر صلاۃ پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بھی انہیں گھر صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

عَنْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَأىٰ فِيْ الْقَوْمِ رِقَّةً فَقَالَ: إِنِّيْ لَاهَمُّ اَنْ اَجْعَلَ لِلنَّاسِ إمَاماً ثُمَّ اَخْرُجُ فَلاَ اَقْدِرُ عَلٰى إِنْسَانٍ يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلاَةِ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا اُحَرِّقُهٗ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ نَخْلاً وَشَجَراً وَلاَ اَقْدِرُ عَلٰى قَائِدٍ كُلَّ سَاعَةٍ اَيَسَعُنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ اَتَسْمَعُ الإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَأْتِهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں کی تعداد پہلے سے کم دیکھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میں یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ لوگوں کیلئے ایک امام مقرر کردوں (جو صلاۃ کی امامت کرے) پھر میں مدینہ کے گلی کوچوں میں نکل جاؤں تو میں جس بھی آدمی کو دیکھوں کہ وہ صلاۃ باجماعت کی ادائیگی سے رہ گیا ہے تو میں اس کے گھر کو اس سمیت ہی آگ لگادوں۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۴۳۰) جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجور کے درخت اور کچھ دوسرے درخت ہیں اور میں ہر وقت کوئی قائد بھی نہیں رکھ سکتا کیا میرے لیے یہ گنجائش ہے کہ میں اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرلیا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے اذان سنتے ہو؟

عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر اذان کی آواز سنتے ہو تو تجھ پر مسجد میں حاضر ہونا لازمی ہے۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں صلاۃ ادا کرنے کی رخصت طلب کررہے ہیں اور عرض کرتے ہیں میرے اور مسجد نبوی کے درمیان درخت ہیں کچھ کھجور کے درخت ہیں اور کچھ دوسری لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت نہیں عطا فرمائی۔

غور کیجئے انسان نابینا بھی ہو راستہ بھی واضح نہ ہو کوئی دلیل وراہنما بھی نہ ہو پھر طرفہ یہ کہ راستہ میں درخت بھی ہوں جو ٹھوکر لگنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں نابینا آدمی کسی درخت سے الجھ کر اپنے آپ کو چوٹ بھی لگا سکتا ہے لیکن ان ساری مجبوریوں کے باوجود جماعت کے ترک کرنے کی اجازت نہیں۔

عَن أَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوم، وَهُوَ أعْمَى وَهُوَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ:(عَبَسَ وَتَوَلّٰى أنْ جَاءَ هُ الأعْمَى)[عبس: ١ – ٢]وَكَانَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ إِلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأبِى وَاُمى أنْتَ كَمَاتَرانِى قَدكَبِرَتْ سِنِّى،وَرَقَّ عَظْمِى، وَذَهَبَ بَصرِى،وَلِى قَائِدٌ لايُلاَ يُمْنِى قِيَادُهُ إِيَّاى،فَهَلْ تَجِدُ لِى رُخْصَةً اُصَلِّى الصَّلَوَاتِ فِيْ بَيْتِيْ؟فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ تَسْمَعُ الْمُؤَذِنُ فى الْبَيْتِ الَّذِی اَنْتَ فِيهِ؟قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلُ اللّٰه. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ: مَاأجِدُلَکَ رُخْصَةً وَلَوْيَعْلَمُ هَذا الْمُتَخَلّفُ عَنِ الصَّلاةِ فى الجماعَةِ مَالِهذا الْمَاشِى إلَيْهَا لأتَاهَاوَلَو حَبْواً عَلٰى يَديهِ وَرِجْلَيْهِ.

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۱۶۷)	جلد۲	صفحہ۱۶۹
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۸۸۶)	جلد۸	صفحہ۲۶۶
الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۶۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۵۳
صحیح الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۴۳۰)		صفحہ۱۷۵

قال الألبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی ہیں اور وہ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی عَبَسَ وَتَوَلّٰی أنْ جَاءَهُ الأعْمَى۔ اور یہ قریش کے ایک آدمی ہیں۔ یہی (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آئے تو عرض کی

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو معلوم ہی ہے کہ میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میری بصارت ختم ہو چکی ہے اور جو مجھے لیکر بوقت صلاۃ مسجد آئے اس کا لانا مجھے پسند نہیں۔

کیا حضور میرے لیے رخصت تجویز فرماتی ہیں کہ میں صلوات گھر پر ادا کر لیا کروں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تو اپنے گھر میں مؤذن کی آواز سنتا ہے

انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے ہاں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں۔

اگر **صلاة الجماعة** سے پیچھے رہ جانے والے کو علم ہوتا کہ اس صلاۃ (نماز) کی طرف چل کر آنے والے کو کتنا اجر و ثواب ملتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں اور بازوں کے بل چل کر آتا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں انہیں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے دو عذر نظر آتے ہیں وہ فرماتے ہیں

میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں ۔ اور

میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں

انسان جب عمر رسیدہ ہو جائے اور اس کے قوی مضمحل ہو جائیں تو اس کیلئے زندگی میں قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اس کیلئے چلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے ان باتوں کے باوجود صلاۃ باجماعت کو چھوڑ کر تنہا صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

ان تمام روایات پر نظر ڈالیں تو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل عذر نظر آتے ہیں:

۱۔ نابینا ہیں

۲۔ گھر مسجد سے دور ہے

۳۔ کوئی قائد بھی نہیں جس کی انگلی پکڑ کر مسجد میں آسکیں

۴۔ راستہ میں شیر اور درندے ہیں

۵۔ راستہ میں جگہ جگہ مختلف نوع کے درخت ہیں

۶۔ عمر رسیدہ ہیں

۷۔ ہڈیاں اور اعضاء کمزور ہیں

ان عذروں کے باوجود بے جماعت صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں تنہا صلاۃ ادا کرنے کی رخصت نہیں۔ اب غور کیجئے

ایک آدمی نابینا بھی نہ ہو بلکہ بینا ہو اس کی آنکھیں صحیح وسلامت ہوں

اس کا گھر مسجد سے دور بھی نہ ہو بلکہ مسجد کے قرب و جوار میں رہتا ہو

اسے کسی دلیل وراہنما کی ضرورت بھی نہیں

اسے راستہ میں مسجد تک پہنچنے میں کوئی خطرہ نہیں اس کا راستہ محفوظ ہے وہاں کوئی درندہ اور شیر منہ کھولے کھڑا نہیں بلکہ بڑا پرامن راستہ ہے

راستہ میں کوئی درخت وغیرہ بھی نہیں جو رکاوٹ بن سکے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جس سے اس کی ٹکر ہو جانے کا اندیشہ ہو

عمر رسیدہ بھی نہ ہو

اس کے قوٰی مضمحل نہ ہوں بلکہ بڑا چست اور چاق و چوبند ہو

اب اگر ایسا کلمہ گو مسجد کا رخ نہ کرے بلکہ صلاۃ الجماعۃ کو ترک کر دے تو بھلا وہ کس زعم میں ایسا کر رہا ہے کیا اس نے علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہونا ہے کیا اسے اس بات کا خوف نہیں کہ روز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نیاز حاصل کرنا ہے۔

اللہ ہم سب کو غفلت ختم کرنے اور نہایت مستعدی اور اخلاص سے صلاۃ با جماعت کی توفیق عطا فرمائے۔

بلا عذر تارک جماعت کی صلاۃ نقص کے داغ سے داغدار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلاَ صَلاَةَ لَه' إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد ا	صفحہ ۴۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۲)	جلد ا	صفحہ ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۲۶۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴۶
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۲۶۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴۶
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۵۴۰)	جلد ا	صفحہ ۳۹۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۹۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ا	صفحہ ۲۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ا	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۸۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
المستدرک للحاکم		جلد ا	صفحہ ۲۴۶
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ا	صفحہ ۲۴۶

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو اذان سن کر بلا عذر مسجد میں صلاۃ کی ادائیگی کیلئے نہ آیا (اور گھر میں صلاۃ (نماز) ادا کی تو سن لو) اس کی صلاۃ نہیں ہوئی۔

-☆-

کوئی آدمی اذان کے کلمات اپنے کانوں سے سنے پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ نہ کرے تو اسے کیا کہا جائے۔ اذان کے دلکش کلمات اس کے کانوں سے ٹکرائیں اور وہ انکی طرف متوجہ ہی نہ ہو تو اس کا کیا کیا جائے۔

اللّٰہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس کی عظمت وکبریائی کے اقرار کیلئے مسجد کا رخ نہ کرے۔

اشھدان لاالہ الا اللّٰہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں

اسکی ربوبیت کی گواہی کے لئے اس کے گھر آنے کیلئے بے قرار نہ ہو۔

اشھدان محمد رسول اللّٰہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اعلان ہو رہا ہو اور وہ اس کی عملی گواہی دینے

پر کمر بستہ نہ ہو۔

حَیّ علی الصلاۃ　　　آؤ صلاۃ کی طرف

وہ صلاۃ باجماعت کی طرف آمادہ ہی نہ ہو۔

حَیّ علی الفلاح　　　آؤ کامیابی کی طرف

وہ فلاح وکامیابی کی اس صدا دلنواز پر کان ہی نہ دھرے۔

اللہ اکبر　　　اللہ سب سے بڑا ہے

اللہ کی عظمت و کبریائی کا اعلان بار بار ہو رہا ہو اور سب اھل اسلام سے مل کر اس کے حضور سر بندگی جھکانا نہ چاہتا ہو۔

لاالہ الااللہ　　　اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں

اللہ کی الوہیت کا واضح اور اٹل فرمان مبارک اس کے کان کے پردے سے آگے دل میں اترے ہی نہ

ایسا آدمی اگر گھر میں سجدہ کرنا چاہتا ہے تو اگر اس کی اس بندگی کو اس کے منہ پر مارا جائے

یا

اسکی اس عبادت و بندگی کو نقص کے داغ سے داغدار قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

ترکِ جماعت: منافقین کی علامت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالعِشَاءِ وَلَوْيَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۹۸)	جلد ۵	صفحہ ۴۵۴
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصنف لابن ابی شیبہ		جلد ا	صفحہ ۳۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۷۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ا	صفحہ ۴۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۶)	جلد ا	صفحہ ۲۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلد ا	صفحہ ۲۰۸

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

منافقین پر صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء سے بڑھ کر کوئی صلاۃ (نماز) بھاری نہیں اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان دونوں (صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) میں کتنا اجر وثواب ہے تو سرین کے بل یا ہاتھ اور پاؤں کے بل چل کر آتے۔

میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان کہے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو صلاۃ کی امامت کرائے پھر میں آگ کا شعلہ لے لوں پھر میں آگ جلاؤں اس پر جو ابھی تک صلاۃ میں شریک نہ ہوا ہو۔

-☆-

منافق جو بھی کام کرتا ہے بددلی سے کیا کرتا ہے اسے دینِ حق کی حقانیت کا شعور تک نہیں ہے وہ محض اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے اھل اسلام کے اجتماعی کاموں میں شریک ہوا کرتا ہے۔

مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۲۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۰
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۱

تمام صلوات (نمازیں) وہ بد دلی سے عدم توجہی سے ادا کرتا ہے یہ ساری صلوات (نمازیں) اس کیلئے ایک بوجھ ہوتی ہیں لیکن صلوۃ الفجر اور صلوۃ العشاء اس کیلئے زیادہ ہی بھاری ہوتی ہیں۔

صبح اہل اسلام اپنے اپنے بستروں سے اٹھ کر بندگی کا کیف لینے کیلئے مسجد کا رُخ کریں لیکن منافق بادل ناخواستہ اٹھتا ہے اس کے مفادات جو اھل اسلام سے وابستہ ہیں وہ صرف انہیں تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے اپنے بستر سے نکلتا ہے لیکن اس کا دل شاید اھل اسلام کو مختلف النوع گالیوں سے نواز رہا ہو۔

کم وبیش یہی صورت منافق کو صلاۃ العشاء کو بھی پیش آتی ہے وہ دل میں کوستا ہے یہ مسلم کیسے ہیں نہ انہیں آرام کرنے کا خیال ہے اور نہ یہ دنیا کی رنگینیوں میں مست ہوتے ہیں۔ جب بھی اذان ہوئی مسجد کی جانب خراماں خراماں چل دیتے ہیں۔

یہ دو صلوات (نمازیں) منافقین پر یقیناً بھاری ہوتی ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْاَنَّ رَجُلاً دَعَاالنَّاسَ اِلٰى عَرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابُوْهُ وَهُمْ يُدْعَوْنَ اِلٰى هٰذِهِ الصَّلاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَلاَ يَاْتُوْنَهَا. لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلاً اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ اَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمٍ سَمِعُوا النِّدَاءَ فَلَمْ يَجِيْبُوا فَأضْرِمُهَا عَلَيْهِمْ نَاراً، اِنَّهُ لاَ يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ"

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد رقم الحدیث (۲۱۷۰) جلد۲ صفحہ۱۷۱
(کتاب الصلاۃ الباب ۱۸۷ احادیث) رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ موثقون

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اگر کوئی آدمی لوگوں کو گوشت والی ہدی یا دو کُھر کھانے کی دعوت دے تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرلیں گے لیکن انہیں اس صلاۃ با جماعت کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس عبادت میں شریک نہیں ہوتے۔

میں نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو صلاۃ با جماعت پڑھائے پھر اس قوم کے پاس جاؤں جس نے اذان کو سن کر مسجد کا رخ نہیں کیا تو میں ان کو آگ میں جلانے کا حکم دے دوں۔

(سن لیجئے) اس صلاة الجماعة سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔

-☆-

منافق کا مطمع نظر حصولِ دولت ہوتا ہے اسکی زندگی کی تگ ودو دولت اکٹھی کرنے کے سلسلہ میں ہے اسے اللہ کی بندگی سے کوئی سروکار نہیں وہ جو مسجد میں جاتا ہے اس کا یہ جانا محض رسماً ہے وہ صرف اھل اسلام کو اپنا ظاہری روپ دکھاتا ہے۔ یہ نام کا مسلم مساجد کی طرف راغب ہی نہیں اگر کہیں اعلان ہو جائے کہ آنے والے کو گوشت والی ہدی پیش کی جائے گی تو منافقین وہاں شاید سب سے پہلے ہونگے لیکن مساجد کے مناروں سے اذان کی آواز میں انکے لیے کوئی کشش اور دلکشی نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنّ لِلْمُنَافِقِیْنَ عَلَامَاتٍ یُعْرَفُوْنَ بِهَا: تَحِیَّتُهُمْ لَعْنَة"، وَطَعَامُهُمْ نُهْبَة"، وَغَنِیْمَتُهُمْ غُلُوْل"، وَلَایَقْرَبُوْنَ الْمَسَاجِدَ إِلَّاهُجْراً، وَلَایَأْتُوْنَ الصَّلَاةَ إِلَّا دَبْراً، مُسْتَكْبِرِیْنَ، لَایَأْلَفُوْنَ وَلَایُؤْلَفُوْنَ خُشُب" بِاللَّیْلِ، صُخُب" بِالنَّهَارِ. وَقَالَ یَزِیْدُ مرةً: صُخُب" بِالنَّهَارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

منافقین کی کچھ نشانیاں ہیں جن کی بنا پر ان کی پہچان ہوتی ہے

ان کا تحیہ (سلام کرنا) لعنت ہے

ان کا طعام لوٹ کا مال ہوتا ہے

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۹۱۳) جلد ۸ صفحہ ۳۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۳۱۱) جلد ۱ صفحہ ۱۰۷

ان کی غنیمت خیانت کا مال ہے

وہ مساجد کے قریب نہیں آتے مگر بددلی سے

وہ صلاۃ ادا نہیں کرتے مگر وقت گزر جانے پر

غرور و تکبر سے رہتے ہیں

وہ الفت و محبت سے دور رہتے ہیں اور نہ ان سے الفت کی جاتی ہے۔

رات بے جان مکڑی کی طرح گزارتے ہیں (اللہ سے غافل ہو کر سوتے ہیں) اور دن کو (جانوروں کی طرح) چیختے چلاتے پھرتے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں منافقین کی چند علامات ذکر کی ہیں۔

آیئے انہیں غور سے پڑھیئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں ہم بھی گروہ منافقین میں شمار ہوں۔

العیاذ باللہ من ذالک

تَحِیَّتُهم لَعْنَة":

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دین کی تبلیغ فرمائی وہ سراپا رحمت دین ہے اس میں ایک دوسرے کو ملتے وقت دعائیہ کلمات کا تبادلہ ہوتا ہے یہ دعائیہ کلمات ایمان والے کی اندرونی پاکیزگی کا اظہار کرتے ہیں۔

السلام علیکم تم پر سلامتی ہو

وعلیکم السلام اورتم پر بھی سلامتی ہو

لیکن منافقت ان پیاری تعلیمات کونظر انداز کر دیتی ہے اور ایک منافق جب ملتا ہے تو ایسے کلمات ادا کرتا ہے جس سے دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے دوسروں کی دل آزاری فعلِ رحمت نہیں بلکہ فعل قابل لعنت ہے۔

یا منافق ملتے ہی گالیاں بکنا شروع کر دیتا ہے اور لعنت کے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں یہ انکے باطن کی ناپاکی کوظاہر کرتے ہیں۔

طَعَامُهُمْ نُهْبَة:

اہل ایمان رزق حلال کھاتے ہیں بلکہ رزق حلال کی تلاش کوعبادت کا درجہ دیتے ہیں جس مومن کے پیٹ میں حلال لقمہ جاتا ہے وہ لقمہ اس کے باطن کے نور کو اور اُجلا بنا دیتا ہے اور اس کی چمک میں اضافہ کا باعث بنتا ہے لیکن منافق حلال روزی کی بجائے حرام کمائی کی طرف توجہ دیتا ہے بلکہ اس کا باطن اس درجہ گر چکا ہوتا ہے کہ اسے حرام لقمہ میں لذت آتی ہے وہ لوٹ مار کا مال کھاتا ہے دوسروں کے مال کو ناحق چھین کر خود اور اپنی اولاد کو کھلاتا ہے یہ طعام باطن میں تکدر پیدا کرتا ہے بلکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے بلکہ ایسا آدمی عبادت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے آپ کو مسجد میں ایک قیدی کی صورت میں دیکھتا ہے۔

غَنِيمَتُهُم غُلُوْل":

امانت میں خیانت انکا شیوہ ہے۔ امانت کا تقدس پامال کر کے وہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ خیانت کے مال کو مال غنیمت کا درجہ دیتے ہیں خائن اور تو سب کچھ ہوسکتا ہے مومن نہیں ہوسکتا۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ" اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۹۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۳
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۳۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۴۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

منافق کی تین نشانیاں ہیں

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۲۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۰۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۱۲۶۸۷)	جلد۶	صفحہ۴۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۱۲۶۸۹)	جلد۶	صفحہ۴۷۰
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۹۱۳۱)	جلد۹	صفحہ۱۲۲
قال حمزہ احمدلزین:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۳۶)	جلد۱	صفحہ۷۳
قال بغوی:	ھذاحدیث صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۳۵)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال بغوی:	ھذاحدیث متفق علیٰ صحتہ		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث(۲۰۱۹۱)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۶
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۸۶۷)	جلد۹	صفحہ۲۰۶
قال حمزہ احمدالزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۱

۳۔ جب اسے امانت دی جائے تو وہ خیانت کرے

ایک اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہو

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَرْبَـعٌ مَـنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ" مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ" مِـنَ الـنِّـفَـاقِ حَتّٰـى يَـدَعَهـا: اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَاعَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَاخَاصَمَ فَجَرَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴)	جلد۱	صفحہ۳۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۳۱)	جلد۶	صفحہ۳۸۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۵۹)	جلد۲	صفحہ۴۳۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۴)	جلد۱	صفحہ۴۷۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۸)	جلد۳	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۵	صفحہ۱۹
قال ترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۸۴۵)	جلد۹	صفحہ۳۸۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۰۸۷)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۷۶۸)	جلد۶	صفحہ۳۰۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار خصلتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان خصلتوں میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی بھی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

۱۔ جب اسے امانت دار بنایا جائے وہ خیانت کرے۔

۲۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب عہد و پیمان باندھے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

۴۔ جب کسی سے لڑے تو گالیاں دے۔

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۸۶۴) - جلد ۶ صفحہ ۳۴۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند ابی عوانۃ رقم الحدیث (۴۰) جلد ۱ صفحہ ۳۰

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۳۷) جلد ۱ صفحہ ۷۳

قال بغوی: ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ

سنن النسائی رقم الحدیث (۵۰۳۰) جلد ۸ صفحہ ۱۲۱

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۵۰۳۵) جلد ۳ صفحہ ۳۵۰

قال الالبانی: صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۱۷۸) جلد ۲ صفحہ ۹۸۱

صحیح البخاری کی ان احادیث سے بھی علم ہوتا ہے کہ خیانت منافقت کی اہم علامت ہے۔ یہی علامت ایک انسان کو منافقین کے زمرہ میں داخل کر دیتی ہے۔

لایَقْرَبُونَ الْمَسَاجِدَ اِلاّھُجراً وَلایَاْتُونَ الصَّلاۃِ اِلا دَبْراً.

جس چیز سے محبت ہو انسان اس کے قرب میں راحت پاتا ہے مساجد سے اہل اسلام کو محبت ہے انہیں مساجد کے قرب سے دلی سکون کی دولت ملتی ہے لیکن گروہ منافقین مساجد کی محبت سے خالی ہے انہیں اللہ کے گھر سے کوئی انس و یگانگت نہیں اگر بامر مجبوری انہیں مساجد آنا پڑے تو بڑی بددلی سے آتے ہیں جسمانی طور پر تو وہ مسجد کے قریب ہوتے ہیں لیکن دلی طور پر وہ مسجد سے دور بہت دور ہوتے ہیں۔

صلاۃ مومنین کی معراج ہے اس کا کیف اھل ایمان کو نصیب ہوتا ہے صلاۃ سے محبت کرنے والے ایک صلاۃ سے فارغ ہوتے ہیں تو دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا شروع کر دیتے ہیں انکی روح کی غذا ان کے دل کا قرار اللہ کی بندگی ہے جیسے ہی اذان کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے سجدہ بندگی کی لذت لینے کیلئے فوراً مسجد کا رخ کرتے ہیں لیکنمنافق کیلئے سجدہ بہت گراں ہے اس کا سجدہ کرنا بہت مشکل مرحلہ ہے اگر اسے کرنا ہی پڑے تو وقت گزار کر آتا ہے بے وقت سجدہ کرتا ہے یہ اسکی اندرونی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس نے مے توحید پی ہی نہیں اس نے عشق رسالت کا جام لبوں سے لگایا ہی نہیں اسے کیا علم کہ اللہ اکبر کہنے میں کس درجہ کیف ہے اسے کیا علم کہ

السلام علیک ایھا النبی

کہنے میں کس درجہ لذت و سرور ہے وہ تو شیطانی جال میں پھنسا ہے صلاۃ کو ضائع کرنا اس کا شیوہ ہے۔

مُسْتَکْبِرِیْنَ:

تکبر انسان کو تباہ کر دیتا ہے انسان کا حسن عاجزی میں ہے تکبر تو شیطان کی قبیح عادت ہے ابلیس اسی تکبر کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا۔ اولاد آدم کو عاجزی زیبا ہے اور اسی میں اس کی عافیت وسلامتی ہے۔

نہد شاخ پر میوہ سر برز میں
پھلوں سے لدی ٹہنی زمین کی طرف جھکتی ہے

جس کے اندر نعمت ایمان ہوگی اس میں عاجزی ہوگی تکبر اور ایمان دو متضاد چیزیں ہیں۔
منافق تکبر کرتا ہے اس کی سرشت میں اترانا ہے۔

لایَأْلَفُوْنَ وَلَا یُؤْلَفُوْنَ:

منافقین کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ کسی سے الفت نہیں کرتے پھر جواباً وہ بھی الفت سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ ان کے دل سچی محبت سے خالی ہوتے ہیں بلکہ ان کے اندر نفرت کا لاوا ابل رہا ہوتا ہے اگر وہ ظاہری طور پر ہنس کر بات کریں یا رسماً الفت کا اظہار کریں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے شکر کی پڑیا میں زہر بھر دیا گیا ہو۔

منافق اللہ کی محبت سے خالی ہے جب وہ اللہ کی محبت سے خالی ہے تو اللہ کی مخلوق کی محبت والفت سے بھی خالی ہے اللہ تعالیٰ جن افراد سے محبت کرتا ہے ان کا باطن ان کی چاہت سے بھی خالی ہوتا ہے۔

منافق اللہ کے ذکر سے بھاگیں گے کیونکہ ذکر الٰہی محبت الٰہی کی نشانی ہے اگر کہیں انہیں ذکر کرنا پڑے تو وہ ذکر منافقت کے داغ سے داغدار ہوتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے: **لایذکرون اللّٰہ الا قلیلاً**

وہ اللہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں ان کی زبان اگر کسی وقت حرکت زیادہ بھی کرے تو وہ ذکر کثیر نہیں بلکہ منافقانہ ذکر ہے اور وہ قلت کے عیب سے معیوب ہے۔

اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی منافق پر بڑا بھاری ہوتا ہے۔

وہ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنا تو درکنار ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ مختلف حیلوں بہانوں سے وہ ذکر کی نفی کرتا ہے بلکہ کسی سعادت مند کو بھی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے سے روکتا ہے وجہ واضح ہے کہ اس کا دل الفت سے خالی ہے پھر وہ بھی الفت کا سزاوار نہیں۔ اگر دل میں الفت ہوتی تو ذکر الٰہی اور ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزے لیتا اور اگر خالق و مالک اس سے الفت فرماتا تو اس کی زبان خود بخود ذکر الٰہی اور ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لذت سے سرشار رہتی۔

خَشَب'' بِاللَّيْلِ:

رات کو بے جان لکڑی کی طرح غافل سوتے رہتے ہیں

منافق رات کی کیف آور گھڑیوں سے غافل ہے اسے علم ہی نہیں کہ رات کو خالق و مالک کو یاد کرنا کس درجہ بلند اقبالی کا ضامن ہے اسے تو کھانے پینے سے فرصت نہیں اور رات بھر غافل رہ کر جو وہ اپنا نقصان کر رہا اور اپنی آخرت برباد کر رہا ہے اسے اپنے اس نقصان و بربادی کا شعور ہی نہیں۔ پوچھئے ان بندگانِ الٰہی سے جنہیں عشق سرمدی کے جام نصیب ہوئے انکی راتیں کیسے گزرتی ہیں۔

صَخَب" بِالنَّھارِ:

دن کو چیخنا چلانا منافق کا شیوہ ہے وہ اپنوں میں ہو یا بیگانوں میں اسکی زبان ہر وقت آری کی طرح چلتی ہے کبھی کسی کی عزت پر تبصرہ کرتی ہے تو کبھی کسی کو گالی دیتی ہے لڑائی جھگڑا منافق کی سرشت میں ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ وَمَکْرِہٖ وَارْزُقْنَا حَلاوَۃَ الاِیْمَانِ وَلَذَّتِہٖ.

تارک نماز غافلین سے

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اعواده لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَام'' عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الغافلين.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد ا	
قال المحقق: صحیح: الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۹۶۷)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۴)	جلد ا	صفحہ ۴۳۳
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد ا	صفحہ ۲۴۴
قال الألبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۹۶۷)		جلد ۶	صفحہ ۱۱۳۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۵۵۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۴
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۸۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرمار ہے تھے

جماعت کے بغیر تنہا صلاۃ ادا کرنے والی اقوام اپنے اس عمل سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر ان کا شمار غافلین سے ہوگا۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۳۲) جلد ۲ صفحہ ۵۳۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

تارکِ جماعت شیطان کے تسلط میں

عَنْ مَعْدَان بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ،قَالَ: سَأَلِنِی اَبُو الدَّرْدَاءِ اَیْنَ مَکَانُکَ؟ قُلْتُ: فِیْ قَرْیَةٍ دُوْنَ حِمْصٍ،قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلاثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلاَ بَدْوٍ، لاتُقَامُ فِیْهِمِ الصَّلاةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ، فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا یَاْکُلُ الذِئْبُ الْقَاصِیَةَ، قَالَ السَّائِبُ: إِنَّمَا یَعْنِی بِالْجَمَاعَةِ: جَمَاعَةَ الصَّلاةِ

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۱۰۱) جلد ۵ صفحہ ۴۵۷

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ حسن

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۵۴۷) جلد ۱ صفحہ ۲۰۵

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۵۴۷) جلد ۱ صفحہ ۱۶۲

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۷۹۳) جلد ۳ صفحہ ۳۴۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۲۱۱

قال حاکم: ھذا حدیث صدوق رواتہ

التلخیص بذیل المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۱۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۷۳۸۷) جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت معدان بن ابی طلحہ نے فرمایا

مجھ سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا

تمہارا مسکن کہاں ہے؟

میں نے عرض کی

حمص کے قریب ایک گاؤں میں

انہوں نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے

تین آدمی کسی بستی میں رہتے ہوں یا جنگل میں اور اس جنگل یا بستی میں صلاۃ با جماعت قائم نہ کی جائے تو شیطان انہیں گھیر لیتا ہے ان پر غالب آ جاتا ہے۔تم پر صلاۃ با جماعت لازم ہے کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے دور بکری کو کھا جاتا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۸۶)	جلد۲	صفحہ ۳۷۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد۱	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۶)	جلد۱	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۰۶۷)	جلد۱	صفحہ ۳۳۵
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۶۷)	جلد۸	صفحہ ۲۳۵

سائب فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں الجماعۃ سے مراد جماعۃ الصلا ۃ ہے یعنی صلاۃ (نماز) کی جماعت۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی نے صلاۃ الجماعۃ کی اہمیت کو کس قدر اجاگر کردیا ہے کہ اگر کسی بستی میں یا جنگل میں تین آدمی بھی ہوں تو وہ صلاۃ تنہا تنہا ادا نہ کریں بلکہ سب مل کر صلاۃ ادا کریں ان میں سے ایک مُصلّی ءِامامت پر آجائے باقی دو اس کی اقتداء میں اللہ کی بزرگی کا مزہ لیں۔

یقیناً جسے اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت کا کیف مل جائے وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔

صلاۃ الجماعۃ اہل اسلام کی شوکت وقوت کا اظہار کرتی ہے۔ یہ ایمانی وروحانی قوت ہے شیطان اہل ایمان کی اسی قوت سے ہر وقت خائف رہتا ہے اور باجماعت صلاۃ ادا کرنے والا شیطان کی گرفت سے آزاد ہوتا ہے ہاں جو آدمی تنہا صلاۃ ادا کرے اور اکیلئے صلاۃ ادا کرنے کو اپنی عادت بنالے تو شیطان اس پر مسلط ہوجاتا ہے اور وہ آدمی شیطان کیلئے تر نوالہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ جو بکری ریوڑ سے الگ تھلگ ہوا سے بھیڑیا فوراً دبوچ لیتا ہے۔ بھیڑیا ایک خونخوار درندہ ہے اور اسکا کام ہی چیرنا پھاڑنا ہے۔ شیطان کو اس درندے سے تشبیہ دے کر یہ عیاں کیا گیا کہ اے اھل ایمان شیطان کو کبھی بھی اپنا ہمدرد اور خیر خواہ نہ سمجھنا اس کی سرشت میں چیر پھاڑ ہے اسے جب بھی موقع ملا یہ تمہارے ایمان کو ضائع کردے گا اس لیئے ہمیشہ صلاۃ الجماعۃ میں شرکت کیا کرو کیونکہ باجماعت صلاۃ ادا کرنے والے سے شیطان بھاگتا ہے۔

غضبِ الٰہی میں گرفتار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى اَعْوَادِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ اقوام'' عَن وَدْعِهِمُ الجَمَاعَاتِ أولَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِم ثمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الغَافِلِيْنَ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۷۹۴)	جلدا	صفحہ ۴۳۳
قال محمود حسن:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۶۵۳)	جلدا	صفحہ ۲۴۴
قال الألبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۸۶۵)	جلد۲	صفحہ ۲۶۸
سنن النسائی	رقم الحدیث(۱۳۶۶)	جلد۳	صفحہ ۸۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۷۸۵)	جلد۷	صفحہ ۲۵
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث(۱۰۵۴)	جلد۴	صفحہ ۲۱۴
قال للبغوی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۱۸۵۵)	جلد۳	صفحہ ۱۷۵
مسند احمد	رقم الحدیث(۲۱۳۲)	جلد۲	صفحہ ۵۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مُسند احمد	رقم الحدیث(۳۰۹۹)	جلد۳	صفحہ ۳۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مُسند احمد	رقم الحدیث(۲۲۹۰)	جلد۳	صفحہ ۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر پر جلوہ افروز فرما رہے تھے:

صلاة الجماعة کو ترک کرنے والی قومیں جماعت ترک کرنے کا وطیرہ چھوڑ دیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر ان کا شمار غافلین سے ہوگا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا جلال بھرا ہے۔اس سے ترکِ جماعت پر کتنا نقصان ہوتا ہے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ آدمی جس پر اس کا خالق و مالک راضی ہو اور اس کا رسول و نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں وہ بڑی سعادت سے بہرہ ور ہے لیکن جس سے اس کا خالق و مالک ناراض ہو جائے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں اس کا دونوں جہاں میں کوئی ٹھکانہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی جب ناراضگی بڑھ جاتی ہے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے دل پر مہر لگا دی جائے پھر اسے ہزار نصیحت کیجئے اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

تارک جماعت
آگ کے سپرد کیے جانے کے لائق

عَنْ اَبِی هُرَیرةَ: أنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ ،لَقَدهَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ،ثُمَّ آمُرُ بالصَّلاة فَیُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ،ثُمَّ أخَالِفُ إلٰی رِجَالٍ فَأحَرِّقُ عَلَیْهم بُیُوتَهُم،وَالَّذِی نَفْسِی بِیَده،لَویَعلَمُ أحَدُهُم: أنَّهُ یَجِدُ عَرقاً سَمِیْناً،أومِرَ مَاتَیْنِ حَسَنَتَینِ،لَشَهِدَ العِشَاءَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٤٤)	جلد١	صفحہ٢٠٦
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٢٠٩٦)	جلد٥	صفحہ٤٥١
شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٢٢٤)	جلد٤	صفحہ٢٢٥٨
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (٧٩١)	جلد٣	صفحہ٣٤٤
قال بغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (٣)	جلد١	صفحہ١٢٥
سنن النسائی	رقم الحدیث (٨٤٣)	جلد٢	صفحہ١١٦
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٨٤٧)	جلد١	صفحہ٢٨١
قال الالبانی:	صحیح		

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
قال بشار عوار معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال ترمذی:	حدیث حسن صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۷
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۹
قال احمد شاکر:	وھو صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۵۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۱۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۰۴)	جلد ۹	صفحہ ۶۱۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۷۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المسند للحمیدی	رقم الحدیث (۹۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۸۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال بغوی ھذا:	حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۰
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۴
قال محقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۱۲۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۲
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۲

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں کہ انہیں جلایا جائے پھر صلاۃ کا حکم دوں تو اس کیلئے اذان دے دی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی صلاۃ کی امامت کرائے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو صلاۃ میں شریک نہیں ہوتے تو میں ان کو ان گھروں سمیت جلا ڈالوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو علم ہو کہ (صلاۃ کے ساتھ) ایک پر گوشت ہڈی ملے گی یا دو اچھے کھر ملیں گیں تو (یہ تارک جماعت) عشاء کی صلاۃ میں ضرور شریک ہونگے۔

یہ حدیث پاک کتنی پر جلال ہے جو صلاۃ الجماعۃ میں شریک نہ ہوتا ہو وہ اس قابل ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔اس کا وبال اس درجہ ہے کہ صرف اسے ہی نہیں بلکہ اس کے گھر سمیت اسے جلا دیا جائے یعنی وہ منافق ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الرحمین!

ہم سب کو صلاۃ الجماعۃ میں شرکت کی توفیق ارزانی فرما اور ہمیں اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے مامون ومحفوظ فرما۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَال'' عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اَوْلَاُ حَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۴
قال الألبانی:	صحیح		

ترجمہ:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو لوگ باجماعت صلاۃ ادا نہیں کرتے وہ صلاۃ باجماعت ترک کرنے سے باز آ جائیں ورنہ میں انکے گھروں کو جلانے کا حکم دے دوں گا۔

-☆-

سوءِ خاتمہ

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّة" وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ.[1]

ترجمہ:

جس دن پردہ اٹھا دیا جائے گا ایک ساق سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں ندامت سے جھکی ہونگی ان پر ذلت ورسوائی چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سلامت تھے (اور وہ سجدہ نہ کرتے تھے)

-☆-

حضور ضیاء الامۃ رحمہ اللہ لکھتے ہیں

جب کوئی سخت تکلیف دہ اور مصیبت کا وقت آ جاتا ہے تو اہل عرب یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں

شَمَّرَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقِهَا.

جنگ نے اپنی پنڈلی سے تہہ بند اوپر اٹھالیا۔

---

(۱) سورۃ القلم/الآیتان ۴۲-۴۳

راجز کہتا ہے

قَدْ كَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا فَشُدُّوا

وَجَدَّتِ الْحَرْبُ بِكُمْ فَجُدُّوا

اے بہادرو! لڑائی نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی ہے تو سب زور سے حملہ کرو جنگ زوروں پر ہے اب تم بھی سنجیدگی سے دادشجاعت دو۔

جس سال قحط انتہا کو پہنچ جائے اس کا ذکر یوں کرتے ہیں

فِي سَنَةٍ قَدْ كَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا

یہ اس سال کی بات ہے جس نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی۔

اس محاورہ کے مطابق آیت کا معنی ہوگا روز قیامت جب حالات بڑے تکلیف دہ اور ہولناک ہو جائیں گے اور ہر شخص جلال خداوندی سے لرزہ براندام ہوگا۔ چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہونگی دل خوف سے دھڑک رہے ہونگے اس وقت لوگوں کے ایمان یا کفر خلوص یا نفاق آشکارا کرنے کیلئے انہیں حکم دیا جائے گا اور سب اپنے رب کو سجدہ کرو۔

جن کے دلوں میں ایمان اور خلوص ہوگا فوراً سربسجود ہو جائیں گے لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کہ سجدہ کریں اور خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں لیکن ان کی کمر اکڑ جائے گی بڑی کوشش کے باوجود سجدہ نہ کر سکیں گے اس رسوائی پر آنکھیں جھک جائیں گی سب کے سامنے ان کے کفر و نفاق کو ظاہر کر دیا گیا۔

آج وہ سجدہ سے کیوں محروم ہیں اس کی وجہ بتا دی کہ جب دنیا میں صحیح وسالم تھے انہیں کہا گیا کہ سجدہ کرو لیکن سجدہ کی توفیق نہ ہوئی اس حکم عدولی کی پاداش میں آج ان سے سجدہ

کرنے کی قوت سلب کر لی گئی ہے۔[1]

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ، يَعْنِيْ حِيْنَ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى الصَّلَوَاتِ بِالاَذَانِ وَالإِقَامَةِ وَكَانُوا سَالِمِيْنَ قَادِرِيْنَ عَلَى الصَّلاةِ وَفِيْ هٰذَا وَعِيْد" لِمَنْ قَعَدَ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَلَمْ يُجِبِ الْمُؤَذِّنَ اِلٰى اِقَامَةِ الصَّلاةِ فِي الْجَمَاعَةِ.[2]

وَ كَانُوا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں آج ان سے سجدہ کی قوت اس لیے سلب ہے کہ جب انہیں بلایا جاتا تھا (دنیا میں) صلوات کی طرف اذان واقامت کے ذریعے اس حال میں کہ وہ سالم بھی تھے اور صلاۃ پر قادر بھی تھے (تو صلاۃ کی طرف نہ آتے تھے)

اس میں وعید ہے اس آدمی کیلئے جو صلاۃ الجماعۃ ادا کرنے کی بجائے بیٹھا رہا اس نے مؤذن کی صدا کا کوئی جواب نہ دیا کہ وہ صلاۃ فی الجماعۃ میں شریک ہو۔

آج جو افراد صلاۃ الجماعۃ سے غفلت کرتے ہیں انہیں اپنے رویے پر نظر ثانی کرنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت ہی غفلت میں خاتمہ بالخیر کی نعمت سے محروم ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیشہ صلاۃ باجماعت کی توفیق عطا فرمائے۔

---

(۱) تفسیر ضیاء القرآن

(۲) التفسیر الکبیر للرازی ۹۶/۳۰

فہرست

1	وضو کا سنت طریقہ	5
	مفتاح صلاۃ	8
	وضو ایمان کا حصہ ہے	18
	نشان مومن	24
	گناہوں سے پاکیزگی	29
	اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ	58
	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل	70
	فرائضِ وضو	74
	وضو ایک نظر میں	75
	وضو سے قبل مسواک	79
	مسواک کرنا اپنے منہ کو پاک کرنا اور اپنے رب کو راضی کرنا ہے	81
	مَطْهَرَةٌ" وَمَرْضَاةٌ"	85
	مسواک سے ادا کی گئی صلاۃ (نماز) ستر گنا فضیلت رکھتی ہے	100
	نوری فرشتے کا لبوں سے لب لگانا	103
	مسواک کا تاکیدی حکم	105
	نیت وضو	108
	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وضو سے پہلے	110
	سب سے پہلے ہاتھ دھونا	116
	وضو دائیں طرف سے	120
	ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا	125
	ہر عضو کو دو، دو بار دھونا	127
	اعضا کا تین تین مرتبہ دھونا	128

	تین بار سے زائد اعضاء نہ دھوئے جائیں	137
	کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا	139
	استنشاق	142
	استنشاق میں مبالغہ کی حکمت	146
	چہرے کا دھونا	149
	داڑھی کا خلال	151
	بازوؤں کا کہنیوں سمیت اور پاؤوں کا ٹخنوں سمیت دھونا	155
	سر کا مسح	157
	سر کے مسح کا طریقہ	159
	ناصیہ پر مسح	166
	نَاصِیَہ کا معنی	170
	پاؤں دھونا	172
	انگلیوں کا خلال	172
	ایڑیاں دھونا:	177
	وضو کا بچا ہوا پانی پینا	185
	وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا	187
	تَحِیَّۃُ الْوُضُوْءِ	194
	وضو کا پانی بطور تبرک	198
	وضو کا متبرک پانی مریض پر ڈالنا	201
2	مساجد کی آبادکاری	203
	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	206
	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا	210
	جنت میں گھر	216

صدقہ جاریہ	226
عِلْماً عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ	227
وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ	228
مُصْحَفاً وَرَّثَهُ	229
مَسْجِداً بَنَاهُ	229
بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ	230
نَهْراً اَجْرَاهُ	230
صَدْقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ	231
تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگِ بنیاد رکھوانا	232
فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَاناً اَتَّخِذُهُ مُصَلَّىً	238
مساجد کی تعمیر میں حسن ونفاست	240
مساجد طیب وطاھر	244
مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء	250
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ	254
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ	255
اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ	258
مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں	262
تحية المسجد	264
احب البلاد	266
اَبْغَضُ الْبِلَادِ	269
مساجد کی آبادکاری سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے	271
مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَداً مُسْلِماً	275
لَوْتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ	276

مَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ اِلَى الْمَسْجِدِ	277
وصف ایمان سے متصف	278
حالتِ صلاۃ میں	281
صلاۃ میں	283
عزت ووقار سے	285
گناہوں کی مغفرت	288
يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا	291
يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ	292
اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِيْ الْمَكَارِهِ	294
كَثْرَةُ الْخُطَااِلَى الْمَسَاجِدِ	294
اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ	295
فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ	296
گناہوں کا دھل جانا	302
اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ	303
يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً	305
اَتَانِيْ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ	309
فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ	310
فَوَجَدْتُ بَرْدَهَابَيْنَ ثَدْيَيَّ	311
فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ	311
فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ	311
اَلْكَفَّارَاتُ	312
اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوَاتِ	313
اَلْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ	313

عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ	314
کَانَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّه	315
حسنات کی کثرت	316
ہر قدم پر دس نیکیاں	324
اَلْقَاعِدُ یَرْعَی الصَّلَاۃَ کَالْقَانِتِ	326
یُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ	326
حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب	327
اَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ	328
اَجْرُ الْمُعْتَمِرِ	330
کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ	333
اللہ کی کفالت	334
اَلتَّقِیُّ	335
تَکَفَّلَ اللّٰهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ	336
وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَی الْجَنَّةِ	336
ضمانت الٰہیہ میں	338
مَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	340
مَنْ عَادَ مَرِیْضًا	340
مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ	341
مَنْ دَخَلَ عَلٰی اِمَامٍ یُعَزِّرُهٗ	342
مَنْ جَلَسَ فِیْ بَیْتِهٖ لَمْ یَغْتَبْ اِنْسَانًا	342
اللہ تعالیٰ بطور مباہات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے	345
حقیقی عزت والا	349
اللہ کی خوشنودی	353
نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت میں	358

ملائکہ مشغول دعاء	365
كَانَ فِيْ صَلاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاةُ تَحْبِسُهُ	367
گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ	370
اوتاد المساجد	373
اَلْمَلائِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ	375
اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْهُمْ	377
وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ	377
اِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ	381
اَخٌ" مُسْتَفَاد"	381
كَلِمَةٌ" مُحْكَمَةٌ"	382
رَحْمَةٌ" مُنْتَظِرَةٌ"	382
آگ سے آزادی	383
قیامت کو نور تام	386
نُوْر" سَاطِع"	391
ظل الٰہی میں	393
اَلاِمَامُ الْعَادِلُ	396
شَابٌ" نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ	397
رَجُلٌ" قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ" بِالْمَسَاجِدِ	398
رَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ	399
رَجُلٌ" دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ" ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ	401
رَجُلٌ" تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا	402
رَجُلٌ" ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ	403
ضیافت الٰہیہ	404
اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں	406

ایک عظیم بشارت	408
مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل	409
مسجد اقصٰی میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر	412
فَإِنَّ صَلاَةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلاَةٍ	413
مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر	415
اللہ کے کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت وشفقت سے امید رکھنا	419
تین مبارک مساجد کی طرف سفر	420
طلبِ علم کیلئے سفر	421
سفرِ ہجرت	424
سفر جہاد	426
قبور کی زیارت کیلئے سفر	428
تبلیغ دین کیلئے سفر	430
مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر	432
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک	435
باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت	440
باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت	444
مسجد میں عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے نصف رات عبادت کا ثواب اور فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے	448
مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے	451
مساجد میں خرید وفروخت کی ممانعت	463
مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے	468
بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے	471
مساجد میں الحاد۔گناہ کبیرہ	475
بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں	480

	روئے زمین مسجد وطہور	484
	مَبَارِكِ الْاِبِلِ اورمَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا	487
3	فضائل الصلاۃ	491
	رکن اسلام	493
	گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ	496
	ملائکہ کی گواہی	508
	احب الاعمال	518
	درجات کی بلندی	525
	آسمان کے دروازے کھلنا	533
	زمرہ صدیقین میں	535
	درِ جنت کھلنا	538
	قربِ الٰہی	541
	نور	545
	روح کے زخموں کی مرہم	548
	شعلے بجھانے والی	551
	قبر میں کرم بالائے کرم	557
	قیامت کو پہلا سوال	562
	جنت میں داخلہ	566
4	صلاۃ الجماعۃ (باجماعت نماز)	573
	حکم الٰہی	576
	حالت خوف میں صلاۃ الجماعۃ کا حکم	577
	صلاۃ الجماعۃ کا حکم	580
	اذان کے بعد مسجد سے بلا عذر نکلنے کی ممانعت	585

نابینا کیلئے عدم رخصت	589
بلاعذر تارک جماعت کی صلاۃ نقص کے داغ سے داغدار	602
ترکِ جماعت: منافقین کی علامت ہے	605
تَحِیَّتُهم لَعْنَة"	610
طَعَامُهُمْ نُهْبَة	611
غَنِيمَتُهُم غُلُوْل"	611
مُسْتَكْبِرِيْنَ	617
اَيَاْلَفُوْنَ وَلَا يُؤْلَفُوْنَ	617
خَشَب" بِاللَّيلِ	618
صَخَب" بِالنَّهارِ	619
تارک نماز غافلین سے	620
تارکِ جماعت شیطان کے تسلط میں	622
غضبِ الٰہی میں گرفتار	625
تارک جماعت آگ کے سپرد کیے جانے کے لائق	627